برائے عمارت خانہ دکان زمین و بستان

اس آیت کو ہرن کی جھلی پر ساعت پنجم روز یک شنبہ کو لکھ کر اور ایک پارچہ پاک میں لپیٹ کر پھر گھر کے دروازے کے اوپر یا حانوت یا زمین یا باغ کے دریا کے اوپر دفن کرے عجب طرح کی عمارت وکثرت رزق کو ملاحظہ کرے گا اسی طرح اگر اس آیت کو ظرف پاک میں لکھ کر آب باراں سے محو کر کے درمیان اشجار و نخل باردار کے چھڑک دے گا برکت میں لکھ کر آب باراں سے محو کر کے درمیان اشجار و نخل باردار کے چھڑک دے گا برکت کامل و زیادت ظاہر دیکھے گا۔ اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْيَةٍ اِلٰی قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔[1]

ایضاً برائے امور مذکورہ

الٓمّٓرٰ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ وَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ وَ هُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْهٰرًا وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ۔[2] چار پرچہ کاغذ پر لکھ کر ہر چہار گوشہ مکان یا باغ معطل خراب حانوت میں دفن کرے برکت و خیرات نمایاں ان شاء اللہ تعالیٰ دیکھے گا۔ اسی طرح اگر اول سورہ کہف کو تا قولہ کذبا ظرف طاہر میں لکھ کر

[1] در پارہ سورہ بقرہ رکوع ۲۵۔ [2] در پارہ ۱۳ رکوع اول سورہ رعد۔

ہر چار دیوار ہائے خانہ پر اس طرح چھڑک دے گا کہ زمین پر پانی نہ گرے عمارت منزل وکثرت خیر حسب دلخواہ دیکھے گا۔ شرجی نے اس قسم کی آیات واسطے ان امور کے اور بہت لکھی ہیں اس جگہ تراکیب مختصرہ کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔

برائے خطبہ زن وطلب ولایت از سلطان یا امیر یا جلب رزق

جو شخص ان امور کا ارادہ کرے وہ اس آیت کو لکھ کر باندھ لے اس کی بات قبول ہوگی اور وظیفہ اس کا جاری رہے گا۔ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ الْاٰیَة۔

برائے رکوب دریا

دریا جب جوش وخروش کرے تلاطم امواج ہو تو اس آیت کو لکھ کر اس میں ڈال دے وہ بقدرت خدا ساکن ہو جائے گی۔ قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْكُمْ الْاٰیَة۔ اسی طرح اگر فَالِقُ الْاِصْبَاحِ کو تا آخر آیت باوضو ہو کر دن جمعے کے ایک لکڑی پر لکھ کر مقدم سفینہ پر لگا دے تو وہ ناؤ ڈوبنے سے بچ جائے گی اسی طرح وَ قَالَ ارْكَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ کی یہ خاصیت ہے کہ خشب ساج پر لکھ کر اگر مقدم سفینہ پر لگا دے تو لجہ بحر میں حرز و دقایہ سارے آفات سے ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

برائے سکون موج دریا

جب دریا کو ہیجان ہو اور تلاطم امواج دیکھے تو سات پرچہ کاغذ پر اس آیت کو لکھ کر ایک ایک پرچہ یکے بعد دیگرے طرف مشرق کے دریا میں پھینک دے

[3] پارہ ۱۵ اولہ الحمد للہ الذی ۱۲۔

موج باذن خدا ساکن ہوجائے گی اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِیُرِیَكُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۔ وَاِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ اسی طرح اگر کوئی شخص دریا میں قراءت پر اس آیت کی مداومت کرے گا تو دریا سے سلامت رہے گا اور تقلب افات لیل ونہار سے سالم رہے گا اور مال وولد میں برکت سعادت پائے گا ۔ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ اِلٰى قَوْلِهٖ كَفَّارٌ ۔

برائے دفع خیالات فاسدہ

باندھوے

ان آیات کو شخص متخیل پر تلاوت کرے یا خرقہ صوف یا رقی میں لکھ کر باندھ دے تخیلات فاسدہ اس سے دور ہو جائیں گے وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا وَقَوْلُهٗ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَقَوْلُهٗ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔

برائے خفقان ورجیف قلب

سورہ الم نشرح پاک برتن میں لکھ کر آب زم زم یا آب رواں سے محو کر کے اس پانی کو پی لے اللہ کے اذن سے یہ خلش دور ہو جائے گی ۔

برائے استخراج مدفون ومعمیٰ

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ

رکھ کر لے جائے

بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۔ اس آیت کو ایک ظرف جدید طاہر میں لکھ کر آب باراں سے محو کر کے جس جگہ میں تو ہم دفین ہو وہاں چھڑک دے انشاء اللہ تعالیٰ وہ اسی جگہ واقع ہوگا اور ہاتھ آئے گا اسی طرح اگر کوئی شے دفن کر کے بھول گیا ہے ضائع ہوگئی اور معلوم نہیں کدھر گئی تو جس جگہ پر گمان ہو وہاں لبان سلگائے اور یہ آیت زَعَمَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰى وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۔ کاغذ میں لکھ کر پانی سے محو کر کے ہر چہار دیوار ہائے خانہ پر چھڑک کر گھر کو ایک رات دن بند رکھے صبح کو کھول کر اندر جائے انشاء اللہ تعالیٰ وہ چیز مل جائے گی یا خواب میں اس کو دیکھ لے گا ۔

برائے استخراج مدفون

گھر میں اگر کسی نے سحر دفن کیا ہو اور اس کی جگہ معلوم نہیں ہے تو سورہ تکویر پڑھے ۔ اللہ اس جگہ کا الہام کرے گا گھر سے نکالے کوئی شے ضرر نہ کرے گی ۔

برائے حفظ صحت

اگر وظیفہ کرے تو سورۂ والعصر پڑھے وہ ہر آفت سے باذن خدا محفوظ رہے گا ۔

برائے اخبار عمل

اس آیت کو ایک خرقہ دختر نابالغ پر شب دوشنبہ کو بعد پنج ساعت شب کے لکھ کر سینہ زن پر رکھ دے اس نے جو کچھ کیا ہوگا سب کی خبر دے گی ۔ یٰبُنَیَّ

اِسْرَائِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعَالَمِیْنَ اگر آیت کریمہ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَہِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ہٰٓؤُلَآءِ شَہِیْدًا۔ یَوْمَئِذٍ یَّوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰی بِہِمُ الْاَرْضُ وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰہَ حَدِیْثًا ایک لوح زر پر خون ہدہد سے کف راست میں رکھ کر صدر زن نائمہ پر رکھ دے گا تو جو کچھ اس سے ہوا ہے وہ سب کہہ ڈالے گی اگر مدلس کر شناخت کرنا چاہے تو اس آیت کو نام پر پڑھے معمّیٰ ظاہر ہو جائے گا اسی طرح اگر سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ کو ایک پارہ جامہ انسان پر لکھے اور اس میں نام اس کا اور اس کی ماں کا زعفران محلول سے لکھ کر اس کو پوست ہدہد سے سی دے اور انسان پر رکھ دے تو وہ اپنے ضیع کی خبر دے گا۔

برائے خرید خربوزہ جیّد وغیرہ

کوئی چاہے کہ خربوزہ یا بطیخ خرید کرے اور ہاتھ جید پر پڑے تو اس آیت کو تا عقد بیع پڑھ کر یوں کہے۔ یَا مَنْ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَالْخَیْرُ اٰمِنٌ مِّنْہُ یَا دَلِیْلَ الْخَیْرِ یَا مُرْشِدُ یَا ہَادِیْ۔ تو اس کا ہاتھ مقصود پر پڑے گا اسی طرح سائر اشیا فلکہ وفلوس وغیرہ کے لئے جس میں کچھ شبہ ہو اسی طرح کرے آیت یہ ہے اِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَہَ عَلَیْنَا وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَمُہْتَدُوْنَ۔

برائے تکثیر آب چاہ ونہر

چاہ نہر میں جب پانی کم ہو جائے تو ایک سفال پر اس آیت کو لکھ کر اندر اس کے ڈال دے۔ انشاء اللہ پانی اس کا بڑھ جائے گا ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُکُمْ مِّنْ بَعْدِ

ذٰلِکَ الْاٰیۃ[1] اسی طرح اگر گاو یا بکری کا دودھ کم ہو جائے یا بالکل شیر نہ دے تو ایک تانبے کی تختی پر اس آیت کو لکھ کر آب پاک سے دھو کر اس کو پلا دے۔ دودھ بڑھ جائے گا باذن اللہ تعالیٰ۔

زوال ہم وغم وعشق

جس کوئی مصیبت پہنچے اور عظیم الحزن ہو یا عشق ضرر دے وہ اس آیت کو قبل طلوع فجر دن یکشنبہ کو ظرف پاک میں لکھ کر آب تلخ وبرد سے محو کر کے لگاتار تین دن تک اس شخص پر چھڑکے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو حزن پاتا ہے وہ دور ہو جائے گا۔ وَکَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ مَعَہٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرًا۔

(پ۴ آل عمران ع ۵)

برائے ہوام

اس آیت کو ایک طشت میں لکھ کر عصارہ زیتون سے محو کر کے گھر میں چھڑک دے کوئی سانپ اژدہا برغوث باقی نہ رہے گا سب مر جائیں گے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِہِمْ الْاٰیۃ[2]۔ اور اگر اس کو چار ورق زیتون پر لکھ کر چار ارکان بیت میں گاڑ دے گا تو بھی کوئی پشہ باقی نہ رہے گا اسی طرح اگر آیت سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ الخ[3] تانبے کی تختی پر لکھ کر عصارہ زیتون سے محو کر کے گھر میں چھڑک دے گا تو کوئی موذی شیطان وہوام باقی نہ رہے گا۔ مگر گھر سے نکل جائے گا۔

[1] در پارہ اول سورہ بقرہ رکوع ۹ [2] در پارہ چہارم سورہ آل عمران رکوع ۱۵۔
[3] در پارہ دوم سورہ بقرہ رکوع ۳۲۔

برائے تفرقہ اہل معاصی وظلم

دن شنبے کے اس آیت کو وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ کو ایک ظرف پاک میں لکھ کر آب برگ حرمل سے محو کر کے جس جگہ اجتماع اہل عصیان وظلم کا ہوتا ہو وہاں چھڑک دے انشاء اللہ تعالیٰ پھر کبھی وہاں جمع نہ ہوں گے متفرق ہو جائیں گے۔

برائے دروغ

ایک سیپی میں قبل طلوع آفتاب اس آیت لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ کو لکھ کر اور ایسے شہد سے جس کو آگ نہ چھوا ہو محو کر کے تین دن اس شخص کو چٹائے جو بہت جھوٹ بولتا ہے باذن خدا عزوجل یہ بلا اس سے زائل ہو جائے گی۔

برائے حفظ حاملہ وطفل بسیار گریہ

اس آیت کو گلاب وزعفران ومشک سے ہرن کی جھلی پر لکھ کر کمر زن پر باندھ دے بارے آفات حمل وبطن سے وہ حفظ میں رہے گی اور اگر اس کو لکھ

کر گلے میں طفل کے ڈال دے گا تو ایک حرز عظیم فزع وبکا سے ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ
إِذْ[1] قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا الْاٰیَۃ[2]۔

برائے ازالہ عقیم

اس آیت هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ کو مشک وزعفران وگلاب سے ایک ظرف بلور یا زجاج پر کاتب باوضو ہو کر لکھے پھر پانی میں گھول کر مرد عاقر یا زن عاقر کو تین دن تک پلانے اور عضد مرد وزن پر لکھ کر ریشم کے تاگے سے باندھ دے، اور وقت دخول فراش کے علیحدہ کر کے محبت کرے پھر نہا کر باندھ کے وہ شب اول دوم یا سوم میں باذن اللہ تعالیٰ حامل ہو جائے گی اور اسی طرح اگر یہ آیت يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا کو ایک قطعہ حلوا پر نصف شب کو شب جمعہ سے ایسی جگہ لکھ کر کوئی نہ دیکھے کھائے گا پھر بی بی سے جماع کرے گا تو تین بار کے اندر باذن خدا وہ حاملہ ہو جائے گی۔

برائے حفظ وفصاحت طفل

آپ صاف پر ان آیات کو پڑھ کر اس میں کھانا پکا کر اطفال وتلامذہ کو کھلائے تین دن تک ایسا ہی کرے حفظ وفصاحت عجیب ملاحظہ کرے گا وہ آیات یہ ہیں —

[1] در پارہ سوم سورہ آل عمران رکوع ۴۔ [2] در پارہ اوّل سورہ بقرہ رکوع ۱۲۔

اول سورہ ابراہیم کی الٓرٰ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

برائے قہر اعداء

ایک پارہ کفن لے کر اور اس میں کچھ خاک مقابر ڈال کر اول یہ آیت اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ الاٰیۃ[1] پھر نام دشمن کا لکھے یا اس کو پیچھے زیرہ آہنگر یا لکھدہ گاذر کے رکھ دے معمول لہ حیران جائے گا اور اس کو کچھ نہ سوجھے گا فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فَاعِلَهٗ اسی طرح اگر ایک لوح آہن پر یہ آیت اور نام معمول لہ اور اس کی ماں کا لکھ کر نیچے آگ کے رکھ کر جس کے ہلاک کرنے کا ارادہ ہے اس کو پکارے گا تو وہ مرض لا یطاق میں گرفتار ہو جائے گا وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ۔ الاٰیۃ[2] اسی طرح جس کا ہلاک کرنا منظور ہے اس کی تصویر بنائے مگر غیر کامل اور اس تصویر کے سینے پر یہ آیت لکھے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ الاٰیۃ[3] اور پشت پر نام اس شخص کا لکھے اور ہاتھ میں ایک خنجر لے کر اس کے نام کی جگہ پر مارے اور کہے فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ اور اس عمل کو روز

[1] در پارہ اول سورہ بقرہ رکوع ۱۲۔ [2] در پارہ اول سورہ بقرہ رکوع ۶۔
[3] یہ آیت پارہ ششم سورہ مائدہ رکوع ۵۔

سہ شنبہ آخر ماہ میں کرے اور کہے یَا مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى لِيَفْعَلْ كَذَا بِفُلَانٍ یہ ضرب اس کے بدن پر جا لگے گی اور وہ ہلاک ہو جائے گا شرجی کہتے ہیں فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فَاعِلُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ۔

برائے بطلان ظلم ظالم

ایک پرچہ کاغذ پر اس آیت کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اور ظالم یا جبار پر داخل ہوا اور مکرر اس کو پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ ظلم باطل ہو جائے گا اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا الاٰیۃ[1] اسی طرح اگر اس آیت کو زعفران گلاب سے لکھ کر اور آب باراں سے محو کر کے جائے حاکم میں کوئی سا حاکم بھی کیوں نہ ہو چھڑک دیا جائے گا تو وہ حکم انصاف سے کرے گا۔ اور حق بات کہے گا۔

برائے ہلاک ظلمہ

سینچر کے دن آخر ماہ میں اس آیت کو لکھ کر ایک شیشی میں رکھے اور اس پر درخت۔ پتوں کا عصارہ ڈال کر گھر میں معمول لہ کے دفن کرے عنقریب وہ ماخوذ ہو کر ذکر اس کا خاوند اور ایام اس کے منقضی ہو جائیں گے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ۔

[1] یہ آیت پارہ پنجم سورہ نساء رکوع ۸ میں ہے اور کئی بار گذر چکی ہے۔

برائے بطلان بیع وشرا

اگر اس آیت کو وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ایک صحیفہ میں لکھ کر کسی دکان میں ڈال دیا جائے گا تو بیع وشرا اس کی باطل ہوکر اللہ کی قدرت سے حال اس کا ناقص ہو جائے گا اسی طرح والعصر تا آخر سورہ ایک صحیفہ رصاص سیاہ پر ساعت زحل میں دن شنبہ کے لکھ کر موضع مراد میں ڈال دینے سے تعطیل بیع وشرا ہو جاتی ہے۔

برائے رجم خانہ

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ایک شقفہ اس جگہ میں لکھ کر کسی گھر وغیرہ میں دفن کر دینے سے اس جگہ پر پتھر آنے لگتے ہیں جب تک کہ وہ شقفہ اس جگہ میں باقی رہتا ہے۔

فائدہ:

اس کے بعد شرجی نے چند فوائد ۸۳ سے لے کر تا آخر یک صد فائدہ بیان میں اسماء حسنیٰ اور ان کی تاثیرات کے بطریق تکسیر اوفاق لکھے ہیں پھر کچھ منافع سورہ قرآن کریم کے اور کچھ منافع حروف مقطعہ قرآن عظیم کے بیان کئے ہیں یہ منافع غالباً اسی جنس کے ہیں جو حاجات اس رسالے میں لکھے ہیں اس لئے تلخیص ان کی اس جگہ مکرر اور غیر ضروری سمجھی گئی اگر کوئی شخص پرہیزگار اسی قدر اعمال وعزائم پر بعد حصول اجازت بصدق

اجازت

نیت وصلاح طویت تامل وقانع ہو تو بھی غنیمت ہے اور یہ مقدار واسطے فلاح ظاہر وباطن وحفظ صورت ومعنی کے کافی ووافی شافی ہو سکتا ہے مجھ کو اجازت ان عزائم ومعمولات کی بالخصوص اجازت مثل قول جمیل کے نہیں ہے لیکن اجمالاً تالیف شرجی کی اجازت ہے ایک بڑا عائق عدم ظہور اثر میں یہ ہوتا ہے کہ عازم مطابق شرط عزیمت کے نہیں ہوتا دوسرے معمول لہ کا عقیدہ کامل پایا نہیں جاتا اثر تو اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں مسلمان حسن العقیدہ قوی الایمان ہوں اور عامل صاحب اخلاص وتقویٰ ہو ایک بزرگ نے ایک آسیب زدہ پر ایک آیت قرآن کریم کی پڑھ کر پھونک دی تھی فی الفور آسیب دور ہو گیا بعد چند روز کے پھر ایک شخص کو آسیب ہوا عامل مذکور وفات کر چکے تھے ایک مرد نے وہ آیت ان کی زبان سے سن کر یاد کرلی تھی جاکر اس شخص پر دم کی کچھ فائدہ نہ ہوا جب بار بار اس کو پڑھا تو جنی مسلط نے کہا تو جا کچھ نہ ہوگا اس نے کہا آخر یہ آیت تو وہی ہے۔ کہا ہاں اَلْاٰيَةُ الْاٰيَةُ وَلٰكِنَّ الرَّجُلَ غَيْرُ الرَّجُلِ بلکہ طہارت وتفاوت کا یہاں تک اثر ہوتا ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے وقت میں جب کسی شخص پر مرد ہوتا یا عورت کی جن یا شیطان آتا اور لوگ ان کو لے جاتے تو یہ فقط اس سے جاکر یہ بات کہہ دیتے کہ تو اس کو چھوڑ چلا جا ورنہ تجھ پر شرع جاری کیا جائے گا۔ وہ اسی دم بھاگ جاتا پھر یہ نوبت پہنچی کہ جس آسیب زدہ کے سامنے نام ان کا لیا جاتا وہ فی الفور افاقہ میں آجاتا اور اس کا جن وشیطان چل دیتا وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ اس رسالے کے سارے اعمال وعزائم ماخوذ کتاب وسنت صحیحہ سے ہیں اور اکثر مجرب ہیں لیکن اگر کسی شخص پر اثر ان کا ظاہر نہ ہو تو یہ قصور عازم یا معمول لہ کا ہے نہ ان آیات واذکار اس کو چاہئے کہ وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے اس لئے کہ اس کلام پاک نے محل اہل نہ پایا موضع صالح ہاتھ اس کے نہ آیات حدیث میں اسی جگہ سے فرمایا ہے

رُبَّ تَالٍ لِّلْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ يَلْعَنُهُ عِيَاذًا بِاللّٰهِ۔

باب پنجم

(بیان میں اعمال قول جمیل وغیرہ کے)

فصل ہشتم

کتاب مذکور کی بیان میں بعض فوائد والد ماجد مؤلف کے ہے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندانی اعمال مجربہ کا اس میں ذکر ہے۔

برائے غنائے قلبی وقالبی

ہر دن یا مغنی گیارہ سو بار اور سورہ مزمل چالیس بار پڑھے اگر نہ ہو سکے تو گیارہ بار یہ دونوں عمل واسطے غنائے ولی کے اور ظاہری کے مجرب ہیں انتہی اور بعض مشائخ سے پڑھنا سورہ مزمل کا اکتالیس بار بھی آیا ہے شاہ فخر الدین سے منقول ہے کہ بعد نماز سنت فجر ایک بار اور بعد ہر نماز پنجگانہ کے دو دو بار پڑھے اس حساب سے رات دن میں گیارہ بار ہو جائے گی۔ مولوی قطب الدین دہلوی مرحوم کہتے ہیں وَقَدْ جَرَّبْتُ هٰذَا الْعَمَلَ فَوَجَدْتُهٗ كَذٰلِكَ۔

برائے درد دندان و درد سر وریاح

ایک تختہ یا کپڑا پاک لے اور اس پر پاک ریت بچھائے اور ایک کیل سے اس پر ابجد ہوز حطی لکھے اور کیل کو الف پر زور سے دابے اور سورہ فاتحہ کو ایک بار پڑھے اور دردمند اپنی انگلی کو درد کی جگہ پر زور سے رکھے رہے پھر اس سے پوچھے

کہ تجھ کو آرام ہوا اگر درد جاتا رہا بہتر ورنہ کیل کو دوسرے حرف بے کی طرف نقل کرے اور دوبارہ سورہ فاتحہ پڑھے اور پہلی بار کی طرح پوچھے کہ درد گیا اگر گیا تو بہتر ورنہ کیل کو جیم کی طرف نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے اسی طرح ہر حرف پر کیل سے دابتا جائے اور سورہ فاتحہ کو ہر بار بڑھاتا جائے تو آخر حرف تک نہ پہنچے گا کہ شفا ہو جائیگی انشاء اللہ تعالی انتہی میں کہتا ہوں اس عمل کو شیخ احمد دیربی شافعی علیہ الرحمۃ نے کتاب الملک المجید المؤلف لنفع العبید میں بھی ذکر کیا ہے لیکن حروف ابجد ہوز حطی کو مقطع لکھنا بتایا ہے یعنی ا ب ج د الخ پھر کہا ہے اِنَّ مَنْ قَرَءَهَا عَلَى الضِّرْسِ لِوَجَعٍ بَرِئَ مِنْ سَاعَتِهٖ وَمَا يَبْلُغُ اِلٰى اٰخِرِ مَا اِلَّا وَقَدْ شُفِيَ بِاِذْنِ اللّٰهِ لٰكِنْ مَعَ حُسْنِ الظَّنِّ مِنَ الْوَجِيْعِ وَالْمُعَزِّمِ اِنْتَهٰى اور شرجی نے بھی اس کا ذکر کیا ہے اور مجرب کہا ہے میں نے اس کو درد سر پر امتحان کیا فی الفور نفع ہوا وللہ الحمد والمنتہ۔

برائے رفع حاجت و ردِ غائب و شفائے مریض

جب کوئی حاجت پیش آئے یا کوئی شخص غائب ہو اور اس کا سالم غانم پھر آنا ہے یا شفائے بیمار چاہے تو سورہ فاتحہ اکتالیس بار درمیان سنت و فرض فجر کے پڑھے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا ہے کہ فاتحہ چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھ کر تپ والے کے منہ پر چھینٹا مارنے سے صحت ہو جاتی ہے اس کو شاہ عبد العزیز دہلوی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔

برائے گزیدن سگِ دیوانہ

جس کو باؤلا کتا کاٹے اور اس کے دیوانہ ہو جانے کا ڈر ہو تو اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ

اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۔ اور اس سگ گزیدہ کو دے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے ۔ مولانا اسحاق ؒ نے کہا ہے کہ ایک ٹکڑا بانات کا گڑ میں لپیٹ کر کھالے اثر زہر سگ کا جاتا رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ ۔

برائے دفعہ فاقہ

ہر رات سورہ واقعہ ایک بار پڑھ لیا کرے یہ عمل مواقق حدیث ہے اور اس رسالے میں گزرچکا ہے شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ؒ نے شرح حزب البحر میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو کوئی ہر دن سو بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ہر پڑھے گا اس کو فاقہ نہ پہنچے گا ۔

برائے مسان

جس لڑکے کو یہ بیماری ہو اس پر فاتحہ اکتالیس بار بوصل میم بسملہ ساتھ الحمد کے چالیس روز تک دم کرے اگر نہ ہو سکے تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے اس کو مولوی قطب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر کیا ہے ۔

برائے بیدار شدن از شب

سوتے وقت آخر سورہ کہف کو اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ

عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے کہ فلاں وقت اس کو جگا دے تو اس وقت پر جاگ اُٹھے گا یہ عمل موافق حدیث کے ہے جس کو دارمی نے روایت کیا ہے ۔

برائے حفظ اطفال

اس عوذ کو لکھ کر بچے کے گلے میں باندھ دے اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے گا ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَّامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔ اِنْتَهٰى حدیث میں آیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے حسنین رضی اللہ عنہم کے یہی عوذہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے باپ ابراہیم واسطے اسمٰعیل واسحاق کے یہی تعویذ کرتے تھے رَوَاهُ مُسْلِمٌ مولانا عبدالعزیز و محمد اسحاق کا معمول فقط اسی دعا کا لکھنا تھا انتہٰی لیکن ظاہر حدیث یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُعِيْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ الخ کہہ کر دم کرتے تھے بعد ثبوت اصل کے لکھنے اور باندھ دینے میں کچھ حرج نہیں ہے ۔ واللہ اعلم ۔

برائے امان از ہر آفت

اس دعا کو صبح وشام پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا

إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ انتهی۔
اس دعا کے الفاظ سنن ماثورہ سے ماخوذ ہیں اور ہر ایک کلمے کے ان میں سے علیحدہ فضیلت آئی ہے۔

برائے حفظ چیچک

جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور اس پر سورہ رحمٰن پڑھے اور جتنی بار فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پر پہنچے ایک گرہ لگائے اور اس پر پھونکے پھر اس تاگے کو لڑکے کے گلے میں باندھ دے اللہ تعالیٰ اس کو بیماری سے بچائے گا۔

برائے حاجت روائی

جب کوئی حاجت پیش آئے یَا بَدِيعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيعُ بارہ سو بار بارہ دن تک پڑھے اللہ تعالیٰ اس حاجت کو پورا کرے گا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وَهٰذِهٖ عَزَائِمُ أَجَازَنِي سَيِّدِي الْوَالِدُ بِهَا فِي جُمْلَةِ مَا أَجَازَنِي بِهَا انتہی اسی طرح کی اجازت مجھ کو بھی ان عزائم کی ہمراہ اجازت دیگر مولوی یعقوب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہے وللہ الحمد۔

برائے حاجت مشکلہ

چار رکعت نماز نفل پڑھے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ

الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے رَبِّ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔ سو بار پڑھے۔ تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے أُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ سو بار پڑھے۔ چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ سو بار پڑھے پھر سلام پھیر کر سو بار رَبِّ مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ پڑھے مولانا نے کہا کہ امام جعفر صادق نے فرمایا ہے کہ یہ چاروں آیتیں اسم اعظم ہیں جن کے وسیلے سے جو مانگے پائے اور جو دعا کرے قبول ہو اور مجھ کو اس شخص سے تعجب آتا ہے کہ ان کے ذریعے سے مانگے اور نہ پائے

برائے آسیب زدہ

جس کو شیطان غلطی کرے بعضے اس پر آسیب کا خلل ہو تو اس کے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ۔

برائے آسیب زدہ

اس کے کان میں سات بار اذان کہے اور سورہ فاتحہ و معوذتین و آیۃ الکرسی اور سورہ والسماء والطارق اور سورہ حشر کے آیات هُوَ اللَّهُ الَّذِي سے آخر تک اور ساری سورہ والصافات پڑھے آسیب جل جائے گا۔

برائے آسیب زدہ

اس کے کان میں سورہ مومنین کی یہ آیتیں پڑھے أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ

عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۔

برائے آسیب زدہ

پانی پر سورہ فاتحہ و آیۃ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورہ جن کی قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا پڑھے اور اس پانی کا چھینٹا اُس کے منہ پر مارے بحکم ہوش میں آجائے گا اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہو تو اسی پانی سے اس مکان کے اطراف میں چھینٹے مارے تو پھر وہاں نہ آئے گا۔

برائے دفع جن از خانہ و سنگ باری

اگر شیطان کسی گھر سے قریب ہو اور پتھر پھینکے تو یہ آیت چار لوہے کے کیلوں پر پڑھے۔ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔ ہر کیل پر پچیس پچیس بار ان کو گھر کے چاروں کونوں میں گاڑ دے یا اسماء اصحاب کہف گھر کی دیواروں میں لکھ دے انتہی لیکن اس میں کلام ہے جو اوپر گذر چکا ہے۔

برائے عقیمہ

بانجھ عورت کے لئے ہرن کی جھلی پر زعفران و گلاب سے یہ آیت لکھے وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا پھر اس کو اس کی گردن میں باندھے اور یہ بھی عمل ہے کہ چالیس لونگوں پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ اور ایک لونگ کو ہر دن کھائے اور حیض کے غسل سے شروع کرے اور ان دنوں میں اس کا شوہر اس سے ہم بستر ہوتا رہے۔ مولانا نے فرمایا ایک شرط اس لونگ کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو کھائے اور اس پر پانی نہ پیئے۔

برائے اسقاط جنین

جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہے تو ایک تاگا کسم کا رنگا ہوا اس کے قد کے برابر لے اور اس پر نو گرہیں لگائے اور ہر گرہ میں یہ آیت پڑھے وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھے اور پھونکے۔

برائے دردِ زہ

جس عورت کو درد زہ ہو ایک پرچہ کاغذ پر یہ آیت لکھے وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا

وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اهیا اشراهیا اور اس پرچہ کو پاک کپڑے میں لپیٹے اور اس عورت کے بائیں ران میں باندھے تو وہ جلد جنے گی۔

برائے فرزند زینہ

جو عورت سوا لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران و گلاب سے اس آیت کو لکھے اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ پھر اس آیت کو لکھے يَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا پھر یہ لکھے بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيْسٰى اِبْنًا صَالِحًا طَوِيْلَ الْعُمُرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ پھر وہ تعویذ حاملہ باندھ لے یہ توسل بانبیاء بکیفیت کذائی کچھ مخالف شرع شریف نہیں ہے۔

برائے زنے کہ فرزند نزاید

شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم فرماتے ہیں مجھ کو خبر دی اس شخص جس پر مجھ کو اعتماد ہے کہ جس عورت کا لڑکا زندہ نہ رہتا ہو تو اجوائن و کالی مرچ لے اور اسی پر ختم کرے اس کو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک۔

ایضاً برائے فرزند زینہ

یہ بھی اس شخص معتمد نے مجھ کو خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اس کے پیٹ پر گول لکیر کھینچے انگلی کے پھیرنے کے ساتھ ستر بار یَا مَتِیْنُ کہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوگا۔

برائے زن ساحرہ یعنی دائن

جس کو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگے ایک گول لکیر چھری سے کھینچے آیۃ الکرسی اور ان آیات کو پڑھے وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِيْنَ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ بِكَلِمَتِهٖ وَيَمْحُو الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ پھر کہے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَامَّةٍ يَا حَفِيْظُ يَا رَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ پھر چھری کو کنڈل کے اندر گاڑے اور کہے۔ وَكَذَّتْهَا فِيْ قَلْبِ الْعَائِنَةِ پھر اس کو ڈھک دے رکابی کے نیچے یا طباق کے نیچے۔

ایضاً برائے چشم زخم

جو نظر والے یا جادوگر کو کہے اے فلان اور اس کا نام لے کر پکارے نظر لگاتے وقت یا اسی وقت جب خود اس کا ذکر تو اس کا اثر باطل ہو جائے گا میں کہتا ہوں اس کو شرجی نے بھی ذکر کیا ہے چنانچہ گذر چکا۔

ایضاً برائے چشم زخم

جب نظر لگا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جائے تو اس کے منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اور اس کی شرمگاہ کے غسل کے پانی کو ایک برتن میں لے کر اس پانی کو

معیون پر چھڑکے تو اسی دم اچھا ہو جائے گا اس کو بھی شرجی علیہ الرحمہ نے ذکر کیا ہے اور اوپر گذر چکا ہے۔ اس کو امام مالکؒ نے مؤطا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کے مانند روایت کیا ہے۔ مولانا فرماتے تھے صحیح مسلم میں رفعًا آیا ہے کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تم سے دھلائے تو دھو دو کر شاید تمہاری ہی نظر لگی ہو اس کا بُرا ماننا عبث ہے۔

فائدہ:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا کہا اس کی ٹھوڑی میں کالا ٹیکا لگا دیلتے ہیں معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہیں واللہ اعلم انتہٰی میں کہتا ہوں لگانا سیاہ ٹیکے کا لڑکوں کو اثر مذکور سے ترمذی میں ثابت ہے۔ مولوی صاحب مرحوم کو میں نے بھی دیکھا تھا میرے والد مرحوم کے معاصر و محب تھے بڑے موحد فقیہ متقی تھے۔ ان کی بہت کتابیں ہیں نصیحۃ المسلمین ترجمہ قول الجمیل ترجمہ سر شہادتین ترجمہ مشارق ترجمہ دار المختار رسالہ جہاد وغیرہ غفر اللہ لنا ولہم۔

تاگا ناپ کر ایضاً برائے چشم زخم

یہ وہی عمل تاگا ناپ کر پڑھنے کا ہے جو شرجی سے نقل ہو چکا ہے فقط اتنا تفاوت ہے کہ اس میں یہ الفاظ ہیں بحق اشراھیا براھیا اذونیا اصبات ال شذای اور وہاں یوں ہیں ادونیای اصباؤت ال شدای اور بجائے لفظ انتہت وہاں اَشْھَتْ ہے اور النجا النجا والوحا والوحا زیادہ ہے باقی عبارت برابر ہے میرے عمل میں بھی الفاظ قول جمیل میں کیفیت اس کی یہ ہے کہ ایک تاگا پاک تین ہاتھ ناپ لے اور اس کے پاس رکھے جو نظر زدہ کو رکھنا ہے پھر یہ عزیمت پڑھے جس پر یہ نظر لگی ہے پھر اس تاگے کو دوسری بار ناپے اگر تین ہاتھ سے بڑھ

جائے یا کم ہو جائے تو معلوم کرے کہ اس کو نظر لگی ہے پھر اس عمل کو تین بار مکرر پڑھے اثر نظر بد کا دور ہو جائے گا۔ طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بسم اللہ ولا قوۃ الا باللہ تین بار کہے پھر سورہ فاتحہ تین بار پڑھے پھر کہے عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ اَوْ فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانَةَ بِعِزِّ عِزِّ اللّٰهِ وَ بِنُوْرِ عَظَمَةِ وَجْهِ اللّٰهِ بِمَا جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِلٰى خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ اشراهيا براهيا اذونيا اصبات ال شذاى عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بحق شهت بهت انتهت يا قطاع انجا بِالَّذِيْ لَا تَقْوٰى عَلَيْهِ اَرْضٌ وَّلَا سَمَآءٌ اَخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ كَمَا اُخْرِجَ يُوْسُفُ مِنَ الْمَضِيْقِ وَجُعِلَ لِمُوْسٰى فِي الْبَحْرِ طَرِيْقٌ وَّاِلَّا فَاَنْتِ بَرِيْئَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى بَرِيْءٌ مِّنْكِ اُخْرُجِيْ بِالنَّفْسِ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِاَلْفِ اَلْفِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوْءِ بِاَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور بجائے فلان بن فلان کے نام اس کا اور اس کی ماں کا لے۔

برائے مسحور و مریض مایوس العلاج

جن پر جادو کا اثر ہو یا جس بیمار کی بیماری نے اطباء کو عاجز کر دیا ہو اس کیلئے چینی کے سفید برتن میں یہ اسم لکھے یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَبَقَآئِہٖ یَا حَیُّ پھر اس کو پانی سے دھو کر چالیس دن پیئے۔ میں نے حضرت والد صاحب کو دیکھا ہے کہ وہ اس اسم پر سورہ فاتحہ بھی زیادہ کرتے تھے۔

برائے گم شدہ

جس کی کوئی چیز کھوئی جائے وہ ایک سو انیس بار بلاکم و بیش یَا حَفِیْظُ کہے پھر یہ آیت پڑھے یٰبُنَیَّ اِنَّھَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ اس کو بھی ایک سو انیس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس گم شدہ چیز کو اس کے پاس پھیر لائے گا۔ تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہے۔ واز خواص مجرب این سورت آنست کہ برائے گم شدہ ہفت بار این سورہ را خواندہ گرد اگرد سر خود انگشت شہادت بگرداند و بعد از تمام ہفت بار اَصْبَحْتُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ وَاَمْسَیْتُ فِیْ جَوَارِ اللّٰہِ اَمْسَیْتُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ اَصْبَحْتُ فِیْ جَوَارِ اللّٰہِ خواندہ و تنک زند آن گم شدہ یافتہ شود واللہ اعلم۔

برائے شناختن دزد

چور کے پہچاننے کے لئے وہ شخص آمنے سامنے بیٹھیں اور بدھنی کو اپنے درمیان تھامیں اور اس کو کلمے کی دونوں انگلیوں سے اٹھائے رہیں اور جس پر چوری

کی تہمت ہو اس کا نام بدھنی میں لکھیں اور سورہ یٰس مُکْرَمِیْنَ تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدھنی گھوم جائے گی پھر ایک نہ گھومے تو اس کا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک پڑھے اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا جائے یہاں تک کہ گھومے شاہ صاحب فرماتے ہیں جو شخص یہ عمل یا ایسا اور کوئی عمل کرکے چور مطلع ہو تو اس پر واجب ہے کہ اس کے چرانے پر یقین نہ کرے اور اس کو بدنام نہ کرے بلکہ قرآن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرآن کا ایک طریقہ ہے اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا ہے۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا۔

برائے بردہ گریختہ

اگر غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ کر اور کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیری کوٹھڑی میں دوپہر دن کے بیچ میں رکھ دے یعنی سورہ فاتحہ و آیۃ الکرسی پھر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِیْھِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰھُمَّ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِیْھِمَا عَلٰی عَبْدِکَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ اَضْیَقَ مِنْ خَلْقِہٖ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ پھر یہ آیت لکھے اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ یَکَدْ یَرٰھَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ وَمِنْ وَّرَآئِھِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَہٗ وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِھِمْ مُّحِیْطٌ۔ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاٰیٰتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

وَاَنْ تُرَدَّ الْعَبْدُ اِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ مولانا اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ واسطے گم شدہ چیز کے یا کسی کی لڑکی وغیرہ گم ہوگئی ہو یہ درود شریف لکھ دیتے تھے کہ کسی اونچی جگہ پر مثل درخت یا کھونٹی کے لٹکا دی جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّاَلْفَ اَلْفِ ذَرَّةٍ اِنْتَهٰى ۔

برائے برآمد کار

سورہ فاتحہ کی بسم اللہ کے اخیری میم کو الحمد کے لام سے ملا کر یک شنبہ کے دن فجر کی سنت و فرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز دس دس بار کم کرتا جائے یہاں تک کہ ہفتے کے دن دس بار پڑھے انتہٰی۔ میں کہتا ہوں کتب مشائخ میں میم بسم اللہ کو لام الحمد سے ملا کر اعمال میں پڑھنا مذکور ہے شیخ محی الدین عربی صاحب فتوحاتِ مکیہ نے اس بارے میں ایک حدیث اپنی سند متصل سے تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا رب العالمین مسلسل بحلف نقل کی ہے اس حدیث کا اتا پتا کسی کتاب معتبر حدیث میں نہیں ملا۔ لیکن یہ طریقہ مجرب علماء عاملین ہے واللہ اعلم۔

دیگر طریق استخارہ

جب یہ چاہئے کہ خواب میں وہ حال دیکھے جس میں اس کی نکاسی ہو اسی تنگی سے جس میں وہ مبتلا ہے تو وہ وضو کرکے کپڑے پہن کر رو بقبلہ ہو کر داہنے کروٹ پر لیٹے اور سورہ والشمس کو سات بار اور سورہ واللیل کو سات بار اور قل ھو اللہ کو سات بار

پڑھے اور دوسری روایت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ کے عوض سورہ والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہے پھر یوں کہے اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰى اِجَابَةِ دَعْوَتِيْ تو اگر اسی رات وہ چیز خواب میں دیکھے جو چاہتا ہے تو بہتر ہوا نہیں تو اسی طرح دوسری رات کرے پھر تیسری رات اسی طرح سات رات تک ان شاء اللہ تعالیٰ ساتویں کے آگے نہ بڑھے گا کہ حال کھل جائے گا ہماری صحبت والوں نے تجربہ کیا ہے انتہٰی میں کہتا ہوں یہ طریق استخارہ کا مجرب مشائخ ہے اور جو طریق اس کا حدیث صحیح میں آیا ہے وہ اس رسالے میں مذکور ہو چکا وہ بہ نسبت اس طریق کے سہل و آسان ہے حاجتمند کو اختیار ہے کہ وہ بھی کرے اور یہ بھی کرے یہاں تک کہ تشفی خاطر حاصل ہو۔

استخارہ حرکات و سکنات از کتاب فتوحات

شیخ ولی کامل عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب لطائف المنن والاخلاق فی بیان وجوب التحدث بنعمۃ اللہ علی الاطلاق میں لکھا ہے کہ ایک انعام اللہ کا مجھ پر یہ ہے کہ میں ہر روز اصطلاح قوم پر استخارہ کیا کرتا ہوں اس قصد سے کہ اللہ تعالیٰ میرے سارے حرکات و سکنات اس دن یا اس رات یا اس جمعہ یا اس مہینے یا اس سال کے صالح محمود کرے اسی طریقہ پر شیخ محی الدین عربی اور شیخ ابوالعباس مرسی اور ایک جماعت تھی اور صورت اس استخارے کی جس طرح کہ شیخ محی الدین عربی نے اپنے وصایا آخر کتاب فتوحات مکیہ میں لکھی ہے یہ ہے کہ جب آفتاب برابر ایک نیزے کے اونچا ہو یا بعد نماز مغرب کے ہر روز یا ہر جمعہ یا ماہ یا سال کو دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ الکتاب اور یہ آیت پڑھے وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۔ اور سورہ قل یا ایہا الکافرون۔

اور دوسری رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور یہ آیت وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا اور سورہ قل ہو اللہ احد پھر جب سلام پھیرے تو جو دعائے استخارہ آئی ہے وہ مانگے اور جگہ اور جس جگہ بندے کے لئے یہ حکم ہے کہ اپنی حاجت کا نام لے اس جگہ یوں کہے اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِيْعَ مَا اَتَحَرَّكُ اَوْ اَسْكُنُ فِيْهِ فِيْ حَقِّيْ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَاِخْوَانِيْ وَجَمِيْعِ مَنْ شَآءَ اللّٰهُ فِيْ سَاعَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اِلَى اللَّيْلَةِ الْاُخْرٰى خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِيْعَ مَا اَتَحَرَّكُ فِيْهِ اَوْ اَسْكُنُ فِيْ حَقِّيْ غَيْرِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَسَآئِرِ مَنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنْ سَاعَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَوِ اللَّيْلَةِ الْاُخْرٰى شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ اشیاخ طریق نے کہا ہے کہ جو شخص اس استخارے کو ہر دن یا ہر رات کیا کرے گا تو وہ کوئی کبھی حرکت کسی حرکت و سکون میں نہ کرے گا یا کوئی اور اس کے حق میں کوئی حرکت نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ حرکت اس کے لئے خیر ہوگی بلاشک قَالُوْا وَقَدْ جَرَّبْنَا ذٰلِكَ وَرَاَيْنَا عَلَيْهِ كُلَّ خَيْرٍ لِّمَا فِيْهِ مِنَ الْاَدَبِ مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالتَّفْوِيْضِ اِلَيْهِ پھر جب اس دعا استخارہ سے فارغ ہو تو اس کام کو جس کے لئے اللہ سے استخارہ کیا وہ بانشراح صدر شروع کرے فعل ہو یا ترک اگر اس کام میں خیر ہوگی تو ضرور ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسباب اس کام کے اس شخص پر آسان وسہل کرے گا یہاں تک کہ وہ کام انجام ہو جائے گا۔ اور اس کام کی عاقبت محمود ہوگی۔ اور اگر اس کام میں اس پر کوئی شر ہوگا۔ تو ضرور ہے کہ دل

اس کا تنگ ہوگا اور اسباب اس کام کے تحصیل پر کے اُس پر مشکل و متعذر ہو جائیں گے۔ اس وقت یہ جانے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کا نہ کرنا اس کے لئے اختیار کیا ہے اب اس کے فقد کے درد مند نہ ہو بلکہ اپنے رب کی اس کے ترک کرنے پر حمد کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی مصلحتوں کو بندے سے زیادہ تر جانتا ہے فَاعْمَلْ يَا اَخِيْ بِذٰلِكَ وَلَوْ فِيْ كُلِّ اُسْبُوْعٍ اَوْ شَهْرٍ اَوْ سَنَةٍ اَوْ سَنَتَيْنِ اَوْ اَكْثَرَ وَتَقُوْلُ فِي الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِيْعَ مَا اَتَحَرَّكُ فِيْهِ اَوْ اَسْكُنُ مِنْ يَوْمِيْ هٰذَا اِلٰى مِثْلِهٖ مِنَ الْاُسْبُوْعِ الْاٰخِرِ اَوْ مِنَ الشَّهْرِ الْاٰخِرِ اَوْ مِنَ السَّنَةِ الْاُخْرٰى وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَتَوَلّٰى هُدَاكَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ۔

بازو پر باندھے

برائے تپ

جس کو تپ آتی ہو اس کا عمل یہ ہے کہ ایک کاغذ میں یہ دعا لکھے اور اس کے بازو پر باندھ دے جلد اچھا ہو جائے گا اس میں نام تپ کا ام ملدم آیا ہے یہ دعا ام ملدم اس کتاب میں گذر چکی ہے اس میں الفاظ قول جمیل و شرح کے یکساں ہیں بلا تفاوت واللہ اعلم۔

دھاگا

برائے خنازیر یعنی گنٹھ مالا

جس کی گردن میں گنٹھ مالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وَبُرْهَانِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ وَكَنَفِ اللّٰهِ وَجِوَارِ اللّٰهِ وَاَمَانِ اللّٰهِ وَصُنْعِ اللّٰهِ وَكِبْرِيَاءِ اللّٰهِ وَنَظَرِ اللّٰهِ وَبَهَآءِ اللّٰهِ وَجَلَالِ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ۔

برائے سُرخ بادہ

جس کے بدن پر سُرخ بادہ ہو وہ اس دُعا کو سات بار پڑھے اور پڑھنے کے وقت چُھری سے اشارہ کرتا جاوے وہ دُعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الْحَکِیْمِ الْکَرِیْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ بِعِزَّةِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ وَسُلْطَانِہٖ اَیَّتُهَا الْمُجْرَةُ جَآءَ تْكَ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ وَقَالَ سُلَیْمَانُ اَیَّتُهَا الرِّیْحُ اَجِیْبِیْ دَاعِیَ اللّٰہِ وَمَنْ لَّمْ یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ فَمَا لَهٗ مِنْ مَّلْجَاٍ وَّمَا لَهٗ مِنْ ظَهِیْرٍ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِالثَّنَآءِ الطَّیِّبِ عَلَی اللّٰہِ یَکْفِیْكَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ یُّؤْذِیْكَ وَمِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تَعْتَرِیْكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔

برائے ضعفِ بصر

جن کی آنکھ سے کم سوجھتا ہو وہ بعد ہر نماز کے یہ آیت پڑھا کرے فَکَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ۔

برائے صرع یعنی مرگی

جس کو مرگی آتی ہو وہ ایک تختی تانبے کی لے کر یک شنبہ کے دن پہلی ساعت میں اس تختی کے ایک طرف یہ کھدوائے یَا قَہَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ

یَا قَہَّارُ اور دوسری یہ کھدوائے یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَھْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِهٖ یَا مُذِلُّ انتہٰی شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ مجھ کو ان سب اعمال کی اجازت میرے والد یعنی شیخ عبدالرحیم نے دی ہے واللّٰہ الموفق والمعین. میں کہتا ہوں کہ ان اعمال سے اکثر میرے تجربے میں آچکے ہیں سوائے چند عمل کے جو پیش نہیں آئے میرے اعتقاد میں یہ سب اعمال تجربہ میں یکساں نافع ہیں اب میں بقیہ مشائخ معتمدین کے بعض اعمال متفرقہ جمع کر کے لکھتا ہوں ۔

فائدہ:

مرزا مظہر جانجاناں قدس سرہ معاصر مؤلف کتاب قول جمیل تھے۔ مولوی نعیم اللہ مرحوم خلیفہ مرزا صاحب نے بعض اعمال ان کے کتاب معمولات مظہریہ میں لکھے ہیں ان کو اس جگہ نقل کیا جاتا ہے یہ اعمال بھی مجرب اور لائق اعتماد ہیں۔

طریق ختم خواجگان رضی اللہ عنہم

یہ ختم جس نیت وقصد سے پڑھا جاتا ہے وہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ پہلے ہاتھ اٹھا کر ایک بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر سورہ فاتحہ کو مع بسم اللہ سات بار پڑھے پھر درود سو بار پھر الم نشرح مع بسم اللہ ہفتاد و نہ بار پھر سورہ اخلاص با بسم اللہ ہزار و یکبار پھر سورہ فاتحہ با بسم اللہ سات بار پھر درود سو بار پھر فاتحہ پڑھ کر ثواب اس ختم کا ارواح حضرات کو جن کی طرف یہ ختم منسوب ہے پیش کرے ان بزرگوں کی تعیین نام میں اختلاف ہے پھر اللہ تعالیٰ سے حصول مدعا بوسیلہ ان بزرگوں کے چاہے اور جب تک کام نہ ہو مداومت رکھے اللہ ہر مشکل کا آسان کرنے والا ہے اس ختم کو خواہ ایک شخص تنہا پڑھے یا زیادہ لوگ پڑھیں بطور تقسیم لیکن رعایت عدد وتر گی اولی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے وتر کو دوست رکھتا ہے۔

خانقاہ شریف مظہری کا دستور یہ تھا کہ بعد فاتحہ آخر کے دعا آواز بلند سے پڑھتے اور کہتے تھے کہ ہم نے ثواب ان کلمات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے ہیں ارواح طیبات حضرات علیہ نقشبندیہ رضی اللہ عنہم کو پیش کیا اور اللہ تعالیٰ سے ہم امداد و اعانت بواسطہ ان حضرات کے چاہتے ہیں مجدد الف ثانی کے ختم مں بھی معمول دعا اسی طور پر تھا میں کہتا ہوں کہ شیخ محمد بن علی نے خزینۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ امام جعفر صادق و ابو یزید بسطامی و ابو الحسن خرقانی اور جو بعد ان کے ہوئے ان سے تا شاہ نقشبند سب کا اس پر اتفاق ہے کہ قضا حاجات وحصول مرادات و دفع بلاد قہر اعداء وحساد و رفع درجات و وصال قربات وظہور تجلیات میں استعمال اس فائدہ جلیلہ د اسرار غریبہ کا تریاق مجرب ہے طریقہ اس ختم کا یہ ہے کہ سو بار استغفار پڑھے اور سات بار فاتحہ اور سو بار درود اور نناوے بار الم نشرح اور ہزار اور ایک بار سورہ اخلاص پھر سات بار فاتحہ پھر وقت تمام ہونے اس ختم کے سو بار درود پھر حاجت کا سوال کرے اور مقصود کا طالب ہو باذن اللہ وحاجت پوری ہوگی اور چار دن سے زیادہ تجاوز نہ کرے گی بعد سات دن اس پر مداومت کرے وَقَالَ جَرَّبْنَاهَا كَثِيْرًا وَلٰكِنْ أُوْصُوْا لِمَنْ وَصَلَ إِلٰى مُرَادِهِ أَنْ لَا يُفْشِيَ سِرَّهُ لِأَحَدٍ مِّنَ السُّفَهَاءِ لِئَلَّا يَسْتَعْمِلُوْا فِيْمَا حُرِّمَ ثُمَّ كَانَ ذٰلِكَ التَّرْتِيْبُ عَادَةً لَهُمْ يُدَاوِمُوْنَهَا وَيَعْمَلُوْنَ بِهَا كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ صَبَاحًا وَمَسَاءً أَوْ دُبُرَ كُلِّ الْمَكْتُوْبَاتِ الْخَمْسِ فَعَادَاتُ السَّادَاتِ سَادَاتُ الْعَادَاتِ وَمَنْ خَالَطَ السَّادَاتِ يَنَالُ السِّيَادَةَ وَالسَّعَادَةَ وَهُوَ أَعْظَمُ الرُّكْنِ وَأَفْضَلُ الْوِرْدِ الْمَخْصُوْصِ فِي الطَّرِيْقَةِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ بَعْدَ اسْمِ الذَّاتِ وَنَفْيِ الْإِثْبَاتِ كَذَا ذَكَرَهُ أَبُو السُّعُوْدِ انتہٰی۔ محرر سطور اگرچہ کسی شیخ کا مرید نہیں لیکن آباء و مشائخ میرے سب نقشبندیہ گزرے ہیں اگرچہ ان کو اجازت جملہ سلاسل سلوک کی بھی حاصل تھی اس لئے میں نے اس ختم

میرے آباء نقشبندیہ گزرے

شوکانی نقشبندی تھے

کا اس جگہ ذکر کرنا مناسب جانا بابت اس ختم کے لاتقف عند حد میں خزینۃ الاسرار میں تفصیل اس اجمال کی لکھی ہے اور طریقہ مجددیہ کو بابت اس ترتیب کے ذکر کیا ہے والد مرحوم میرے نقشبندی تھے اور قاضی محمد علی شوکانی بھی نقش بندی تھے اور اہل خاندان شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مرزا مظہر جانجاناں بھی اسی طریقہ علیہ پر تھے وللہ الحمد۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فرمایا کہ در اعمال مشائخ ختم خواجگان نیز مجرب است و طریقہ او معروف و مشہور و ختم يَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ یک ہزار و دو صد بار در اول و آخر درود شریف صد بار نیز خواہ تنہا خواہ بجماعت نیز مجرب است انتہی ایک طریقہ ختم خواجگان کا یہ ہے کہ سو اور درود کے ہر چیز کو مع تسمیہ پڑھے فاتحہ سات بار درود ایک سو بار الم نشرح انہتر بار اخلاص ایک ہزار ایک بار پھر فاتحہ سات بار درود ایک سو بار اور کسی قدر شیرینی پر فاتحہ حضرات مشائخ پڑھ کر تقسیم کر دے واللہ اعلم۔

ختم حضرت مجدد شیخ احمد سرہندیؒ

یہ ختم واسطے حصول جمیع مقاصد و حل مشکلات کے مجرب ہے پہلے سو بار درود پڑھے پھر پانسو بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ بلا کم و بیش پھر سو بار درود اس ختم کو ہمیشہ پڑھتا رہے یہاں تک کہ مطلب حاصل اور مشکل حل ہو۔ مرزا صاحب قدس سرہ نے قاضی ثناء اللہ مرحوم کو لکھا تھا کہ ختم خواجگان و ختم مجدد رضی اللہ عنہ ہر دن بعد حلقہ صبح کے لازم کر لو۔

ختم قادریہ

اس کو مشائخ نے واسطے بر آمد امر مہم کے سمجھا ہے عروج ماہ میں پنجشنبہ سے شروع کر کے تین دن تک پڑھے بسم اللہ معہ فاتحہ و کلمہ تمجید و درود سورہ اخلاص ہر ایک کو ایک سو گیارہ بار پھر شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر اور ثواب اس کا روح پر فتوح آنحضرت و

مشائخ طریقت کو دے کر تقسیم کر دے۔

دیگر ختم قادریہ

پہلے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورہ اخلاص گیارہ بار پھر بعد سلام کے یہ درود ایک سو گیارہ بار پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ پھر شیرینی پر فاتحہ شیخ جیلی رضی اللہ عنہ پڑھ کر تقسیم کر دے۔

ختم لایلاف

اس کا بہ نیت رفع شر گیارہ بار یا ایک سو ایک بار پڑھنا اور اول و آخر پانچ بار درود پڑھنا بعد نماز فجر کے مجرب ہے وللہ الحمد۔

ختم برائے میّت

جس کے پاس ختم قرآن یا تہلیل ہو اس سے کہے کہ دس بار قل ہو اللہ بسم اللہ پڑھے پھر دس بار درود پھر دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر دس بار۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْہُ وَارْحَمْہُ پھر ہاتھ اٹھا کر سورہ فاتحہ پڑھ کر آواز بلند سے کہے کہ ثواب ان کلمات طیبات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے اور ثواب ختم قرآن، تہلیل کا فلاں کی روح کو پیش کیا لوگ حلقے کو یوں کہے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

تعویذ برائے ہر مرض و درد

اس تعویذ کو مریض و درد مند کے بازو یا گلے باندھو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

تعویذ برائے رفع تپ و لرزہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَاَرَادُوْا بِہٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰھُمُ الْاَخْسَرِیْنَ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِنْتَھٰی میں اس آیت کو فقط تا اخسرین مع بسم اللہ پیپل کے پتوں پر لکھ کر دیتا ہوں باری سے پہلے تین بار میں تینوں میں اپنے ایک ایک بار کر کے مریض زبان سے چاٹے اللہ شفا دیتا ہے اس کا تجربہ ہمیشہ صحیح پایا یہ عمل واسطے تپ غضب نہایت نافع مجرب ہے وللہ الحمد۔

برائے سُرخ بادہ

اس کا عمل وہی ہے بعینہٖ جو اوپر گذر چکا ہے۔

برائے درد چشم

بعد نماز فرض کے آیۃ فَکَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ

دس بار پڑھا کرے اس کا ذکر بھی ہو چکا ہے مگر عدد کا فرق ہے۔

برائے چیچک

اس کا عمل وہی پڑھنا سورہ رحمٰن کا اور گرہ لگانا تاگے پر نزدیک آیہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا کے ہے ذکر اس کا ہو چکا اول تو چیچک انشاء اللہ نکلے گی نہیں اور اگر ظاہر ہو گی تو مضرت نہ کرے گی شاہ عبدالعزیز دہلوی نے تفسیر فتح العزیز میں تحریر فرمایا ہے واز خواص مجرب این سورہ یعنی سورہ بقرہ آن ست کہ در ہنگام برآمدن آبلہ اطفال کہ آنرا چیچک خوانندہ وقت صبح ناشتہ این سورہ بتجوید وترتیل بحضور طفلی کہ خواہند خواندہ دم کنند وطفل ہم ناشتا ناشکستہ باشد بفضل الٰہی آن طفل را در آں سال چیچک نہ برآید واگر برآید سہل وآسان گردد وآسیبے بازو نرسد لیکن شرط آن ست کہ وقت شروع قراءت آن دو نیم پاؤں برنج باشکر وجغرات بقدر حاجت مستحق را در آن مجلس بخوردن دہند وآن مرد بحضور قاری وطفل بخورد انتہی۔ میں نے اکثر یہ عمل اطفال خردسال پر کیا ہمیشہ بحمدہ تعالیٰ مجرب پایا۔

برائے شفاء مریض

یہ وہی عمل آیات شفاء کا ہے جس کا ذکر ہو چکا۔

ایضاً برائے شفاء مریض

اسم مبارک یا سلام ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھنا مجرب ہے قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ختم واسطے مرزا صاحب قدس سرہ کے پڑھا تھا اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔

برائے حفظ زراعت

اس دعا کو کاغذ پر لکھ کر ایک سفال آب نارسیدہ میں بند کر کے درمیان تختہ اس کشت کے دفن کر دے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا رَزَّاقَ الْعِبَادِ وَیَا خَلَّاقَ الْخَلَائِقِ یَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَیَا مُنْبِتَ الزَّرْعِ فِی الْاَرْضِ وَالنَّبَاتِ وَیَا مُجِیْبَ الدَّعْوٰتِ اِدْفَعْ مِنْ ھٰذَا الزَّرْعِ شَرَّ الْھَوَامِ وَالْوُحُوْشِ وَشَرَّ الْفَارَۃِ وَالْخَنَازِیْرِ الْمُفْسِدَۃِ وَارْزُقْنَا رِزْقًا حَسَنًا وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

برائے دفع خواب پریشان

اس کو لکھ کر گلے میں باندھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا یَحْضُرُوْنَ بِہٖ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

برائے دفع آماس گلو

دن پیر یا جمعہ کے لکھ کر گلے میں باندھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لِیَ اللّٰہُ لِیَ اللّٰہُ ھُوَ یُوْرِکُمْ فِی اللَّوْحِ۔

برائے دفع بواسیر

دن پیر یا جمعہ کے اس کو لکھ کر کمر میں باندھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يَا رَحِيْمَ كُلِّ صَرِيْخٍ وَّ مَكْرُوْبٍ يَا رَحِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

دُعائے یونس علیہ السلام برائے حصول ہر مطلب

شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب میں لکھا ہے کہ واسطے حصول مطلب کے خواہ جلالی ہو یا جمالی یہ دعا حکیم کبریت احمر میں ہے اور اس کو اسم اعظم شمار کیا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ یہ دعاء ذوالنون علیہ السلام کی ہے انہوں نے اس کو شکم ماہی میں پڑھا تھا جو مسلمان اس دعا کو کسی کام کیلئے پڑھتا ہے وہ دعا اس کی قبول ہو جاتی ہے الحق ایں دعوتے است بغایت مجرب التاثیر و نہایت سریع الاثر ست در ہر باب و در ہر امر کہ خواندہ بدین آیۃ کریمہ دعا کنند و مشائخ بر سرعت تاثیر و عدم تخلف آن اجماع و اتفاق دارند و طریق آن بانواع متعددہ ذکر کردہ اند آسان ترین انواع آن ست کہ تا دوازدہ روز بہ نیت حصول مقصود دوازدہ ہزار بار بخواندہ و اگر نتواند یک ہزار و دو صد بار بخواند اول و آخر چند بار درود لازم گیرد یعنی ایک طریق تو یہ ہے کہ بارہ دن تک ہر روز ایک ایک ہزار پڑھے اگر نہ ہو سکے تو ایک ہی دن ہی بارہ سو بار پڑھے اوّل و آخر درود پڑھے ۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ سوا لاکھ بار پڑھے ہر حال قوت و تاثیر میں اس دعا کے کچھ شک و شبہ نہیں ہے کہ کوئی عمل جس کا ثبوت قرآن سے اور حدیث سے اور اقوال مشائخ سے ہو سوا اس دُعا کے نہیں اس کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْتَهٰى جو شخص اس آیت کو ہر دن تین ہزار ایک سو پچیس بار پڑھے گا تو چالیس دن میں سوا لاکھ بار ہو جائے گا ۔ شاہ عبدالعزیز رح نے تفسیر سورہ ن میں لکھا ہے کہ پڑھنا اس آیت کا مشائخ معتبرین سے واسطے دفع ہر غم و اندوہ کے تریاق

مجرب ہے اور اس کے دو طریق ہیں ایک تو یہ کہ سوا لاکھ بار بہیئت اجتماع ایک مجلس میں پڑھے دوسرے یہ کہ ایک شخص تن تنہا اس آیت کو تین سو بار بعد نماز عشاء کے تاریک مکان میں بیٹھ کر ساتھ شرائط طہارت و استقبال قبلہ کے پڑھے اور پیالہ پانی کا بھر کر رکھ لیوے اور لحہ بہ لحہ اس پانی میں اپنا ہاتھ ڈال کر منہ اور بدن پر پھیرتا رہے تین روز یا سات روز یا چالیس روز تک اسی ترتیب سے پڑھے ۔ میں کہتا ہوں حدیث سعد بن ابی وقاص میں فرمایا دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ وَهُوَ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَا اِلٰهَ الخ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ ۔ ابن السنی کا لفظ یہ ہے اِنِّیْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا مَكْرُوْبٌ اِلَّا فَرَّجَ عَنْهُ كَلِمَةُ اَخِيْ يُوْنُسَ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَا اِلٰهَ الخ امام احمد و ترمذی و نسائی و حاکم و بیہقی کا لفظ رفعا سعد سے یہ ہے فَاِنَّهٗ لَنْ يَدْعُوَ بِهَا مُسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ خزینۃ الاسرار میں کہا ہے کہ بعض مشائخ نے مجھ کو خواص آیہ وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا تا آخر آیت اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ سکھائی اور کہا مَنِ اضْطُرَّ فِيْ شَيْءٍ وَعَجَزَ عَنْ تَحْصِيْلِهٖ اَوْ دَفْعِهٖ اَوْ عُزِلَ عَنْ مَنْصَبِهٖ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّنَالَهٗ فَلْيَقْرَأْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَلْمُدَّ كُوْرَةَ بِتَمَامِهَا اِحْدٰى وَ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً بِلَا زِيَادَةٍ وَّلَا نُقْصَانٍ وَّلَا يَفْصِلُ بِكَلَامِ الدُّنْيَا فِيْ اَثْنَاءِ الْقِرَاءَةِ يَقْرَؤُهَا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَيُدَاوِمُ عَلَيْهَا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا بِلَا سَكْتَةٍ مِّنَ الْاَيَّامِ وَاِذَا كَمَّلَ الْاَرْبَعُوْنَ يَوْمًا فَلْيَنْتَظِرِ الْاَمْرَ كَيْفَ يَكُوْنُ هٰكَذَا اَجَازَنِيْ وَقَالَ هِيَ الْمُجَرَّبَاتُ وَبِهِ الْاِذْنُ عَنِ الْحَقِيْرِ لِمَنْ يَّطْلُبُهَا بِالْخَطِّ وَالْقَلَمِ فَلْيُدَاوِمْ عَلَيْهَا بِالْاِعْتِقَادِ التَّامِّ اور بعض اہل خواص نے کہا ہے کہ جو شخص اس دعا کو ہمیشہ ہر دن ہزار

بار پڑھا کرے گا وہ جو مرتبہ پائے گا رزق کی وسعت ہوگی وہم وغم دور ہوگا کشف ضرر فتحیاب خیرات ہو کر شر شیاطین و ظلم سلاطین سے محفوظ رہے گا اور محب کے نزدیک محبوب اور دشمن کے نزدیک مہیب اور ہمیشہ مبسوط رہے گا و باللہ التوفیق چار باب میں باب سوم کو اس ترجمہ سے منعقد کیا ہے در فضائل بعض اعمال کہ قوت آن یقینی ست پھر اس کے ذیل میں فضیلت ایمان و نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج و ذکر خدا کا بزبان و دل مع تخلیہ ظاہرہ باطن و تخلیہ قلب لکھ کر کچھ حال فضیلت تسبیح و تحمید و تکبیر و حوقلہ کا لکھا ہے پھر ذکر اسمائے حسنیٰ کا اجمالاً پھر نفع بعض اسماء خاصہ الٰہی کا واسطے بسط رزق و غنا وغیرہ کے پھر کیفیت تلاوت قرآن کریم کی بتائی ہے پھر سور کے فضائل لکھے ہیں پھر فضیلت استغفار کی عموماً اور سید الاستغفار کی خصوصاً ذکر کی ہے پھر قاعدہ کلیہ واسطے طاعات و عبادات کے لکھا ہے یہ کتاب چار باب اپنے میں خطیب فی المحراب ہے لائق اس کے ہے کہ اطفال خردسال کو ابتداء حرف شناسی زبان فارسی میں پڑھائی جائے اور لوگ منتہی اس کو اپنا دستور العمل مقرر کریں و باللہ التوفیق۔

دعائے حزب البحر

یہ دعا طرف شیخ ابوالحسن علی بن عبداللہ متوفی ۶۵۶ھ ہجری کی منسوب ہے یہ دعا ان کو خواب میں الہام ہوئی تھی اس کا ذکر شعرانی نے منن کبریٰ میں بھی کیا ہے علماء و مشائخ طریق کا اس کے مجرب ہونے پر دفع آفات و قضائے حاجات میں اتفاق ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اس کی شرح لکھی ہے اور فوائد و منافع ذکر کئے ہیں ستر فائدے سے زیادہ اس میں ثابت ہوئے یہ دعا مشتمل ہے اسماء و صفات و افعال الٰہی پر کوئی لفظ اس دعا کا ایسا نہیں ہے جس میں کوئی رائحہ استعانت و استمداد بغیر اللہ کا ہو جو طریق دعوت کا واسطے

اس دعا کے بیان کیا ہے وہ خالی شرائط دشوار سے نہیں ہے لیکن کلمات طیبات اس کے جن کی بنیاد محض توحید خالص پر ہے ایسے مبارک الفاظ ہیں کہ اگر کوئی مخلص حاجتمند وضو ہو کر صدق نیت و حسن طویت و حضور قلب و طہارت باطن کے ساتھ بے دعوت بھی پڑھے گا تو بھی اثر اس کا ضرور ظاہر ہوگا یہ دعا مع مختص شرح ہندوستان طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے حاجت نقل عبارت و بسط کلام کی اس پر نہیں یہ دعا جالب ہر نعمت و دافع ہر نقمت ہے جب یہ دعا بشرائط پڑھی جاتی ہے تو واسطے کشائش رزق و محبت زوجین و زبان بندی اعداء و شفا مریض و تسخیر سلاطین و امراء و محافظت کشتی و ادائے قرض و سلامتی ایمان و نفقہ غیب و حرز سارقان و دفعہ سموم و اوجاع و دفع فکر و افلاس و عمارت باغ و خانہ و دفع سجن و ہزیمت اعداء و ہیبت در دل رعایا و اخلاص از فسق و لہو و دفع خطرات و وساوس و اشراف برخواہر و ازالہ آفت و نصرت بر اعداء و دفع چشم زخم الی غیر ذلک کے حکم اکسیر اعظم و تریاق مجرب کا رکھنے کا ہے و باللہ التوفیق معمولات خانقاہ شمشیر ست انتہٰی۔

فائدہ:

اس جگہ یہ بات ہر دم لائق یاد رکھنے کے ہے جو دعوات مشائخ و اہل علوم سے منقول ہیں اور ان کے فوائد مجربہ نہایت مبالغہ کے ساتھ بیان کیا گیا انہیں پر اقتصار کرنا اور قرآن شریف کی تلاوت اور اس کے آیات سے انتفاع ترک کر دینا اور دعوات ماثورہ و صلوات ثابتہ سے قطع نظر کر کے ترتیبات مشائخ و صیغہائے ساختہ و پرداختہ درود پر قانع مقتصر ہو بیٹھنا کوئی عمدہ کلام لائق نفع تمام و مدح عام نہیں ہے ابلیس پر تلبیس کا ایک فریب یہ بھی ہے کہ اس نے اس حیلہ و فن سے امت اسلام کو اللہ و رسول کے کلام سے روک کر کلام امت پر مشغوف کر دیا اور برکات وحی نبوت سے محروم رکھ کر ایک جہان کو پیر پرست گور پرست بنا دیا اگر یہ لوگ ہمراہ مداومت تلاوت قرآن

اور مواظبت اذکار ادعیہ سنت صحیحہ کے گاہ گاہ ان ترتیبات مشائخ کو بھی جن میں کوئی رائحہ شرک جلی یا خفی کا نہیں ہے استعمال میں لاتے تو اس سے بمراتب بہتر تھا کہ بالکل ترتیبات پر جھک پڑے ہیں اور کتاب و سنت سے علیحدہ جاگرے ملا علی قاری حنفی نے دیباچہ حزب الاعظم میں اربعین اسمی و دعائے قدح وغیرہ سے منع کیا ہے اور محمد بن علی افندی نے کتاب خزینۃ الاسرار اسی غرض سے لکھی ہے کہ لوگ متوجہ طرف تلاوت قرآن حدیث کے ہوں اور ترتیبات مشائخ میں نہ پھنسیں بلکہ ہر مدعائے دینی و دنیاوی اور قضاء حوائج صوری و معنوی کے لئے قرآن و حدیث ہی کا استعمال کریں — و باللہ التوفیق۔

ختم صحیح بخاری برائے دفع جملہ نوازل

اس کتاب مبارک کا ختم کرنا واسطے سفا بیمار و حفظ آفات و حوادث زمان کے بطور رقیہ جائز ہے اس میں کسی کا خلاف منجملہ اہل علم کے معلوم نہیں ہے۔ بلکہ منفعت اس کی قراءت و ختم کے واسطے رفع آفات و حصول سلامت کے مجرب ہے واہذا جب سے یہ کتاب تالیف ہوئی ہے ہر قرن میں اہل علم نے ساتھ اس کے توسل کیا ہے اور کس طرح نہ کرتے کہ بعد کتاب اللہ کے یہ کتب اصح کتب اسلام ہے روئے زمین پر اس کا قاری و متوسل و معتقد و عامل ہر چیز و برکت کے لائق ہے اور جو شخص اس نعمت سے حرمان نصیب ہے وہ خیر کثیر سے محروم ہے شیخ عبداللہ بن ابی جمرہ نے کہا ہے ایک جماعت اہل عرفان جن سے میں نے ملاقات کی ان سب نے مجھ سے بات کہی کہ اِنَّ صَحِیْحَ الْبُخَارِیِّ مَا قُرِئَ فِیْ شِدَّۃٍ اِلَّا فُرِجَتْ وَلَا رُکِبَ بِہٖ فِیْ مَرْکَبٍ اِلَّا نَجَا قَالَ وَکَانَ مُجَابَ الدَّعْوَۃِ قَدْ دَعَا لِقَارِئِیْہِ اور حافظ ابن کثیر رح نے کہا ہے کِتَابُ الْبُخَارِیِّ الصَّحِیْحُ یُسْتَسْقٰی بِقِرَاءَتِہِ الْغَمَامُ وَاَجْمَعَ

عَلٰی قُبُوْلِہٖ وَصِحَّۃِ مَا فِیْہِ اَھْلُ الْاِسْلَامِ ذَکَرَہُ الْقَسْطَلَانِیُّ فِیْ شَرْحِ الْبُخَارِیِّ اور شیخ عبدالحق دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے کہ بسیاری از مشائخ و علماء و ثقات صحیح بخاری را از برائے حصول مرادات و کفایت مہمات و قضائے حاجات و دفع بلیات و کشف کربات و صحت امراض و شفاء مرضی نزد مضائق و شدائد خواندہ اند و مراد ایشان حاصل شدہ و مقصود خود رسیدہ اند وَجَدُوْہُ کَالتِّرْیَاقِ مُجَرَّبًا وَقَدْ بَلَغَ ھٰذَا الْمَعْنٰی عِنْدَ عُلَمَاءِ الْحَدِیْثِ مَرْتَبَۃَ الشُّھْرَۃِ وَالْاِسْتِفَاضَۃِ اِنْتَھٰی بِمَعْنَاہُ اور سید جمال الدین محدث نے اپنے استاد سید اصیل الدین رحمہ اللہ سے حکایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے قَرَأْتُ صَحِیْحَ الْبُخَارِیِّ نَحْوَ عِشْرِیْنَ وَمِائَۃَ مَرَّۃٍ فِی الْوَقَائِعِ وَالْمُھِمَّاتِ لِنَفْسِیْ وَلِلنَّاسِ الْاٰخَرِیْنَ فَبِاَیِّ نِیَّۃٍ قَرَأْتُہٗ حَصَلَ الْمَقْصُوْدُ وَکَفٰی مَطْلُوْبٌ اِنْتَھٰی بالجملہ نفع اس کتاب کی قراءت کا تجربہ علماء محدثین و اہل معرفت وفقہ میں درجہ شہرت و تواتر کو پہنچ چکا ہے اس حد تک کہ جس کا انکار نہیں ہوسکتا یہ وہ کتاب مبارک ہے جس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منام ابو زید مروزی میں درمیان رکن و مقام کے اپنی کتاب فرمائی حَکَاہُ الْقَسْطَلَانِیُّ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ اِنْتَھٰی مُلَخَّصًا مِنْ کِتَابِ ھِدَایَۃِ السَّائِلِ آخر ۱۳۰۰ھ ہجری میں بمقام بصرہ ایک شخص نے حلف کاذب ساتھ صحیح بخاری کے محکمہ قضا میں کیا تھا اسی دن وہ مرگیا یہ خبر صاحب جوائب نے بقید ماہ و سال درج جوائب کی تھی جس طرح قرآن شریف کے تیس پارے ہیں اسی طرح اہل علم نے صحیح بخاری کو بھی تیس پاروں پر تقسیم کیا ہے تو جس قاعدے سے ختم قرآن شریف کا سات دن میں یا تیس دن میں اسی طرح بمقتضائے حال وقت اس کتاب کیا جاتا ہے کا ختم بھی کرنا چاہیے میں نے کسی کتاب میں صراحت ترکیب ختم کی نہیں پائی فقط یہ پایا

کہ اس کا ختم کذا وکذا نفع دیتا ہے بہر حال باوضو ہو کر منہ طرف قبلے کے کر کے ساتھ خضوع وخشوع وحضور دل کے خود پڑھے یا کسی اور کو حکم کرے خواہ ایک شخص ختم کرے یا ایک جماعت پڑھے نفع اس کا متیقن ہے وللہ الحمد۔

برائے دردِ سر

شعرانی نے طبقات کبرے میں بذیل ترجمہ احمد بن ابی الحواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کیا ہے وکان يَقُولُ عَلَّمَنِيَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رُقْيَةً لِلْوَجَعِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَكَ وَجَعٌ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى الْمَوْضِعِ وَقُلْ بِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ فَلَمْ أَقُلْهَا عَلَى الْوَجَعِ فَيَذْهَبُ لِسَاعَتِهٖ انتہٰی۔

برائے ردِّ گم شدہ

شعرانی نے طبقات میں بذیل ترجمہ محمد بن ابراہیم زجاجیؒ نے لکھا ہے وکان يَقُولُ مِمَّا جَرَّبْنَاهُ لِرَدِّ الضَّالَّةِ اللّٰهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ اجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ضَالَّتِيْ وَيَقْرَءُ قَبْلَهُ سُوْرَةَ وَالضُّحٰى ثَلٰثًا قَالَ وَقَدْ وَقَعَ مِنِّيْ فَصٌّ فِيْ دِجْلَةَ فَدَعَوْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ الْفَصَّ فِيْ وَسْطِ أَوْرَاقٍ كُنْتُ أَتَصَفَّحُهَا انتہٰی یہ دونوں اعمال دردِ سر ورد ضالہ میری کتاب خیر الخیرہ میں بھی مذکور ہیں۔

برائے دیدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در خواب

جو شخص سورہ کوثر کو شب جمعہ میں ہزار بار پڑھ کر حضرت محمدؐ پر درود بھیجے گا وہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا خزینۃ الاسرار میں کہا ذا أنا جَرَّبْتُهَا هٰذِهِ الصِّيْغَةَ وَهِيَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ وَكَثِيْرٌ مِنَ الْإِخْوَانِ جَرَّبُوْا سُوْرَةَ الْكَوْثَرِ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَرَاٰهُ فِي الْمَنَامِ اور بعض مشائخ نے کہا ہے جو شخص نصف شب جمعہ کو سورہ قریش ہزار بار پڑھ کر باوضو سوے گا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا اور اس کا ہر مقصود حاصل ہوگا اس کو مجرب عظیم کہا ہے صاحب خزینۃ الاسرار نے اپنا دیکھنا حضرت محمدؐ کو ۱۲۷۶ھ میں نقل کیا ہے اور کہا ہے بعض لوگ جو حضرت کو ساتھ نقصان شمائل شریفہ کے دیکھتے ہیں یہ امر راجع ہے طرف حال رائی کے کہ وہ استقامت میں متغیر الحال ہوتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثل آئینہ کے ہیں۔

صلوٰۃ تنجینا

شیخ اکبر نے اس صیغہ درود کو ایک کنز کنوز عرش سے بتایا ہے اور کہا ہے کہ جو شخص اس کو جوف لیل میں ہزار بار پڑھے گا اس کی حاجت دنیاوی و دینی بہت جلد درجہ اجابت کو پہنچے گی جیسے برق خاطف یہ درود تریاق جسم واکسیر اعظم ہے امام بونی و محمد بن سلیمان جزولی صاحب دلائل الخیرات نے اس کے اسرار ومنافع بہت بیان کئے ہیں۔ مولوی قطب الدین دہلوی کو اجازت اس صیغہ کی یوں تھی کہ ہر روز ستر بار واسطے قضائے حوائج کے پڑھے۔ انہوں نے اجازت اس کی عام دی ہے صیغہ اس صلوٰۃ کا یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْأَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ

مِنَ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنْتَهٰى بعض مشائخ نے کہا ہے جو کوئی اس درود شریف کو شب میں ہزار بار پڑھے گا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا اور اس کے سارے حوائج پورے ہوں گے بعض کا لفظ یہ ہے۔
مَنْ قَرَءَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَلْفَ مَرَّةٍ فَرَّجَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَبَلِيَّتَهٗ بِبَرَكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لفظ نجینا تخفیف و تشدید دونوں طرح پر مروی ہے قرآن پاک میں بھی یہ مادہ بذکر دعا یونس علیہ السلام دونوں بات سے آیا ہے۔
وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

صلوٰۃ تفریجیہ قرطبیہ

اس کو مغاربہ صلوٰۃ ناریہ کہتے ہیں اس لئے کہ جب یہ درود ایک مجلس میں واسطے تحصیل مطلوب یا دفع مرہوب کے بعدہ ۴۴۴۴ پڑھی جاتی ہے تو وہ مقصد سرعت میں مثل نار کے حاصل ہوتا ہے والہذا اس کو اہل اسرار مِفْتَاحُ الْكَنْزِ الْمُحِيْطِ لِنَيْلِ مُرَادِ الْعَبِيْدِ کہتے ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے خواص اس عدد کے ذکر کئے ہیں اور کہا ہے اِكْسِيْرٌ فِي سَبَبِ التَّاثِيْرِ اور اس عدد سے چار ہزار چار سو چوالیس بار پڑھنا ہے صیغہ اس درود کا یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِي كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ قرطبی نے جو شخص اس درود کو ہر روز اکتالیس بار یا سو بار زیادہ بار پڑھا کرے گا اللہ تعالی اس کے ہر ہم وغم کی تفریج اور ہر کرب وضر کا کشف کرے گا اور اس کا کام آسان اور اس کا حال اچھا

اور اس کا رزق وسیع ہو جائے گا ابواب حسنات وخیرات کے اس پر مفتوح ہو جائیں گے حوادث دہر شر نکبات جوع وفقر سے امن میں رہے گا اس کی محبت لوگوں کے دل میں ہوگی وہ جو چیز اللہ سے مانگے گا وہ ملے گی انتہی شیخ محمد تونسے کہتے ہیں جو شخص اس درود کو ہر روز گیارہ بار پڑھے گا گویا آسمان سے رزق اترتا ہے زمین سے رزق اگتا ہے امام دینوری نے کہا ہر روز گیارہ بار پڑھنے سے مراتب علیہ ودولت غفیرہ حاصل ہوگی اور اگر تین سو تیرہ بار واسطے کشف اسرار کے پڑھے گا تو مراد سے زیادہ دیکھے گا اور اگر ہر روز سو بار پڑھے گا تو غرض کو فوق المراد پائے گا۔

فائدہ:

صیغے درود ہائے ماثورہ کے قریب تیس کے ہیں جن کو مع سند کے کتاب نزول الابرار میں لکھا گیا ہے اہل تفسیر وحدیث نے کہا ہے کہ صلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل عبادات واحسن حالات واعظم قربات واشرف مقامات ہے ادب درود شریف کا یہ ہے کہ اس میں نام پاک اللہ اور اسم مبارک محمدؐ اور لفظ آل واصحاب ہو ایک درود سلام کا مکرر پڑھنا ذکر صلوات متعددہ سے افضل ہے بعض خواص نے کہا ہے حُذِ حَرْفًا تُلِ اَلْفًا اور اثنا صلوٰۃ میں لفظ صلوۃ وسلام معاً ذکر کرے اور واسطے تکثیر ثواب کے اسم عدد بھی ذکر کرے جس طرح حدیث میں درباره تسبیح وغیرہ آیا ہے سبحان اللہ عدد کذا وکذا یہ سب آداب صلوٰۃ ناریہ میں بحمدہ تعالی موجود ہیں غرضکہ بعد تلاوت قرآن وذکر خدا کے کوئی وظیفہ ودعا بہتر درود شریف سے نہیں ہے اس مسئلے کا بیان جیسا کہ کتاب نزول الابرار میں ہے ویسا کسی دوسری کتاب میں ہے۔

برائے کشف وقائع آئندہ

قول جمیل میں لکھا ہے بعض مشائخ نے کہا جس کا ہم نے تجربہ کیا ہے وقائع

آئندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت میں اعتکاف کرے اور نہا کر اپنا اچھا لباس پہنے اور خوشبو مل کر مصلے پر بیٹھے اور ایک کھلا مصحف اپنی داہنی طرف اور ایسا ہی ایک بائیں طرف اور اسی طرح ایک اپنے سامنے اور ایک اپنے پیچھے رکھے پھر اللہ تعالیٰ سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلاں واقع کو اس پر ظاہر فرما دے پھر ذات کا ذکر شروع کرے بے آنکھ بند کئے تو ایک بار داہنی مصحف پر ضرب لگائے اور ایک بار بائیں پر اور ایک بار پیچھے اور ایک بار سامنے یہاں تک کہ اپنے دل میں کشائش و نور کو پائے سات دن یا مانند اس کے اس پر مداومت کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اس پر کشف حال ہوگا شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ بعد اس کے فرماتے ہیں۔ قُلْتُ هٰذَا مَاقِيْلَ وَفِيْ قَلْبِيْ مِنْهُ شَيْءٌ لِمَا فِيْهِ مِنْ اِسَاءَةِ الْاَدَبِ بِالْمُصْحَفِ اِنْتَهٰى۔ مولوی قطب الدین دہلوی مرحوم نے کہا ہے کہ حضرت مؤلف نے سچ فرمایا اس کیا کیا حاجت ہے اصل مقصود تو استخارہ مسنونہ سے بھی حاصل ہوتا ہے۔ انتہی میں کہتا ہوں یہ امر داخل رسوم مشائخ ہے اصل اس کے لئے جہد کرنا کچھ نافع نہیں بلکہ مضر ہے و لہٰذا شاہ صاحب نے وصیت نامہ میں فرمایا ہے کہ نسبت صوفیہ غنیمت کبری است در رسوم ایشان ہیچ نے ارزد انتہی پھر اس کے بعد کہا ہے کہ ہمارے والد نے واسطے کشف وقائع کے یہ بات اختیار کی ہے کہ اللہ کا ذکر ان تین نام سے کرے یا علیم یا مبین یا خبیر با شروط مذکورہ باستثنائی وضع مصاحف انتہی اگرچہ یہ طریقہ طریق اول سے بہتر ہے لیکن اَلصَّبَاحُ يُغْنِيْ عَنِ الْمِصْبَاحِ ہم کو کچھ ضرور نہیں ہے کہ ہم سنت صحیحہ مامور بہا کو در بارہ استخارہ ماثور ترکیب کرے دوسرا طریقہ اختیار کریں۔

برائے کشفِ ارواح

مشائخ قادریہ نے کہا ہے جو طریقہ واسطے کشف ارواح کے جارا مجرب ہے

وہ یہ ہے کہ ہمراہ خلوت و لباس پاک و غسل خوشبو کے مصلیٰ پر بیٹھ کر داہنی طرف سبوح کی ضرب لگائے اور بائیں طرف قدوس کی اور آسمان میں رب الملائکہ اور دل میں والروح کی انتہی۔

برائے حصول امر مشکل

امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے واسطے شروط مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ ہے کہ تہجد کی نماز پڑھے جس قدر اس کے واسطے مقدور ہو پھر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگائے اور بائیں طرف یا وہاب کی اسی طرح ہزار بار کرے۔

برائے انشراح خاطر و دفعِ بلا

بلاؤں کے دور کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل میں لگائے اور لا الٰہ الا ہو کی اس طرح ضرب لگائے جس طرح نفی اثبات میں بیان کیا گیا ہے اور الحی کی ضرب داہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائیں طرف لگائے۔

برائے شفاءِ مرض وغیرہ

جب اللہ سے دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشائش رزق یا مغلوبی دشمن کا تو اسم الٰہی کا موافق اپنی حاجت کے اسمائے حسنیٰ میں سے لے کر اس نام کو دو ضرب یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے مثلاً یوں کہے يَا شَافِيْ يَا صَمَدُ اَوْ يَا رَزَّاقُ اَوْ يَا مُذِلُّ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

ربطِ قلب شیخ

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم دل کا لگانا اور گانٹھنا ہے مرشد کے ساتھ محبت و تعظیم کی صفت پر اور اس کی صورت کا ملاحظہ کرنا شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں قُلْتُ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی مَظَاهِرَ کَثِیْرَةً فَمَا مِنْ عَابِدٍ غَبِیًّا کَانَ اَوْ ذَکِیًّا اِلَّا وَقَدْ یَجِدُ اٰیَةً صَارَ مَعْبُوْدًا لَّهٗ فِیْ مَرْتَبَتِهٖ وَلِهٰذَا السِّرِّ نَزَلَ الشَّرْعُ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالْاِسْتِوَاءِ عَلَی الْعَرْشِ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی بَیْنَهٗ وَبَیْنَ قِبْلَتِهٖ وَسَأَلَ جَارِیَةً سَوْدَاءَ فَقَالَ اَیْنَ اللّٰهُ فَاَشَارَتْ اِلَی السَّمَاءِ فَسَأَلَهَا مَنْ اَنَا فَاَشَارَتْ اَرْسَلَكَ فَقَالَ هِیَ مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَلَیْكَ اَنْ لَّا تَتَوَجَّهَ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ وَلَا تَرْتَبِطَ قَلْبَكَ اِلَّا بِهٖ وَلَوْ بِالتَّوَجُّهِ اِلَی الْعَرْشِ وَتَصَوُّرِ الَّذِیْ وَضَعَهٗ عَلَیْهِ وَهُوَ اَزْهَرُ اللَّوْنِ کَمِثْلِ لَوْنِ الْقَمَرِ اَوْ بِالتَّوَجُّهِ اِلَی الْقِبْلَةِ کَمَا اَشَارَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَکُوْنُ کَالْمُرَاقَبَةِ لِهٰذَا الْحَدِیْثِ اِنْتَهٰی یہ عبارت مبارک دلیل واضح ہے اس بات پر کہ تصور شیخ وقت عبادت اور ربط قلب باشیخ ایک طرح کا شرک خفی ہے اور اس عبارت میں یہ ارشاد ہے کہ عبادت میں کوئی شے بھی سوا اللہ واحد کے قبلہ توجہ ہو خواہ نور عرش ہو یا اور کچھ میں کہتا ہوں آیہ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا باشارۃ النص نافی ناہی ہے تصور شیخ سے ولیکن اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں۔

برائے کشف قبور و استفاضہ بدال

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ جب قبرستان میں جائے۔ سورہ اِنَّا فَتَحْنَا دو رکعت میں پڑھے پھر سامنے میت کے ہو کر قبلہ کو پشت دے کر بیٹھے پھر سورہ ملک پڑھے اور اللہ اکبر ولا الہ الا اللہ اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جائے پھر کہے یارب یارب اکیس بار پھر کہے یاروح اور اس کو آسمان میں ضرب کرے اور یاروح الروح کی ضرب دل میں لگائے یہاں تک کہ کشائش و نور پائے پھر منتظر رہے اس کا جس کا فیضان صاحب قبر سے ہو اس کے دل پر انتہی یہ طریقہ قول جمیل میں ذکر کیا ہے لیکن اس پر کچھ تکلم نہیں کیا ظاہر عبارت اس امر کو مفید ہے کہ یہ کشف قبور اس لئے نہیں ہے کہ تنعیم و عذاب میت کا معلوم کرنا منظور ہے بلکہ واسطے فیض لینے کے میت صالح سے ہے سو ہرچند ایک جماعت کثیر مشائخ کا اس پر اتفاق ہے اور وہ اپنا تجربہ بتلاتے ہیں لیکن ادلہ شرع سے اس کا رائحہ تک نہیں ملتا بلکہ سنت صحیحہ سے خلاف اس کے ثابت ہوتا ہے حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے۔ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَهٗ رواہ مسلم پس جبکہ نص قطعی سے ثابت ہو چکا کہ بعد موت کے عمل منقطع ہو جاتا ہے تو افادہ و افاضہ بھی بالیقین نہیں ہو سکتا اس لئے کہ یہ عمدہ عمل ہے اور تین چیزیں جن کا استثنا کیا ہے وہ عمل خارجی میت کا ہے نہ عمل قلب اور اس بات سے کہ تعلق روح کا اپنے مدفن سے رہتا ہے گو روح اپنے مقر میں ہو یہ بات لازم نہیں آتی ہے کہ وہ اپنے تعلق کی وجہ سے عاقل و مفید ہو بلکہ وہ تو اپنے کسی حال کی اطلاع تک بھی احیاء کو نہیں کر سکتے پھر فیض رسانی کا کیا ذکر ہے حدیث ابن عباس میں آیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا ہے

تمہارے بھائی جب دن احد کے شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحیں جوف میں سبز پرندوں کے رکھیں وہ پرندے انہار جنت پر آکر جنت کے میوے کھاتے ہیں سونے کی قندیلوں میں جو عرش کے نیچے لٹکتی ہیں زیر سایہ عرش جگہ پکڑتی ہیں انہوں نے جب مزہ کھانے پینے کا پایا اور خواب گاہ پاکیزہ پائی تو کہا مَنْ يُّبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّا اَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ لِئَلَّا يَزْهَدُوْا فِي الْجَنَّةِ وَلَا يَنْكُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا اَنَا اُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ الآية رواہ ابوداؤد یہ حدیث نص صریح ہے اس بات پر کہ وہ باوجود اس ترقی درجہ و علو منصب کے اخبار سے اپنے حال کے عاجز رہے اس لئے بعد موت کے عمل ان کا بالکل منقطع ہو گیا تھا حالانکہ مرتبہ شہادت کا فوق مرتبہ ولایت ہے پھر ولی سے بعد موت کے فیض و فائدہ لینا اور ان کا فیاض ہونا کس طرح ہو سکتا ہے اور اگر یہ بات ممکن ہے تو سب سے زیادہ احق ساتھ استفاضہ واستفادہ کے ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ ہیں ان کی ارواح سے فیضیاب ہونا چاہیئے اور اگر یہ استفادہ بسبب کم مائگی و کم رنگی مستفید کے نہیں ہو سکتا ہے تو یہ بات خلاف واقع ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہؓ کے حیات میں اہل کفر و فسق حاضر ہو کر استفادہ کرتے تھے حالانکہ ان کو مناسب باطنی بالکل نہ تھی غرضیکہ یہ دعویٰ مشائخ کا طریق شرع پر ثابت ہونا یا فعل قرون مشہود لہا بالخیر سے اس کا پایا جانا یا سلف صلحا سے اس کا نظیر صحیح ملنا بہت مشکل ہے ہمارے نزدیک ایسے مسائل و مکاشفات میں توقف کرنا سلوک سبیل سلامت ہے اوپر گذرا ہے اوپر گذر چکا کہ محدث دہلوی نے ربط قلب بالشیخ اور تصور شیخ دونوں کو ناپسند کیا ہے اور خلاف ظاہر شریعت سمجھا ہے اور یہ تو اس سے بھی بڑھ کر بات ہے حالانکہ سارے مشائخ و قدماء صوفیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ طریقہ باطن مشید بکتاب وسنت ہے اور

جو طریقت کہ خلاف شریعت کے وہ مقبول نہیں واللہ اعلم۔

صلوٰۃ معکوس

قول جمیل میں کہا ہے وَلِلْجِشْتِيَّةِ صَلٰوةٌ تُسَمّٰى صَلٰوةَ الْمَعْكُوْسِ لَمْ نَجِدْ مِنَ السُّنَّةِ وَلَا اَقْوَالِ الْفُقَهَاءِ مَا نُشَدِّدُهَا بِهٖ فَلِذٰلِكَ حَذَفْنَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

صلوٰۃ کن فیکون

یہ نماز بھی نزدیک چشتیہ کے ہے اس کا یہ نام اس لئے رکھا ہے کہ مطلب برآری میں اس کی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہوتی ہے جس کو سخت حاجت پیش آئے وہ بدھ جمعرات جمعہ کی راتوں میں دو رکعت ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ یکبار اور قل ہو اللہ احد سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں فاتحہ سو بار اور قل ہو اللہ احد یکبار اور سو بار یوں کہے اے آسان کنندہ دشوار یہاں والے روشن کنندہ تاریکیہا پھر سو بار استغفار اور سو بار درود شریف پڑھے اور حضور دل سے دعا مانگے جب تیسری رات ہو تب بھی اسی طرح کرے پھر پگڑی ٹوپی کو سر سے اتارے اور اپنی آستین کو اپنی گردن میں ڈالے اور روئے اور اللہ سے پچاس بار مانگے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعا قبول ہوگی انتہی ما فی القول الجمیل آستین کا گردن میں ڈالنا مثل تحویل ردا کے نماز استسقاء میں سمجھا گیا ہے مطلب اظہار تضرع اور گردش اشعار حاصل ہے پس لیکن سنت صحیحہ اس نماز سے ساکت ہے اور بظاہر اس نماز میں کوئی فعل نامشروع پایا نہیں جاتا بلکہ ایک مجموعہ اعمال متفرقہ ذکر و دعا کا جن کی اصل سنت میں موجود ہے واللہ اعلم۔

برائے سلب مرض

بیمار کا دور کرنا یوں ہوتا ہے کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور جانے کو یہ بیماری مجھ میں ہے اور اس پر ہمت کو جمع کرے اس طرح پر کہ اس کے دل میں کوئی خطرہ نہ آئے سوائے اس تصویر کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف آجائے گی اور وہ اچھا ہو جائے گا قول جمیل میں کہا ہے وَهٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ فِیْ خَلْقِہٖ انتھٰی مولانا عبدالعزیز دہلوی میں نے کہا کہ سلب مرض دو طریقے ہیں ایک یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف بخشوع دل متوجہ ہو اور زبان سے بھی کہے یَا مَنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ اور اس مناجات و تفرع کے درمیان میں کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلائے معصیت زائل ہو جائے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو حضرت مصنف نے ارشاد کیا ہے انتہی مرزا مظہر جانجانان رحمہ اللہ نے فرمایا ہے فائدہ سلب آنست کہ تصور نماید کہ با نفسے کہ اندروں میرود عوارض جسمانی شخص از قالب اومے براید و کشیدہ میشود و با نفسے کہ بیروں مے آید تصور نماید کہ آں عوارض معہودہ جسمانی برروئے زمین مے افتد و از اندروں سلب کنندہ بیروں مے آید تا صاحب سلب متاثر و متاذی نگردد مریض را پیش رو نشانندہ بقدر پانصد نفس سلب مرض باید کرد انتہی یہ ترکیب ہا و رہائے ہر دو ترکیب مذکور ہے۔

برائے اشراف بر خواطر

دل کی باتوں کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر طرح سے خالی کر کے اپنے نفس کو اس شخص کے نفس تک پہنچائے پھر اگر اس کے دل میں کچھ

کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق انعکاس تو یہ وہی بات اس کے دل کی ہے کذا فی القول الجمیل اس کے بعد قول جمیل میں طریقہ کشف وقائع آئندہ کا طریقہ مشائخ پر لکھا ہے کہ بذریعہ ہاتف یا واقعہ فی الیقظہ یا رؤیا فی المنام کے ہوتا ہے پھر طریقہ دفع بلائے نازل کا بیان کیا ہے صاحب ضرورت طرف کتاب مذکور کے رجوع کرے۔

تَنْبِیْہٌ: میں نے رسالے میں انہیں اعمال کو ضبط کیا ہے جو نہایت صحت و قبول و شہرت کے ساتھ ماثور ہیں اور اکثر اعمال کی بنیاد آیات کتاب اللہ یا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اور وہ اعمال جو مشائخ طریقت سے منقول و معمول بہا ہیں ان میں سے چند اعمال صحیح و مجرب کو اخذ کر کے لکھا ہے اور جن اعمال کو ترک کر دیا ہے اس وجہ سے کہ ان میں طول عمل تھا یا مجرب ہونا ان کا معلوم نہیں ہے یا صورت شرعی سے بعد پایا جاتا تھا وہ بے گنتی ہیں ؎

اگر جملہ را سعدی انشا کند　　مگر دفترے دیگر املا کند

ان اعمال کے بجالانے میں وجود اثر کا اسی وقت متحقق ہو سکتا ہے کہ عامل متقی اور معمول بہ معتقد ہو جن اشخاص اہل علم و مشائخ طریقت سے یہ اعمال ماثور ہیں وہ سب اہل تقوی اور صاحب نسبت تھے یہی وجہ ہے کہ ان کا عمل تخلف نہ کرتا تھا اب اہل فسق ان اعمال کو ساتھ قلب غافل اور قالب عاطل کرتے ہیں تو اثر کامل نہیں پاتے اور کبھی بالکل اثر نہیں پاتے اسی لئے یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ اعمال مؤثر نہیں ہیں حالانکہ یہ قصور اعمال کا نہیں ہے بلکہ اعمال کا ہے عمل کو محل قابل میسر نہیں آتا اثر ظاہر ہو تو کس طرح ہو قرآن پاک کے حق میں جو فرمایا ہے یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ محل ناقابل میں نفع ظاہر نہیں ہوتا ورنہ قرآن شفائے محض ہے بلکہ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اہل ضلال کثرت سے ہیں اسی طرح حال ہر دعا نافع کا ہے کہ کثرت فسق کی وجہ سے اس کی تاثیر ظاہر نہیں ہوتی واللہ اعلم۔

فصل

(بیان اعمال حیاۃ الحیوان کے)

طبرانی نے معجم اوسط میں باسناد صحیح ابی مرینہ دارمی سے روایت کیا ہے کہ دو مرد اصحاب نبی صلعم سے جب ملاقات کرتے تو جدا نہ ہوتے یہاں تک کہ ایک دوسرے پر وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ نہ پڑھے۔

برائے انجاح حاجت

شیخ شہاب الدین احمد بونی نے کتاب سر الاسرار میں ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ جس کسی کو کوئی حاجت ہو وہ چہار شنبہ پنجشنبہ و جمعہ کو روزہ رکھے پھر جمعہ کے دن طہارت کرکے مسجد جامع میں جائے اور کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اَلَّذِیْ مَلَاَتْ عَظْمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَبْصَارُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُعْطِیَنِیْ مَسْئَلَتِیْ وَتَقْضِیَ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ اور بعد لفظ حاجتی کے حاجت کا لے ھُوَ سِرٌّ لَّطِیْفٌ مُّجَرَّبٌ انتہی میں کہتا ہوں کہ یہ ذکر مشتمل ہے اکثر الفاظ اسم اعظم پر ہے۔

برائے حصول قوت بر طاعت و رؤیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

جو شخص بعد نماز جمعہ کے طہارت کامل پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۳۵ بار لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو طاعت پر قوت اور برکت پر معونت دے گا اور ہمزات شیاطین سے کفایت کرے گا اور اگر وہ ہر دن وقت طلوع آفتاب کے بحالت درود خوانی اس بطاقہ میں مدام نظر کیا کرے گا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کثرت سے خواب میں دیکھے گا۔ وَھُوَ سِرٌّ لَّطِیْفٌ مُّجَرَّبٌ۔

برائے نجاۃ روز قیامت و حیات قلب

امام احمدؒ نے رب العزت کو ۹۹ بار خواب میں دیکھا کہا اگر بار دگر پھر دیکھوں گا کچھ سوال کروں گا دیکھا تو پوچھا کہ اے رب لوگ دن قیامت کو بسبب کس چیز کے نجات پائیں گے فرمایا جو شخص ہر بکرہ و عشی کو تین بار یہ ذکر کرے گا ناجی ہوگا۔ سُبْحَانَ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ مَنْ رَفَعَ السَّمَآءَ بِغَیْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰی مَآءٍ جَمَدٍ سُبْحَانَهٗ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَهٗ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ پھر امام احمدؒ نے کہا کہ جو شخص ہر دن درمیان نماز فجر و صبح کے چالیس بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْاَلُكَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ کہے گا اللہ اس کے دل کو زندہ کرے گا جس دن کہ دل مریں گے انتہی۔ میں کہتا ہوں یہ الفاظ بھی مشتمل ہیں اسمائے عظام پر وللہ الحمد۔

برائے حفظ ایمان تاقیامت

ابن عمرؓ سے رفعاً مروی ہے کہ جو کوئی یہ چاہے کہ اس کا ایمان محفوظ رہے تاقیامت وہ ہر دن بعد سنت مغرب کے قبل تکلم دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے اخلاص چھ بار اور معوذتین ایک ایک بار پڑھے پھر سلام پھیرے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس پر ایمان کو محفوظ رکھے گا یہاں تک کہ وہ دن قیامت کے ایمان کے ساتھ اپنے رب کے پاس آئے گا راوی نے کہا وَهٰذِهٖ فَائِدَةٌ عَظِيْمَةٌ كَذَا فِي الْبُسْتَانِ وَذَكَرَهُ النَّسَفِيُّ بِسَنَدٍ طَوِيْلٍ لیکن اتنا زیادہ کیا ہے کہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر قبل اخلاص کے پڑھے اور بعد سلام کے ۲۵ بار تسبیح کرے یعنی سبحان اللہ کہے پھر یہ دعا مانگے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَالِمُ مَا اَرَدْتُ بِهَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمَا لِيْ ذُخْرًا يَوْمَ لِقَائِكَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْ بِهِمَا دِيْنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ وَعِنْدَ مَمَاتِيْ وَبَعْدَ وَفَاتِيْ اللہ اس کو سلب ایمان سے امن میں رکھے گا وَهٰذِهٖ فَائِدَةٌ عَظِيْمَةٌ مِنْ اَعْظَمِ الْمُهِمَّاتِ۔

ؔ روی صاحب بُستان العارفین عن ابن عمرؓ قال سالت رسول اللہ صلعم بالذی یحفظ ایمان علی العبد قال من احب ان اللہ یحفظ علیہ الایمان حتی یلقاہ یوم القیامۃ فلیفعل کل لیلۃ بعد سنۃ المغرب رکعتین یقرء فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب مرۃ وسورۃ الاخلاص ست مرات وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس مرۃ ویسلم منہما جمیعا فان اللہ یحفظ علیہ الایمان حتی یوافی بہ یوم القیامۃ زادنی روایۃ اخری ان یقرء انا انزلناہ فی لیلۃ القدر مرۃ قبل قراءۃ قل ہو اللہ احد فاذا سلم سبح اللہ خمس عشرۃ مرۃ قال الشعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ فعلیک یا اخی بالمواظبۃ علی ذلک وامثالہ ولا تمل من خیر تجنی ثمرۃ ذلک سرور یوم القیامۃ والحمد للہ رب العالمین ۔

اسم اعظم

ایک مرد نے صلحاء موحدین میں سے جو صاحب ابراہیم ادہم تھا ان سے کہا کہ مجھے اسم اعظم سکھا دو کہ جب میں ساتھ اس کے دعا کروں قبول ہو جو کچھ مانگوں وہ مجھے ملے فرمایا ان کلمات کو صبح وشام کہا کر ان کے کہنے سے خائف امن میں ہوتا ہے سائل کو اس کا مسئلہ ملتا ہے يَا مَنْ لَّهٗ وَجْهٌ لَّا يَبْلٰى وَنُوْرٌ لَّا تُطْفٰى وَاسْمٌ لَّا يُنْسٰى وَبَابٌ لَّا يُغْلَقُ وَسِتْرٌ لَّا يُهْتَكُ وَمُلْكٌ لَّا يَفْنٰى اَسْاَلُكَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ وَتُعْطِيَنِيْ مَسْئَلَتِيْ بعض علماء نے کہا ہے اسم اعظم دعا یونس علیہ السلام اور یہ کلمات ہیں اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اِنْتَهٰى۔ میں کہتا ہوں یہ کلمات حدیث بریدہ میں رفعاً آئے ہیں اس کو اہل سنن اربعہ نے روایت کیا ہے مگر احد سے تا کفوا احد ذکر کیا ہے۔ رسالہ غراس الجنۃ میں ہم نے بیان اس کا بسط سے لکھا ہے تعیین اسم اعظم میں بہم قول ہیں۔ سب میں راجح تر روئے سند کے یہی حدیث ہے قَالَهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ رح امام نوویؒ سے پوچھا تھا کہ اسم اعظم کیا ہے اور کس سورت میں ہے کہا اس بارے میں احادیث کثیرہ آئی ہیں ابن ماجہ وغیرہ میں ابو امامہ سے رفعاً روایت ہے کہ اسم اعظم تین سورہ میں ہے سورہ بقرہ وآل عمران وطٰہٰ البعض ائمہ متقدمین کہتے ہیں کہ لفظ الحی القیوم ہے کیونکہ وہ بقرہ میں اندر آیۃ الکرسی کے آیا ہے اور اول آل عمران میں وارد ہے اور طٰہٰ کی اس آیت میں ہے وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ دمیری نے کہا وَهٰذَا اسْتِنْبَاطٌ حَسَنٌ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ انتہی۔ میں کہتا ہوں حافظ ابن القیم نے

بھی کتاب باری تبوی میں اسی کو اسم اعظم ٹھہرایا ہے۔

برائے قضائے حوائج

ہمارے شیخ یافعی کہتے ہیں کہ یہ فائدہ مجرب وعظیم البرکۃ ہے واسطے تفریج ہم وغم کے اور ایک سر مخزون مکنون ہے بعد نماز عشاء کے طہارت کاملہ پر ہی جلسہ میں اللہ کا نام لطیف ۱۶ ہزار ۶ سو ۴۱۔ بار پڑھے اور زیادت ونقص سے نہایت درجہ حذر کرے کہ اس میں ابطال سر ہوتا ہے حیلہ اس کی شناخت کا یہ ہے کہ ایک تسبیح لے جن کا شمار ۱۲۹ ہے اس پر اس نام کو ۱۲۹۔ بار پڑھے مقصود ہو جائے گا۔ یہ طریق اقرب طرق مستقیم ہے واسطے معرفت عدد مذکور کے اس لیے کہ شمار اس کے حروف کا چار حرف ہیں ل ط ی ف یہ سب ۱۲۹ ہوئے جب ان کو ان کی مثل میں ضرب دیا تو یہ ۱۶ ہزار ۶ سو ۴۱ بار ہو گئے اور اپنی حاجت کا نام لے وہ انشاء اللہ پوری ہو جائے گی لا محالہ اور ایک سو انتیس بار پھر یوں کہے گا۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ پھر یہ ظالم پر بددعا بھی ہے اور جالب خیر ورزق وبرکت بھی ہے اس کو ہر نماز کے بعد سو بار کہے پھر کہے اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ اور واسطے دفع کید ظلمہ کے یوں کہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ اِلٰى قَوْلِهٖ خَبِيْرُ اور جب قراءت اسم مبارک تمام کر چکے تو یہ دعا مانگے اَللّٰهُمَّ دَبِّعْ عَلَيَّ رِزْقِيْ اَللّٰهُمَّ اعْطِفْ عَلَيَّ خَلْقَكَ اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِيْ عَنِ السُّجُوْدِ لِغَيْرِكَ فَصُنْهُ عَنْ ذُلِّ السُّؤَالِ لِغَيْرِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ شیخ ابو الحسن شاذلی نے فرمایا ہے مُتَمَسِّكًا بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ الْحَمِيْدَةِ تَفُزْ بِسَعَادَةِ الدَّارَيْنِ لَا تَتَّخِذْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ وَلِيًّا وَّلَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَدُوًّا وَّازْدَجِلْ بِزَادِكَ مِنَ التَّقْوٰى فِي الدُّنْيَا

وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنَ الْمَوْتٰى وَاشْهَدْ لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِرَسُوْلِهٖ بِالرِّسَالَةِ وَحَسْبُكَ عَمَلٌ صَالِحٌ وَّاِنْ قَلَّ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَمَنْ كَانَ مُتَمَسِّكًا بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ الْحَمِيْدَةِ ضَمِنَ اللّٰهُ لَهٗ عَزَّ وَجَلَّ اَرْبَعَةً فِي الدُّنْيَا الصِّدْقُ فِي الْقَوْلِ وَالْاِخْلَاصُ فِي الْعَمَلِ وَالرِّزْقُ كَالْمَطَرِ وَالْوِقَايَةُ مِنَ الشَّرِّ وَاَرْبَعَةً فِي الْاٰخِرَةِ الْمَغْفِرَةُ الْعُظْمٰى وَالْقُرْبَةُ الزُّلْفٰى وَدُخُوْلُ جَنَّةِ الْمَاْوٰى وَاللُّحُوْقُ بِالدَّرَجَةِ الْعُلْيَا

برائے صدق ورزق وسلامت وغیرہا

جو شخص چاہے کہ مجھے صدق فی القول کی عادت پڑے وہ قراءت انا انزلنا فی لیلۃ القدر پر مداومت کرے اور اگر چاہے کہ رزق مثل باراں کے برسے تو قراءت قل اعوذ برب الفلق پر مداومت رکھے اور اگر مردم سے سلامت رہنا چاہے قل اعوذ برب الناس ہمیشہ پڑھا کرے اور اگر جلب خیر ورزق وبرکت کا خواہاں ہو تو اس پر مداومت کرے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ هُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ اور سورہ واقعہ وسورہ یٰس پڑھا کرے رزق مثل باراں کے آئے گا اور اگر یہ چاہے کہ خوف وفزع سے امن میں رہے تو یوں کہے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ اس کے بعد دیربی نے بلفظ اِنْ اَرَدْتَ كَذَا فَافْعَلْ كَذَا بہت سے اوراد ذکر کئے ہیں جن کی اصل حدیث سے ثابت ہے ان کا ذکر کرنا اس جگہ چنداں ضروری نہ تھا اگرچہ وہ سب واسطے فوائد دارین کے مقرر ہیں۔

برائے دخول برسلطان جائر

جو شخص پاس بادشاہ کے جائے اور اس سے ڈرتا ہو تو یہ پڑھے۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ۔ یہ پڑھنا واسطے اس کام کے مجرب ہے، وللہ الحمد۔

برائے عدم جوع وعطش

دوام قراءت سورہ لایلاف واسطے اس کام کے مجرب ہے و میری کہتے ہیں وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ مِرَارًا فَصَحَّ۔

برائے تجارت

سورۂ شعراء کو لکھ کر موضع تجارت میں لٹکا دے بیع و شرا بکثرت ہونے لگے گی۔

برائے خوفِ تلف

سورہ قصص کو لکھ کر اس شخص پر لٹکا دے جس سے خوف تلف کا ہے موجب امان ہے و میری نے کہا وَهُوَ سِرٌّ لَطِيفٌ مُجَرَّبٌ۔

برائے دردِ سر

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں گھر میں بعض بنی امیہ کے ایک ڈبہ چاندی کا مقفل

بور ملا اس کے اوپر لکھا تھا۔ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اس کے اندر یہ کلمات تھے۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَبِاللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اسْكُنْ أَيُّهَا الْوَجَعُ سَكَّنْتُكَ بِالَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَبِاللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اسْكُنْ أَيُّهَا الْوَجَعُ سَكَّنْتُكَ بِالَّذِي يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا شافعیؒ کہتے ہیں۔ فَمَا احْتَجْتُ مَعَهُ إِلَى طَبِيبٍ قَطُّ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنَّهُ هُوَ الشَّافِي یہ دلیل ہے اس پر کہ امام صاحب نے اس جگہ عمل فقط وجادت پر کیا انتظار اجازت کا نہ فرمایا۔

ایضاً برائے صداع

ایک ورق سفید پر لکھ کر اس کو محل صداع پر چپکا وے باذن اللہ درد سر دور ہو جائے گا۔ و میری کہتے ہیں۔ صَحِيحٌ مُجَرَّبٌ دمہ مرلہ

ایضاً برائے صداع

ان حروف کو ایک چوب یا پاک مکان میں لکھ کر ایک مسمار سے حرف اول کو بک دابے یہ آیت پڑھے أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اگر صداع ٹھہر جائے تو بہتر ورنہ پھر مسمار کو خوب زور سے دابے اس پر بھی دجائے تو ایک حرف سے طرف دوسرے حرف کی نقل کرے یہاں تک کہ صداع ساکن ہو ضرور ہے

کہ کسی نہ کسی حرف پر اس کو سکون ہو جائے گا وہ حرف یہ ہیں اح اک ک ح ع ح ام ح اور جگہ مسمار کی پیاسی ہے دمیری کہتے ہیں۔ جُرِّبَ ذٰلِکَ مِرَارًا وَیَجْمَعُهَا قَوْلُکَ

اِنِّیْ حَمَلْتُ اِلَیْکَ کُلَّ کَرِیْمَۃٍ	حَوْرَآءَ عَنْ حَظِّ الْمُتَیَّمِ مَاجِنَۃ
فَاَوَائِلُ الْکَلِمٰتِ مِنْهَا مُتَقْصِیٌ	لِصُدَاعِ رَأْسٍ یَافَتٰی قَدْ جُرِّبَتْ

برائے رغبت در اوامر نفرت از منہیات

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فرمایا ہے بسیار گفتن لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ونفی اثبات کلمہ توحید وضرب آن برقلب بشد ومدومد وخواندن سورہائے معوذتین صبح وشام مقید این معنے است واکثار اس کلمہ معوذتین بعد از نماز صبح ومغرب یازدہ یازدہ برائے حفظ از مکائد نفس وابلیس نافع است

برائے عفو جرائم وحسن عاقبت

اکثار استغفار وذکر کلمہ طیبہ وتلاوت آیۃ الکرسی بعد از نماز بسیار مناسب است

برائے سہل شدن سکرات موت

مداومت آیۃ الکرسی وسورہ اخلاص وبرائے دفع عذاب قبر سورہ تبارک بعد از نماز عشاء قبل از خفتن در حدیث آمدہ وہم چنین خواندن سورہ دخان مروی است۔

برائے حفظ آبرو وحرمت

اسم یا عزیز چہل ویکبار خواندہ بر روئے خود در میدان وقت صبح وہر وقتیکہ ارادہ رفتن نزد حاکم باشد مجرب است۔

برائے حفظ از جمیع آفات وبلیات ومکروہات دنیا

سی وسہ آیت بعد از نماز شام باید خواند واگر فرصت نباشد آیۃ الکرسی دہ بار بوقت صبح یَاحَفِیْظُ دو ہزار بار خواندہ وحزب البحر دراین باب مجرب است۔

برائے دفع شر اعدائے دینوی

وقت بیوقت وبیقید طہارت وعدد وشرائط دیگر مداومت این دعا مجرب است وقت خواندن این دعا صورت اعداء در خیال آوردہ سنگ بر سینہ آنہا بزند بسیار مجرب است اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ وخواندن سورہ تبت وسورہ فیل برائے دفع اعداء نیز مجرب است۔

دعائے کرب

برائے مشکلات وصعوبات دینوی دعاء کرب بے طہارت وضو وبے قید عدد دراین باب مجرب است ودعائے این است لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً لِّیْ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اِنْتَھٰی

میں کہتا ہوں یہ ذکر ودعا حصن حصین میں موجود ہے لیکن قدرے تفاوت ہے۔

وِرد برائے وظیفہ دوام

درود باین صورت اگر ہر شب باشد والا شب جمعہ صد بار بمداومت باید کرد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ن النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وبہترین استغفار سید است در وقت خفتن بملاحظہ معانی باید خواند انتہی۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ یہ دعا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ افْعَلْ بِيْ وَبِهِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ افْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

نوع دیگر

سید جلال بخاری فرماتے ہیں اگر فرصت نہ ہو تو بجائے مسبعات عشر کے اس دعا کو سات بار ہر دن ایک بار مع بسملہ پڑھ لیا کرے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔ وَّاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ انتہی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ دعا حزب الاعظم میں قدرے تفاوت سے آئی ہے وللہ الحمد۔

فصل

(اعمال کتاب فتح الملک المجید للشیخ احمد الدیربی رحمۃ اللہ علیہ)

برائے جلب ہر خیر و دفع ہر شر و ترویج بضاعت

بسم اللہ کا بعدد حروف حمل کبیر یعنی ۷۸۶ بار لگاتار چند روز تک پڑھنا واسطے امور مذکورہ کے نافع و محصل ہے۔

برائے محبّت و مودت

بسم اللہ کو سات سو چھیاسی بار پڑھ کر ایک قدح آب پر دم کر کے پلا دے شارب کو محبت شدید ہو جائے گی۔

برائے خصب زرع و صول برکت

ایک دانہ پر سو بار اور ایک بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر زرع میں دفن کر دے وہ جملہ آفات سے محفوظ رہے گی۔

برائے زندگی اولاد

جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو وہ ایک سو ساٹھ بار بسم اللہ الخ لکھ کر اپنے پاس رکھے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی اولاد رہے گی دیربی کہتے ہیں وَقَدْ جُرِّبَ۔

ذٰلِكَ وَصَحَّ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

برائے ہلاک دشمن

دھونی

اس جدول بسم اللہ کو ایک قطعہ رصاص پر لکھے اور بجائے فلاں کے نام دشمن کا لکھے پھر حلتیت و ثوم احمر سے دھونی دے کر قریب آگ کے دفن کر دے جو ہمیشہ جلتی رہتی ہو لیکن آگ رصاص کو نہ لگنے پائے ورنہ معمول ہلاک ہو جائے گا اور عامل سامنے اللہ کے مطالب ہوگا پھر اس دعا کو اس وفق پر پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَهُوَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتْ مِنْ خَشْيَتِهِ الْقُلُوْبُ اَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ فِيْ فُلَانٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ يَرْجِعُ عَمَّا هُوَ فِيْهِ فَاَخُذْهُ وَوَافِقْهُ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَرْجِعُ فَاَنْزِلْ عَلَيْهِ بَلَاءَكَ وَسَخَطَكَ وَغَضَبَكَ وَاَهْلِكْهُ يَا قَاهِرُ يَا قَهَّارُ يَا قَادِرُ يَا مُقْتَدِرُ يَا اَللّٰهُ

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم	فلان
اللہ	الرحمٰن	الرحیم	فلان	بسم
الرحمٰن	الرحیم	فلان	بسم	اللہ
الرحیم	فلان	بسم	اللہ	الرحمٰن
فلان	فلان	اللہ	الرحمٰن	الرحیم

اس دعا کو سات سو بار پڑھ کر سات سو بار دعا کرے ظالم ظلم سے باز آجائے گا۔ یا سریعًا ہلاک ہو جائے گا فَاتَّقِي اللّٰهَ فِيْ ذٰلِكَ كَذَا ذَكَرَهُ الْبُوْنِيُّ فِيْ شَمْسِ الْمَعَارِفِ الْكُبْرٰى۔ صورت وفق بسم اللہ یہ ہے۔ دوسری ترکیب اس کی بونی نے کتاب الرقیم میں یوں لکھی ہے کہ اس کو لوح رصاص پر لکھ کر اور نام مطلوب وسط جدول میں رکھ کر دن جمعہ کے جس ساعت میں چاہے

نرم آگ سے حلتیت ولوبان کا بخور کرے آگ سے علیحدہ رکھے ورنہ معمول لہ ہلاک ہوجائیگا فَاتَّقِ اللّٰہَ اَیُّھَا الْفَاعِلُ وَاعْلَمْ اَنَّ الْعَفْوَ اَعْظَمُ الْوَسَائِلِ زردق رحمہ نے بھی ترکیب اول کا ذکر شرح اسماء حسنیٰ میں کیا ہے مگر الفاظ دعا کے قدرے متفاوت ہیں اور یہ کہا ہے کہ اس نقش کو نگیں پر کندا کرا کے حلتیت و زرنیخ سُرخ سے دھونی دے واللہ اعلم اور یہ لکھا ہے وَاِیَّاکَ اَنْ تَلْحَقَ النَّارُ الْخَاتَمَ فَیَھْلِکَ فَتُحَاسَبَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

برائے سوختن جن

آسیب زدہ کے کان میں سات بار اذان دے پھر فاتحۃ الکتاب و معوذتین و آیۃ الکرسی وسورۂ صافات و آخر سورہ حشر و سورہ طارق پڑھے وہ آگ میں باذن خدا جل جائے گا۔ دیربی نے کہا مُجَرَّبٌ صَحِیْحٌ مَعْمُوْلٌ بِہٖ مِرَارًا وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

برائے حسن حال

غرہ محرم کو فاتحہ تین سو ساٹھ بار مع بسملہ پڑھ کر یہ دعا کرے اَللّٰھُمَّ یَا مُحَوِّلَ الْاَحْوَالِ حَوِّلْ حَالِیْ اِلٰی اَحْسَنِ الْاَحْوَالِ بِحَوْلِکَ وَقُوَّتِکَ یَا عَزِیْزُ یَا مُتَعَالِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ وہ شخص اس سال ہر مکروہ سے محفوظ رہے گا مُجَرَّبٌ وَصَحَّتْ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ذَکَرَہٗ اَبُوْ یَسْرِنِ الْقَطَّانُ عَنِ الشَّیْخِ دمرداش رحمہ

برائے جائی خوفناک

اگر کسی خوف کی جگہ میں ہو تو مع اپنے ہمراہیوں کے زمین پر بیٹھے بعض کی پشت طرف بعض کے ہو پھر ان پر ایک دائرہ سات بار آیۃ الکرسی پڑھتے ہوئے کھینچے پھر یوں کہے وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ وَحِفْظًا مِّنْ کُلِّ شَیْطَانٍ مَّارِدٍ وَحِفْظًا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ وَحَفِظْنٰھَا مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ الرَّجِیْمِ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ یَحْفَظُوْنَہٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ اَللّٰہُ حَفِیْظٌ عَلَیْھِمْ وَمَا اَنْتَ عَلَیْھِمْ بِوَکِیْلٍ اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْھَا حَافِظٌ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ پھر تین بار یا حَفِیْظُ کہے پھر یَا حَافِظُ اِحْفَظْنَا اَللّٰھُمَّ احْرُسْنَا بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاکْنُفْنَا بِکَنَفِکَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ پھر تین بار یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ کہہ کر خاموش ہو جائے اور سب ہمراہی خاموش رہیں اگر ایک امت ثقلین یا ربیعہ و مضر داخل ہوگی تو بھی ان کو نہ دیکھے گی اور نہ ضرر دے گی۔ اور نہ ایذا پہنچائے گی بلکہ اللہ ان کو اس سے مخفی رکھے گا وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِکَ مِرَارًا وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

برائے ہلاک عدو

اکتالیس کنکر لے کر ہر ایک کنکری پر ایک ایک بار سورہ یٰسین پڑھ کر ایک ایک کنکری کو ایک مغاک لطیف میں رکھ کر بہ نیت نام معمول لہ نماز جنازہ پڑھ کر مٹی سے تھوپ دے وہ جلد ہلاک ہو جائے گا ذَکَرَہُ الشَّیْخُ اَبُو الْفَضْلِ ابْنُ

يَعْقُوْبَ وَقَدْ جَرَّبَهُ الْقَائِلُ وَصَحَّ عِنْدَهٗ وَهُوَ ثِقَةٌ ۔

برائے محموم یعنی تپ زدہ

گرہ لگا کے

ایک تاگا کتان کا لے کر اس سورہ الم نشرح پڑھے ہر پر گرہ لگائے یہ نو گرہ ہوں، بائیں ہاتھ پر محموم کے فوق[1] کوع باندھ دے اللہ کے اذن سے جلد تر صحت یاب ہو جائے گا وَقَدْ جُرِّبَ وَصَحَّ ۔

برائے امن مکان

سورہ فیل کو ایک ظرف خام گل قدیم میں لکھ کر اندر گھر وغیرہ کے دفن کر دے وہ موضع مامون رہے گا جب تک کہ یہ ظرف اس میں باقی ہے وَذٰلِكَ مَشْهُوْرٌ مُجَرَّبٌ

برائے دفع دشمن

نماز فجر میں الم نشرح رکعت اول میں اور سورہ فیل رکعت ثانیہ میں پڑھنے سے دشمن کا منہ اس کی طرف سے پھر جائیگا اور کوئی رستہ اس کو اس کی طرف نہ ملے گا سنوسی نے کہا مَنْ لَازَمَ ذٰلِكَ لَا يَصِلُ اِلَيْهِ يَدُ عَدُوٍّ اِنْتَهٰى غزالی نے اس کو جماعت صلحاء اصحاب علو سے باوجود سہولت دوام کے نقل کر کے کہا ہے وَهٰذَا صَحِيْحٌ مُجَرَّبٌ لَا شَكَّ فِيْهِ ۔

ختم سورۂ انعام

برکت اس سورہ جلیل کی ظاہر ہے فضیلت اس کی نصر علی الاعداء و ہلاک

[1] کلائی سے اوپر ۱۲۔

اعداء میں مشہور ہے کثرت سے اس سورت کو پڑھے اور درمیان ہر دو اسم جلالہ کے دعا مانگے پھر بعد فراغ کے دعا کرے دیربی نے دونوں موضع کی دعا معین لکھی ہے اور بعض لوگ اس کو واسطے شفاء مریض کے ۱۴۱ بار ترکیب خاص کے ساتھ پڑھتے ہیں ۔ سنوسی نے کہا ہے کہ واسطے وجع مفاصل و سائر امراض کے اس سورت کو لکھ کر پی لے اور بدن پر ملے تخفیف ہو جائے گی ۔ انتہی ۔

برائے ویرانی باغ وخانہ دشمن

سورہ نمل کو لکھ کر دیوار یا باغ میں لٹکائے سارا باغ برگ وثمر ہو جائے گا اور جس گھر میں لٹکائی جائے گی ایک سال کے اندر ایسے احوال حادث ہوں گے کہ سارے اعداء اجڑ جائیں گے فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فَاعِلُهَا وَلَا يَعْمَلْهَا اِلَّا لِظَالِمٍ یہی خاصیت سورہ نمل کی اسی ترکیب کے ساتھ ہے کہ دشمن کی خانہ ویرانی اور باغ کی خشکی اس کے لکھ کر لٹکانے سے ہو جاتی ہے۔ فَاتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَعْمَلْ لِمُسْتَحِقِّهٖ ۔

برائے کفایت ہم

ہر دن سات بار یہ آیت پڑھے حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اللہ تعالیٰ اس کے مہمات دنیا و آخرت کو کفایت کرے گا خواہ صادق ہو یا کاذب اس کا ذکر بحوالہ حدیث پہلے گذر چکا ہے دیربی کہتے ہیں قِفْ عَلٰى هٰذَا وَاعْتَبِرْ فَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَذْكَارِ مُتَوَقِّفَةٌ عَلَى الصِّدْقِ وَالْخُضُوْعِ وَقَدْ عَمَّتِ الرَّحْمَةُ فِيْ هٰذَا الذِّكْرِ دُوْنَ سَائِرِ الْاَذْكَارِ وَحَصَلَتْ بِهِ الْكِفَايَةُ مِنَ الْهُمُوْمِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَالْاُخْرَوِيَّةِ لِمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ قَدَمٌ فِي التَّوَكُّلِ

فَهٰذِهٖ نِعْمَةٌ لَا يُقْدَرُ قَدْرُهَا وَلَا يُقَامُ بِوَاجِبِ شُكْرِهَا وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ كَذَا ذَكَرَهُ السَّنُوْسِيُّ فِيْ مُجَرَّبَاتِهٖ ۔ میں کہتا ہوں اس کا پڑھنا بعد نماز صبح ونماز مغرب کے سات سات بار حدیث میں آیا ہے اور میں ہمیشہ اس کو پڑھا کرتا ہوں بے شبہ یہ مجرب ہے مجھ کو بخوبی اس کا تجربہ حاصل ہو چکا ہے وباللہ التوفیق اگرچہ اس کی سند حدیث میں قدرے تکلم ہے لیکن تجربہ اس کو صحیح بناتی ہے۔

برائے اذہاب خوف وفزع وہم وغم وحزن

بعد بسم اللہ کے درود لکھ کر آیت اول سورہ آل عمران کی لکھئے یعنی ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ[1] الصُّدُوْرِ دوسری آیت سورہ فتح کی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تا آخر سورہ پھر ان کو اپنے پاس رکھے جمیع احوال میں برکت ہوگی اور اعداء پر نصرت ملے گی ہر ہم وغم دور ہوگا جملہ امراض باطنہ اور ہر الم حادث فی البدن کو نافع ہیں ہر دو آیت میں سارے حروف معجم جمع ہیں ان کو ایک پاک برتن میں لکھ کر دہن دردو زینت طیب یا شیرج سے محو کرکے وماں وطلوع وخراز وثالیل وقروح پر طلا کرے جلد باذن خدا زائل ہو جائیں گے ۔ کما جُرِّبَ مِرَارًا سنوسی نے کہا مجرب صحیح ۔

[1] تمام الآیۃ وطائفۃ قد اھمتھم انفسھم یظنون باللہ غیر الحق ظن الجاھلیۃ یقولون ھل لنا من الامر من شیء قل ان الامر کلہ للہ یخفون فی انفسھم ما لا یبدون لک یقولون لو کان لنا من الامر شیء ما قتلنا ھھنا قل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیھم القتل الی مضاجعھم ولیبتلی اللہ ما فی صدورکم ولیمحص ما فی قلوبکم واللہ علیم بذات الصدور۔

برائے حرز از خوف وفزع از راہزنان

محمد بن سیرین نے اس کا ایک قصہ بیان کیا ہے یہ ۳۳ آیتیں ہیں جو کوئی ان کو رات میں پڑھے گا وہ ہر درندہ و دزد سے اپنے جان ومال واولاد میں محفوظ رہے گا۔ دیربی کہتے ہیں ان کا نام آیات الحرس والحرز ہے وَيُقَالُ اِنَّ فِيْهَا شِفَآءً مِّنْ مِّائَةِ دَآءٍ مِّثْلُ الْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَمَنًّا فِعْهَا لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى میں کہتا ہوں ان آیات کا ذکر قول جمیل میں بھی واسطے زوال اثر سحر وغیرہ کے آیا ہے اور شفاء العلیل میں ان کو گن کر لکھ دیا ہے اور قرطبی نے حکایت مذکورہا نقل کی ہے اور اس رسالے میں طرف اس کی اشارہ گذر چکا ہے ولِلّٰہ الحمد محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ان کو ایک شیخ مفتوح پر پڑھا تھا اللہ تعالیٰ نے ان کی برکت اس کا فالج دور کر دیا وَهِيَ حِجَابٌ عَظِيْمٌ وَّحِرْزٌ جَسِيْمٌ وَمَنْ قَرَءَهَا عِنْدَ جَبَّارٍ اَمِنَ شَرَّهٗ بعض عارفین نے کہا ہے ان کے ہمراہ یہ آیت بھی اضافہ کرے وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ الآیۃ[1] واول سورہ حدید تا قولہ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ[2] اور آخر سورہ توبہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ الآیۃ[3]۔

برائے رفع مصیبت وازالہ کرب وہم

جوف شب میں وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھ کر رو بقبلہ ہو کر اس درود کو ہزار

[1] و اِلٰهُكُمْ اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم۔ [2] سبح للہ ما فی السموٰت والارض وھو العزیز الحکیم الی واللہ علیم بذات الصدور۔ [3] وتمام الآیۃ عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ۔

بار پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَحُلُّ بِھَا عُقْدَتِیْ وَتُفَرِّجُ بِھَا کُرْبَتِیْ وَتُنْقِذُنِیْ بِھَا مِنْ وَحْلَتِیْ وَتُقِیْلُ بِھَا عَثْرَتِیْ وَتَقْضِیْ بِھَا حَاجَتِیْ اللہ تعالیٰ اس مصیبت نازلہ کو جلد دور کر دے فَشُدَّ یَدَیْکَ عَلٰی ھٰذِہِ الذَّخِیْرَۃِ فَمَنَافِعُھَا کَثِیْرَۃٌ قَالَہُ السَّنُوْسِیُّ فِیْ مُجَرَّبَاتِہٖ اِنْتَھٰی وَیَنْبَغِیْ لِلْعَاقِلِ اللَّبِیْبِ اَنْ یُّکْثِرَ مِنَ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَی النَّبِیِّ الْحَبِیْبِ فَاِنَّ ذٰلِکَ جَلْبٌ لِکُلِّ نَفْعٍ وَدَفْعٌ لِکُلِّ ضُرٍّ دُنْیَا وَاُخْرٰی وَبِاللہِ التَّوْفِیْقُ۔

دوائے ہم وغم

شعرانی رحمہ اللہ نے منن کبریٰ میں فرمایا ہے شیخ محدث امام امین الدین قدس سرہ نے مجھ کو یہ حدیث سنائی اور مجھ کو اس کا تجربہ بھی ہو۔ قَالَ حَدَّثَنَا بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَزِیْنًا فَقَالَ یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ مَالِیْ اَرَاکَ حَزِیْنًا فَقُلْتُ ھُوَ ذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ فَمُرْ بَعْضَ اَھْلِکَ یُؤَذِّنُ فِیْ اُذُنِکَ فَاِنَّہٗ دَوَاءٌ لِکُلِّ ھَمٍّ قَالَ عَلِیٌّ فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ فَزَالَ عَنِّیْ اِنْتَھٰی میں نے اس روایت کو کتاب الزاہد تالیف شیخ ابوالحسن بن فرحون مالکی میں بھی دیکھا ہے کہ انہوں نے اس کو بسند متصل روایت کیا ہے اور کہا ہے۔ جَرَّبْتُہٗ فَوَجَدْتُہٗ صَحِیْحًا کَمَا جَرَّبَہٗ جَمِیْعُ رِجَالِ سَنَدِہٖ فَوَجَدُوْہُ کَذٰلِکَ وَلَوْ کَذٰلِکَ اَنَّ اَحَدًا طَعَنَ فِیْ سَنَدِہٖ کَانَ الْعَمَلُ عَلٰی تَجْرِبَۃٍ وَلِلہِ الْحَمْدُ۔

برائے عزل ظالم

اپنے گھر میں شب جمعہ کو بعد نماز عشاء کے طہارت پر داخل ہو کر ہزار بار یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ہر سو بار درود کے اول میں یوں کہے یَا اَللہُ اَسْتَجِیْرُ بِکَ مِنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَۃَ فَخُذْ لِیْ حَقِّیْ مِنْہُ وہ شخص معزول ہو جائے گا اگر والی ملک ہے اور اس پر ویل نازل ہوگا یہ صحیح ومجرب ہے۔

برائے ہلاکِ عدو

تین دن روزہ رکھے ذی روح کو اور جو اس سے نکلتا ہے نہ کھائے تیسرے دن تک ہزار ڈلی نمک کی لے کر ہر ڈلی پر سورہ تبت یدا بغیر بسم اللہ ایک بار پڑھے یہاں تک کہ سو بار تمام کرے اور ہر سو کے اول ایک بار دعا مانگے اسی طرح تمام الف تک کرے پھر ایک سفید چندی میں لپیٹ کر چاہ یا نہر یا کسی اور جگہ میں پھینک دے۔ وہ فی الفور ہلاک ہو جائے گا۔ مُجَرَّبٌ صَحِیْحٌ لَا شَکَّ فِیْہِ فَاتَّقِ اللہَ تَعَالٰی فِیْہِ لِاَنَّہٗ مِنَ الْاَعْمَالِ الْجَلِیْلَۃِ الْمُھْلِکَۃِ فِی الْوَقْتِ وَالسَّاعَۃِ دیر بی نے کہا جُرِّبَ وَصَحَّ وَاعْلَمْ اَنَّہٗ کَمَا یُسْتَجَابُ لَکَ یُسْتَجَابُ عَلَیْکَ ہلاک اس کا موقوف ہے اذابت نمک پر اور جو عزیمت اول میں سو بار کے پڑھی جاتی ہے وہ یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَھْلِکْ عَدُوِّیْ فُلَانَ ابْنَ فُلَانَۃَ کَمَا اَھْلَکْتَ اَعْدَاءَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاقْھَرْ فُلَانَ بْنَ فُلَانَۃَ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ اَللّٰھُمَّ یَا قَاھِرُ یَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ اَھْلِکْ عَدُوِّیْ فُلَانَ ابْنَ فُلَانَۃَ بِحَقِّ سُوْرَۃِ یٰسٓ اَنْبِیَائِکَ

وَبِسِرِّ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ وَبِسِرِّ قَدْرِ جَلَالِكَ وَبِسِرِّ حَقِّ اَسْمَائِكَ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ يَا قَادِرُ يَا قَاهِرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ختم قرآن شریف

بعض علماء نے کہا ہے خَتْمُ الْقُرْاٰنِ لِقَضَآءِ الْحَاجَةِ مُجَرَّبٌ لَا شَكَّ فِيْهِ وَاِنْ قَرَءَهٗ عَلٰى هٰذَا التَّرْتِيْبِ كَانَ اَسْرَعَ لِلْاِجَابَةِ دن جمعہ کے اوّل بقرہ سے آخر مائدہ تک سنیچر کو اوّل انعام سے آخر توبہ تک اتوار کو اوّل سورہ یونس سے آخر سورہ مریم آخر مائدہ تک آخر قصص تک منگل کو عنکبوت سے آخر ص تک بدھ کو زمر سے آخر رحمٰن تک جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک جب ختم کرے سجدے میں جاکر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے وہ باذن اللہ پوری ہوگی۔ یہ طریقہ ختم کا پہلے ہی اس رسالہ میں مفصلاً گذر چکا ہے۔

سبع منجیات

سورہ سجدہ سورہ یٰس سورہ دخان سورہ واقعہ سورہ ملک وہ باذن اللہ بروج بعض اہل علم نے کہا ہے۔ مَنْ دَاوَمَ عَلٰى قِرَاءَتِهِنَّ صَبَاحًا وَّمَسَاءً نَجٰى مِنْ جَمِيْعِ الْاٰفَاتِ وَنَاهِيْكَ بِهٰذَا وَهُنَّ الْمُنْجِيَاتُ۔

برائے نجات از نار

صوفیہ نے کہا ہے جو کوئی کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کو ستر ہزار بار پڑھے گا وہ آگ

دوزخ سے آزاد ہوجائے گا اس نے اپنی جان کو گویا نار سے خرید کرلیا ذَكَرَهُ الْيَافِعِيُّ وَابْنُ عَرَبِيٍّ وَاَوْصٰى بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا لیکن کسی نے حافظ ابن حجر سے پوچھا تھا کہ یہ حدیث کیسی ہے مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سَبْعِيْنَ اَلْفًا فَقَدِ اشْتَرٰى نَفْسَهٗ مِنَ اللّٰهِ صحیح ہے یا حسن یا ضعیف اس کے جواب میں لکھا ہے کہ اَمَّا الْحَدِيْثُ الْمَذْكُوْرُ فَلَيْسَ بِصَحِيْحٍ وَّلَا حَسَنٍ وَّلَا ضَعِيْفٍ بَلْ هُوَ بَاطِلٌ مَّوْضُوْعٌ لَا تَحِلُّ رِوَايَتُهٗ اِلَّا مَقْرُوْنًا بِبَيَانِ حَالِهٖ اِنْتَهٰى هٰكَذَا قَالَهُ النَّجْمُ الْغَيْطِيُّ وَعَقَّبَهٗ بِقَوْلِهٖ لٰكِنْ يَّنْبَغِيْ لِلشَّخْصِ اَنْ يَّفْعَلَهَا اقْتِدَآءً بِالسَّادَةِ وَامْتِثَالًا لِقَوْلِ مَنْ اَوْصٰى بِهَا وَتَبَرُّكًا بِاَفْعَالِهِمْ اِنْتَهٰى میں کہتا ہوں حدیث صحیح میں آیا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ افضل ذکر ہے پھر اور حدیثوں میں حث فرمایا ہے اکثار ذکر پر اس بنیاد کثرت اس ذکر کی بے شبہ افضل اذکار ہوسکتی ہے گو تعیین عدد ثابت نہ ہو جو کوئی عالم اس کلمے کا ہو کر مرجاتا ہے یا کلمہ آخر کلام اس کا ہوتا ہے تو وہ بموجب حدیث صحیح مسلم داخل جنت ہوگا وللہ الفضل والمنۃ۔

برائے امن از سوء خاتمہ

بعد سنت مغرب کے دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ و آیۃ الکرسی و اخلاص و معوذتین پڑھ کر سلام پھیر کر دس بار درود پڑھ کر تین بار یوں کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَوْدِعُكَ دِيْنِيْ فَاحْفَظْهُ عَلَيَّ فِيْ حَيَاتِيْ وَعِنْدَ مَمَاتِيْ وَبَعْدَ وَفَاتِيْ ذَكَرَهُ الدَّمِيْرِيُّ فِيْ حَيٰوةِ الْحَيَوَانِ الْكُبْرٰى میں کہتا ہوں اس کو سنوسی نے بھی اپنی مجربات میں ذکر کیا ہے لیکن اس ترکیب سے ہر رکعت بعد فاتحہ کے انا انزلناہ دو بارہ اور سورہ اخلاص سات بار پڑھے پھر سجدے میں دعائے مذکور مانگے لیکن لفظ دعا کا نزدیک

ان کے بول ہے اللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْتَوْدِعُكَ دِیْنِیْ فَاحْفَظْھُمَا عَلَیَّ فِیْ حَیَاتِیْ وَعِنْدَ وَفَاتِیْ وَبَعْدَ مَمَاتِیْ پھر کہا ہے کہ ھِیَ شِفَآءٌ لِلصُّدُوْرِ السَّقِیْمَۃِ قَالَ بَعْضُ الْعَارِفِیْنَ بِاللّٰہِ مِمَّنْ یَتَکَلَّمُ بِالْمَوَاھِبِ الرَّبَّانِیَّۃِ وَالْعُلُوْمِ اللَّدُنِّیَّۃِ اِنَّ مَنْ دَاوَمَ عَلٰی ھَاتَیْنِ الرَّکْعَتَیْنِ اٰمِنَ مِنْ سُوْءِ الْخَاتِمَۃِ بِفَضْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنْتَھٰی اس کی مثل وہ روایت ہے جو ترمذی سے منقول ہے کہ انہوں نے رب العزۃ کو ہزار بار خواب میں دیکھا ہر بار سوال حسن خاتمہ کا کیا فرمایا چالیس بار اور ایک روایت میں اکتالیس بار یوں کہا کہ بعد نماز فجر کے قبل از صبح یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اِنْتَھٰی میں کہتا ہوں فضائل ان ہر سہ کلمات کے احادیث صحیحہ میں آئے ہیں اگرچہ یہ ترکیب بعینہ وارد نہیں ہے وللّٰہ الحمد۔

برائے التباس امر

امام شافعی کہتے ہیں اگر کوئی امر ملتبس ہو اور انجام اس کا معلوم نہ ہو اور چاہے کہ معرفت اس کی حاصل ہو تو نماز عشاء پڑھ کر پہلوئے راست پر رو بقبلہ لیٹ کر سورہ واللیل والضحٰی والم نشرح سات سات بار پڑھ کر یوں کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا سات بار پہلی رات یا دوسری یا تیسری کوئی شخص اگر اس کو کہہ دے گا کہ مخرج کذا وکذا ہے۔

برائے سکون دریا

وقت ہیجان بحر و طلاطم امواج کے ان حروف کو لکھ کر دریا میں ڈال دے وہ ساکن

ہو جائے گا کھیعص ق الرحمن انتھی ذَکَرَہُ الْغَزَالِیُّ بعض نے کہا ہے کہ یہ احرف نورانیہ چودہ حرف ہیں کھیعص طس حم ق ن وَجَمَعَھَا بَعْضُھُمْ بِقَوْلِہٖ طُرُقَ سَمْعَكَ النَّصِیْحَۃُ عبد الرحمٰن بن عوف ان حروف کو لکھ کر اموال ومتاع میں رکھ دیتے تھے اور بعض علماء وقت رکوب بحر کے ان کو پڑھ لیتے تھے پوچھا تو کہا مَا تُلِیَتْ فِیْ مَوْضِعٍ مِّنْ بَحْرٍ اَوْ بَرٍّ اِلَّا حُفِظَ تَالِیْھَا فِیْ نَفْسِہٖ وَمَالِہٖ وَاُحْصِنَ مِنَ التَّلَفِ وَالْغَرَقِ

حزب البحر

یہ دعا ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ سے ماثور ہے زین العابدین مناوی شرح حزب مذکور میں کہتے ہیں بعض مشائخ راسخین نے کہا ہے اِنَّ التَّاْثِیْرَ مَوْقُوْفٌ عَلَی الْاِجَازَۃِ وَالْاِسْتِیْذَانِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَاْذِنْ فَھُوَ کَالْقَاصِدِ الْجَوَازَ مِنْ غَیْرِ سَفِیْنَۃٍ پھر کہا ہے کہ اس حزب کے لئے ایک اقتصاد وافتتام ہے انتہی دعا مذکور مع اختصام وغیرہ معروف ومشہور ہے شعرانی نے کتاب منن کبریٰ میں نقل کیا ہے۔ وَسَمِعْتُ سَیِّدِیْ عَلِیًّا الْخَوَّاصَ یَقُوْلُ اِیَّاكَ اَنْ تَبْتَدِعَ وِرْدًا فَاِنَّ الْحَقَّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَا یُجَالِسُ عَبْدَہٗ اِلَّا فِیْمَا شَرَعَہٗ نَبِیُّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمَّا اعْتَرَضَ بَعْضُ الْفُقَھَآءِ عَلٰی حِزْبِ سَیِّدِیْ اَبِی الْحَسَنِ الشَّاذِلِیِّ الْمُسَمّٰی بِحِزْبِ الْبَحْرِ قَالَ الشَّیْخُ وَاللّٰہِ لَقَدْ اَخَذْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرْفًا بِحَرْفٍ اِنْتَھٰی فَاِنْ کُنْتَ یَا اَخِیْ مِنْ اَھْلِ ھٰذَا الْمَقَامِ فَابْتَدِعْ لَكَ حِزْبًا وَّاِلَّا فَفِیْمَا وَرَدَ فِی الشَّرِیْعَۃِ غُنْیَۃٌ مِّنْ ذٰلِكَ اِنْتَھٰی۔

برائے عین ونظر

یہ وہی عزیمت ہے جو گذر چکی عَزَمْتُ عَلَيْكَ اَيَّتُهَا الْعَلَقُ اِلٰی اٰخِرِهَا مگر اس کا شروع یوں ہے بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا بَلَاغَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ سو بار پھر فاتحہ پھر یہ دعا اس میں تاگا ناپتے ہیں اگر کم یا زیادہ ہوا تو نظر ہے ورنہ نہیں فلاں میں نے اس کا تجربہ بارہا کیا ہمیشہ صحیح ومجرب پایا وللہ الحمد ۔

تعویذ تپ

اس کو لکھ کر بازو محموم کے باندھ دے باذن خدا جلد صحت ہو جائے گی یہ وہی دعا ہے جس میں ام ملدم آیا ہے در قول جمیل سے نقل ہو چکی ہے اور محرر سطور کے تجربہ میں بارہا آئی ہے وللہ الحمد ۔

وایضاً برائے حمے

آیات تخفیف کو لکھ کر باندھے جلد اچھا ہو جائے گا ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ان سے پہلے بسم اللہ اور آخر میں درود لکھے اور اگر اس آیت کو زیادہ کر دے تو اور بھی احسن تر ہے قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اور اس آیت کو بھی اضافہ کرے رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ قولہ تعالیٰ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور ذکر اس کا مجملاً پہلے بھی ہو چکا ہے ۔

حجاب القرتار والتوابع

ایک حجاب عظیم ہے مثل اس کے ذخائر میں نہیں ملتا بارہا اس کو کیا صحیح پایا ۔ وللہ الحمد ۔ ماہ سوم یا پنجم یا ہفتم میں لکھے اور طمس حروف سے بچے اور کاتب طہارت کامل پر ہو اور اس کو ورق عتیق میں[1] مثل حجاب کے لٹکاوے پہلے بسم اللہ لکھے ۷، بار پھر صلی اللہ علی محمد ۴۰، بار پھر لا الٰہ الا اللہ ۴۰، بار پھر محمد رسول اللہ ۴۰، بار پھر آمنت باللہ ۵۰ بار واعتصمت باللہ ۵۳، بار پھر حسبی اللہ ۸۰، بار پھر توکلت علی الحی الذی لا یموت ۴۴ بار پھر لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۴۰، بار پھر آیۃ الکرسی تا خالدون[2] پھر للہ ما فی السموٰت وما فی الارض تا آخر سورہ[3] تمام وبکمال ۔

برائے رعاف یعنی خون بینی

اس آیت کو اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ... مِنْ غَفُوْرًا وَقِيْلَ يَا اَرْضُ ابْلَعِيْ مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَاءُ لکھ کر پر شخص مرعوف کے رکھ کر ان آیات کو پڑھ کر یوں کہے كُفَّ اَيُّهَا الرُّعَافُ بِحَقِّ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ اس کو دیربی نے مجرب کہا ہے ۔

برائے قوت جماع

سبز پتے پودینے کے لے کر شکر سفید کے ساتھ کوٹ کر چند بار لگاتار استعمال کرے مقوی مجرب صحیح ہے ۔

[1] پرانی تانت یا ڈوری ۱۲ [2] پارہ سوم سورہ بقرہ رکوع ۴۴ ۔ [3] در پارہ سورہ بقرہ رکوع چہلم ۱۲ ۔

برائے شے ضائع شدہ

یاحفیظ ایک سوانیس بار بغیر زیادت ونقصان پڑھ کر یوں کہے اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ اس کو بھی ایک سوانیس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس ضالہ کو پھیر لائے گا اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھے گا صحیح مجرب ہے ایک جماعت سلف وقت تلف ہونے کسی شے کے سورہ والضحیٰ پڑھتے تھے وہ ان کو مل جاتی تھی وَقَدْ تَقَدَّمَ هٰذَا فِيْ هٰذِهِ الرِّسَالَةِ۔

برائے شناخت دزد (لوٹے کا عمل)

دو آدمی آمنے سامنے بیٹھ کر ایک ابریق کو سبابتین پر اٹھائیں اور نام متہم کا ابریق پر لکھیں اور وہ یٰس وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ پڑھیں اگر وہی شخص دزد ہے تو ابریق کو گردش ہوگی ورنہ اس کا نام مٹا کر دوسرے شخص متہم کا نام لکھیں واحدا بعد واحد جس کے نام پر ابریق چکر کھائے وہی سارق ہے۔ وَذٰلِكَ مُجَرَّبٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ جُرِّبَ وَصَحَّ۔

برائے طرویق وبرغوث ونمل وموش

چار پرچہ کاغذ پر لکھ کر اس جگہ میں چپکاوے جہاں یہ چیزیں ہوں۔
یٰس والقرآن ص والقرآن ق والقرآن لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا

عَذَابٌ اَلِيْمٌ اِذْهَبْ اَيُّهَا الْبَقُّ وَالْبُرْغُوْثُ وَالنَّمْلُ بِاِذْنِ الْمَلِكِ الْحَقِّ وَبِالْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ پھر ان اوراق کو لبان کر کے حقے سے بخور کرے۔

فصل

(اعمال مجربات امام شیخ محمد بن یوسف سنوسی حسنی رحمہ اللہ تعالیٰ)

برائے درازیٔ عمر و حفظ از مرگ

جو شخص اس آیت شریف سورہ توبہ کو لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ دن یا رات میں پڑھے گا اس دن نہ مرے گا۔ نہ مقتول ہوگا۔ نہ کوئی زخم آہن اس کو لگے گا قرطبی نے اس کو کنز الابرار میں روایت کیا ہے یہ روایت جب بعض صالحین کو پہنچی اپنی بیماری میں اس کو پڑھنا شروع کیا گمان ہوتا ہے کہ وہ شخص ہفتاد سالہ تھا وہ ہمیشہ اس کو پڑھتا ایک سو تیس برس تک زندہ رہا جب اللہ نے اس مرنا چاہا حضرت کو خواب میں دیکھا فرمایا کب تک تو ہم سے بھاگتا رہے گا اس نے آیت پڑھنا چھوڑ دیا وہ مر گیا فَسُبْحَانَ مَنْ يَّمْحُوْا مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ۔

برائے جمع میان احبہ

جس شخص کا دل کسی مکان خاص سے متعلق ہو یا کسی شئی گم شدہ سے اور چاہے کہ اجتماع حاصل ہو تو صدق نیت سے یوں کہے اَللّٰهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اِجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ كَذَا

وَكَذَا اللہ قادر ہے۔ ہر شے پر درمیان اس کے اور اس شخص کے اجتماع بخشے گا وَهُوَ عَجِيْبٌ جِدًّا وَفِيْهِ سِرٌّ لَطِيْفٌ لِاَنَّهٗ بَابُ الْجَمْعِ بَعْدَ الْفِرَاقِ وَلِمَنْ جَمَعَ بَيْنَ فُنُوْنِ الْعِلْمِ وَالتَّمَكُّنِ فِيْ جَمِيْعِ الْمَقَامَاتِ وَالْاَحْوَالِ الشَّرِيْفَةِ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔

برائے قوت بر طاعت

ایک پارچہ ریشم سفید پر نام خدا و درود لکھے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۳۵ بار الحمد للہ ۳۵ بار بعد نماز جمعہ کے لکھے اللہ اس کو قوت طاعت و بر پر بخشے گا اور ہمزات شیاطین سے کفایت کرے گا اور جو شخص اس کتاب کو اپنے پاس رکھے گا اس کی ہیبت لوگوں کے دلوں میں ہوگی۔ اور یہ شخص ہر دن وقت طلوع آفتاب کے ہمیشہ اس میں نظر کرے گا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے گا۔ وہ حضرت کو کثرت سے خواب میں دیکھے گا۔

برائے رؤیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم در خواب

دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص سو بار پڑھ کر تین بار یوں کہے یا محسن یا مجمل یا منعم یا متفضل ارنی وجہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حضرت کی روایت ہوگی۔

برائے حفظ از سلطان ظالم و دزد و درندہ و گزندہ

آیۃ الکرسی اور سہ آیت[1] سورۂ اعراف اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ تا المحسنین

[1] در پارہ ہشتم سورہ اعراف رکوع ہفتم ۱۲۔

وصافات تا لازب وسورہ رحمٰن تا سنفرغ لکم ایھا الثقلان الی قولہ فلا تنتصران پڑھے ان سب آفات سے محفوظ رہے گا یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے خواہ دن میں پڑھے یا رات میں وَهُوَ مُجَرَّبٌ صَحِيْحٌ جِدًّا

برائے اقبال خلق

يَاۤ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى تا وَجِيْهًا وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنَاهُ تا هٰذَا لِكَ زُيِّنَ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ مَلَكٌ كَرِيْمٌ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ اِلٰى اٰخِرِهَا ان آیات کو کثرت سے پڑھنے میں سارا جہان اس کی طرف ہوجائے گا اور اس کو دوست رکھے گا۔ وھو عجیب جدًا۔

برائے دفع ثقیل

جب ایسا شخص پاس آ بیٹھے گا جو گمان گذرے تو چپکے سے اس آیت کو پڑھے وہ جلد اٹھ جائے گا مَدَّ بُرْ ذُوْ الرِّيَاحُ الی قولہ مُقْتَدِرًا رَبَّنَا اَكْشِفْ عَنَّا

---

۲ در پارہ ۲۲ سورہ صٰفٰت رکوع اول ۱۲ ۳ در پارہ ۲۷ سورہ الرحمٰن رکوع دوم۔ ۴ پارہ ۲۲ سورہ احزاب رکوع نہم۔ ۵ پارہ ہشتم سورہ انعام رکوع پانزدہم۔ ۶ پارہ دوازدہم سورہ یوسف رکوع ۴ ۷ پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۲ ۸ تمام آیت وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا۔

الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا۔

برائے حل معقود

سورہ بقرہ کو ایک برتن میں لکھ کر اور پانی میں دھو کر بعد غسل بدن کے اذی سے اس پانی سے نہائے بحکم خدا حل ہوجائے گا۔ وھو عجیب۔

برائے ولادت مولود ذکر

ناف پر عورت کے جب وہ سوتی ہو تو ہاتھ سے مسح کرے اول حمل میں اگرچہ شروع ماہ سوم میں کیوں نہ ہو پھر تین بار یوں کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ خَلَقْتَ خَلْقًا فِيْ بَطْنِ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ فَكَوِّنْهُ ذَكَرًا وَّاُسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا اِمْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ وَهٰذَا مِنَ الْفَوَائِدِ الْمُجَرَّبَةِ۔

برائے عرق النساء

ایک ایسا گوسفند عرابیہ لے کر آب جوش تیار کرے اور اس کے تین حصے بنائے ہر دن نہار منہ ایک حصہ پی لے سنوسی کہتے ہیں وَهُوَ مُجَرَّبٌ صَحِيْحٌ مِّنْ غَيْرِ تَرَاخٍ وَّقَدِ اسْتَعْمَلَ لِاَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا فَبَرَأُوْا بِبَرَكَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ علاج ایک حدیث مرفوع میں بھی آیا ہے۔

برائے توسیع رزق حلال

ہر جمعہ کو وقت شروع اذان کے ستر بار یوں کہے اَللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ یَا کَرِیْمُ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ اس عدد کو درمیان اذان اول کے پورے ختم ہونے سے پہلے عبدالرحمن ثعلبیؒ استعمال اس عدد کا بعد نماز ہر جمعہ کے رو بقبلہ ہو کر کرتے تھے جب تک پڑھ نہ لیتے کسی سے بات نہ کرتے وہ کہتے ہیں وَجَدْتُ بَرَکَتَہٗ سنوسی نے کہا فَدَاوِمْ عَلٰی ھٰذَا اَجِدْ بَرَکَتَہٗ فِی الْقَلِیْلِ مِنَ التَّجْرِبَۃِ وَھُوَ عَجِیْبٌ جِدًّا رَزَقَنَا اللّٰہُ رِزْقًا حَلَالًا دَائِمًا فِیْہِ وَتَبَاعَۃَ بِمَنِّہٖ وَکَرَمِہٖ۔

برائے قضائے حاجت

ابو عبداللہ مغربی نے کہا ہے میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کیا میری ایک حاجت ہے میں کس چیز سے توسل کروں فرمایا جس کو کچھ حاجت ہو وہ سجدے میں باشارہ سبابہ چالیس بار دعاء یونس علیہ السلام کہے اس کی دعا قبول ہوگی رَوَاہُ الْغَافِقِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ شَیْبَانَ اور حدیث میں آیا ہے مَنْ دَعَا بِدَعْوَۃِ یُوْنُسَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اُسْتُجِیْبَ لَہٗ طریقہ اس کے ختم و دعا کا پہلے اس رسالہ میں گذر چکا ہے۔

برائے تفریج ہر کربت

جس کو کوئی فکر یا تنگی معاش یا بلا پہنچے وہ ان کلمات کو لکھ کر آب رواں میں ڈال دے اللہ تعالیٰ اس سے ہم کو دور کرے گا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنَ

الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ الْفَقِیْرِ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلِ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اکْشِفْ ضُرِّیْ وَھَمِّیْ فَرِّجْ عَنِّیْ غَمِّیْ یہ عمل منجملہ فوائد مجربہ کے ہے ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ ان کلمات کو کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَوْفَ الْعَالِمِیْنَ بِکَ وَعِلْمَ الْخَائِفِیْنَ مِنْکَ وَیَقِیْنَ الْمُتَوَکِّلِیْنَ عَلَیْکَ اس کے کہنے سے فرج ہم قرت عین طول فرح ہوگا سنوسی نے کہا کُلُّ ذٰلِکَ مُجَرَّبٌ بِسُھُوْلَۃٍ اِنْتَھٰی۔

برائے حفظ از احتلام

سوتے وقت وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ تا حَافِظٌ پڑھے پھر کہے صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَکَذَبَ الشَّیْطَانُ وَحْدَہٗ اس کو احتلام نہ ہوگا اسی طرح اگر داہنی ران پر آدم اور بائیں ران پر حوا لکھے گا تو بھی احتلام سے بچا رہے گا۔

آیاتِ شفاء

ان آیات کو لکھ کر استعمال میں لائے سنوسی کہتے ہیں قَدِ اسْتَعْمَلْتُھَا لِرِجَالٍ بُلِیَ بِھٰذَا الْمَرَضِ فَکَتَبْتُ لَہُ الْاٰیَاتِ وَشَرِبَھَا اَیَّامًا فَبَرِءَ وَتَذْھَبَ بِھَا اَیَّامًا فَبَرِئَ وَلَمْ یَبْقَ بِہٖ اَثَرٌ وَیَنْبَغِیْ لِکَاتِبِھَا اَنْ یَّتَیَقَّنَ الشِّفَآءَ بِبَرَکَۃِ کَلَامِ اللّٰہِ وَکَلَامِ رَسُوْلِہٖ لِاَنَّ

ؔ والسماء والطارق وما ادرٰک ما الطارق النجم الثاقب ان کل نفس لما علیہا حافظ ۱۲۔

اللهَ يُعْطِي الْأَجْرَ عَلَى مِقْدَارِ نِيَّةِ صَاحِبِهَا وَهِيَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُوْرِ۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهُ فِيْهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ وَقَدْ مَرِضَ وَلَدٌ لِبَعْضِ الصَّالِحِيْنَ بِالْحُمّٰى فَاَعْيَا الْاَطِبَّاءَ دَاؤُهُ فَرَاٰى اَبُوْهُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ فَشَكَالَهُ مَرَضَ وَلَدِهٖ فَقَالَ لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ مِنْ اٰيَاتِ الشِّفَاءِ فَكَتَبَهَا لَهُ اَبُوْهُ فِيْ اِنَاءٍ وَسَقَاهَا وَلَدَهُ فَبَرِئَ فِي الْحِيْنِ نَسْاَلُهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى الشِّفَاءَ لَنَا وَلَكُمْ مِنْ هَوْلِ الدَّارَيْنِ بِجَاهِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَاءَ نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَتِهٖ اِنْتَهٰى۔ میں کہتا ہوں کہ یہ حکایت مرض ولد کی قشیری سے ماثور ہے اور ذکر ان آیات کا پیشتر ہو چکا مجھ کو بھی تجربہ ان کا شفاء مریض میں حاصل ہو چکا ہے وللہ الحمد

برائے استحصال خیرات دارین

اسماء الٰہی کو مفصلہ ذیل کو کہ بیس نام مبارک ہیں اپنا ورد روزانہ مقرر کرے یَا اَللهُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا سَرِیْعُ یَا وَاسِعُ یَا عَدْلُ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیْمُ یَا مُتَعَالِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ یَا بَاعِثُ یَا فَعَّالُ یَا رَافِعُ یَا مُعِیْدُ یَا مَعْبُوْدُ یَا مَانِعُ یَا نَافِعُ یَا جَامِعُ یَا بَدِیْعُ سنوسی کہتے ہیں وَمِنَ الذَّخَائِرِ النَّفِیْسَةِ اَنَّ مَنْ ذَکَرَ هٰذِهِ الْاَسْمَاءَ کُلَّ یَوْمٍ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ سَبْعًا وَّسَبْعِیْنَ مَرَّةً وَّکَانَتْ مِنْ جُمْلَةِ وِرْدِهٖ

يَرٰى بَيْنَ كُتُبِهَا مِنَ الْخَيْرَاتِ فِيْ دِيْنِهٖ وَدُنْيَاهُ وَنَفْسِهٖ اَشْيَاءَ عَجِيْبَةً حَتّٰى لَا تَكَادُ هِمَّتُهُ تَتَعَلَّقُ بِاَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ وَسَخَّرَ اللهُ لَهُ الْخَلْقَ بِمَحَبَّتِهِمْ لَهُ وَهِيَ عِشْرُوْنَ اسْمًا وَّهُوَ عَجِيْبٌ اِنْتَهٰى۔

برائے رویت حبیب زندہ یا مردہ

ال م ص
ل م ص ا
م ص ال
ص ال م

پاک لباس سفید و فراش پاک پر علیحدہ اہل خانہ سے سوئے پہلے دو رکعت نماز پڑھے رکعت اول میں بعد فاتحہ سورہ والشمس وضحٰہا سات بار دوسری رکعت میں فاتحہ واللیل اذا یغشٰی سات بار پھر سلام پھیر کر بقدر طاقت درود پڑھے اور یہ خاتم لکھ کر نیچے سر کے رکھ کے سو جائے بحکم خدا جس امر کی نیت ہوگی وہ ظاہر ہوگا خاتم یہ ہے۔

اور اگر یہ مطلب ہو کہ خواب میں غائب کو دیکھے اور معلوم کرے کہ وہ مردہ ہے یا زندہ یا اس سے کچھ سوال کرنا چاہیے تو وقت خواب کے وضو کر کے جامہ پاک پہن کر فراش طاہر پر رو بقبلہ جانب یمین پر آرام کرے کہ سات بار والشمس وضحٰہا اور سات بار واللیل اذا یغشٰی اور سات بار والتین اور سات بار قل ہو اللہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰى اِجَابَةِ دَعْوَتِيْ اگر پہلے رات کچھ دیکھے تو فبہا ورنہ دوسری تیسری ساتویں رات تک ضروری ہی کچھ معلوم ہوگا اگر کچھ بھی نظر نہ آیا تو جان لینا چاہیے کہ عمل میں کچھ فرق پڑا سنوسی کہتے ہیں۔ اِنَّهُ مُجَرَّبٌ صَحِيْحٌ۔

برائے زیارت عمر وقایت از سوء خاتمہ و نصر بر دشمن و وسعت رزق

صبح و شام میں تین بار یہ کلمات کیا کرے سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَ مَبْلَغَ الْعِلْمِ وَ مُنْتَھَی الرِّضْوَانِ وَ زِنَۃَ الْعَرْشِ اِنْتَھٰی۔

حفیظ

جو شخص اس کو سات بار سفر میں کہہ کر ہاتھ سے ہر چہار طرف اشارہ کرے گا وہ ہر بلا سے محفوظ رہے گا اگر سامان و صندوق میں اس لکھ کر رکھ دے گا تو چوری سے امن میں رہے۔ اَللّٰہُ حَفِیْظٌ لَطِیْفٌ قَدِیْمٌ اَزَلِیٌّ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَا یُنَامُ اِنْتَھٰی۔

برائے تسلی از زن غیر میسر

جس شخص کا دل کسی عورت سے متعلق ہوا اور اس سے نکاح کرنے پر قدرت نہ ہو سکے اور یہ چاہے کہ اس سے تسلی ہو اور اس کو بھول جائے تو ان حروف کو ہتھیلی پر لکھ کر نہار منہ چاٹ لے یا برتن میں لکھ کر پی لے تین دن اسی طرح کرے اس کو بھول جائے گا اب ق ال ہ دل ور ک م ہ پھر یہ آیت پڑھے وَقِیْلَ الْیَوْمَ نَنْسَاکُمْ کَمَا نَسِیْتُمْ لِقَاءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا وَ نَسِیَ مَا قَدَّمَتْ یَدَاہُ وَلَقَدْ عَھِدْنَا اِلٰی اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَہٗ عَزْمًا کَذٰلِکَ یَنْسٰی فُلَانُ بْنُ فُلَانَۃَ کَذَا وَکَذَا انشاء اللہ تعالیٰ پھر خطرہ اس کا دل میں نہ آئے گا کما ہو مجرب۔

برائے زوال حب

جو شخص پر غلبہ شہوات جسمانی کا ہو وہ ایک ظرف لطیف میں ہر وہ نام اللہ تعالیٰ

کا جس میں حرف یا تحتانیہ منجملہ اسمائے حسنیٰ کے آیا ہے جیسے حلیم قدیر علیم علی عظیم رحیم عزیز کریم لکھ کر نہار منہ سات دن تک پی لے اس کے دل میں جوشِ محبت باذن خدا سرد پڑ جائیگا

برائے انجاحِ حاجت

جب واسطے کسی کام کے کسی پاس جائے تو راہ میں یہ آیت پڑھتا جائے اللہ تعالیٰ اس حاجت کو پورا کر دے گا۔ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ اَمَرَھُمْ اَبُوْھُمْ مَا کَانَ یُغْنِیْ عَنْھُمْ مِنَ اللّٰہِ تا قولہ قَضٰھَا[1] اس آیت کو بار بار پڑھے۔

برائے حفظِ ودیعت و متاع

جب چور اور ہر موذی سے بچانا اپنے سامان کا منظور ہو تو بِسْمِ اللّٰہِ الخ لکھ کر یہ دعا اس میں رکھ دے باذن خدا وہ دافع و امتعہ سارق و لص و ہر موذی سے محفوظ رہیں گے یَا حَفِیْظُ لَا یَنْسٰی وَیَا مَنْ نِعْمَۃُ لَا تُحْصٰی وَیَا مَنْ لَہُ الْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی وَیَا مَنْ لَہُ الْعِزَّۃُ وَالثَّنَاءُ یَا مَنْ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی اُحْفُظْ کَذَا وَکَذَا بِمَا حَفِظْتَ بِہِ الْاَرْضَ وَالسَّمَاءَ اَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ فِیْ حِفْظِ ذٰلِکَ اِلَی الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنْزَلِ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اِنْتَھٰی

~~~~~~~~

[1] وَکَمَا مِنْھَا مِنْ شَیْءٍ اِلَّا حَاجَۃً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضٰھَا ۱۲
~~~~~~~~

برائے صلح بین الزوجین

اس آیت کو لکھ دے وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ يُّرِيْدَا اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا وَقَوْلُهٗ يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَقَوْلُهٗ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا اِلٰى قَوْلِهٖ يُصْلِحْ لَكُمْ وَقَوْلُهٗ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً۔

برائے تسہیل ولادت

ایک پاک برتن میں یہ آیت لکھے کَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا وَقَوْلُهٗ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ تا آخر سورت كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ بَلٰغٌ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اِلٰى قَوْلِهٖ وَتَخَلَّتْ پھر اس کو پانی سے محو کر کے پلاوے اور کچھ پانی شکم وناف پر چھڑک دے باذن خدا جلد بچہ ہو جائے گا اسی طرح لٹکانا شب یمانی کا بائیں ران پر سرعت ولادت کے لئے بحکم خدا نافع ہے۔

۱؎ وتمام الآیة فلا جناح علیهما ان یصلحا بینهما صلحا والصلح خیر
۲؎ وآخرها ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیه وتفصیل کل شئ وهدی ورحمة لقوم یومنون ۱۲۔ ۳؎ کانهم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعة من النهار بلاغ۔ ۴؎ وتمام الآیة اذا السماء انشقت واذنت لربها وحقت واذا الارض مدت والقت ما فیها وتخلت۔

ایضاً برائے تسہیل ولادت

د	ط	ب
ج	ه	ز
ح	ا	و

ان کلمات کو ایک پرچہ کاغذ پر لکھ کر اس میں فقط اتنا تامل ہوا کرتا ہے کہ ان حروف میں کوئی امر خلاف شرع نہ ہو اس لئے کہ نہ معنے ان کے معلوم نہیں ہیں اور نہ الفاظ مفہوم لیکن اس بنیاد پر کہ یہ عمل ان علماء عاملین کا ہے جو شرک و بدعت سے ظاہراً بہرا حل دور تھے امید ہوتی ہے کہ موافق حق ہو وَقَدْ جُرِّبَ وَصَحَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ولہٰذا اس رسالے میں حروف واعداد اوفاق کا ذکر کرنا یک قلم موقوف رکھا ہے اور حتی الامکان اعمال آیات یا کلمات متضمنہ توحید خالص کو الفاظ شرکیہ سے اختیار کیا گیا ہے۔

برائے تپ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ لِفُلَانَةَ مِنْ كُلِّ مَا يَعْرِضُ لَهٗ بِاِذْنِ اللّٰهِ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا۱؎ فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا اِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ۲؎ اس کو لکھ کر گلے میں لٹکا دے انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جائے گی۔

برائے دفع جن

اس آیت شریف کو لکھ کر مجنون پر لٹکا دے باذن خدا جن بھاگ جائے گا

۱؎ فارادوا به کیدا فجعلنٰهم الاخسرین۔ ۲؎ در پارہ سوم سورہ بقرہ رکوع ۵۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ آخر سورت قُلْ اُوْحِيَ الی تا شططا

برائے دفع وسوسہ شیطان

جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ درمیان اس کے اور درمیان وسواس شیطان کے حائل ہو جائے وہ یہ دعا پڑھے یَا اَللّٰهُ الرَّقِيْبُ الْحَفِيْظُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ اللّٰهُ الْحَيُّ الْعَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الرَّءُوْفُ الْكَرِيْمُ يَا اَللّٰهُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْقَآئِمُ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ حِلْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ عَدُوِّكَ وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَاَحْصَاهُ كِتَابُكَ هٰذَا اٰخِرُ مَا ذَكَرَهُ السَّنُوْسِيُّ۔

؎ درپارہ ۲۸ سورہ حشر رکوع ۳۔ ؎ قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرانا عجبا یھدی الی الرشد فآمنا بہ ولن نشرک بربنا احدا وانہ تعالیٰ جد ربنا ما اتخذ صاحبۃ ولا ولدا وانہ کان یقول سفیھنا علی اللہ شططا اللّٰھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولو بقلیل۔

فصل

بیان میں اذکار وادعیہ ماثورہ کے کتاب عدۃ الحصن الحصین سے بروایات صحیحہ مرفوعہ اللھم حققنا بذالک

دُعائے صبح وشام

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۳۔بار بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۳۔بار اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۳۔بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۱۔بار۔ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ وقت شب کے اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۱۰۔بار یا سو بار یا دو سو بار پڑھے رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا۔ ۳۔بار يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ

ubqari.org

إلى نفسي طرفة عين اللهم أنت ربي لا إله إلا أنت خلقتني وأنا عبدك وأنا على عهدك ووعدك ما استطعت أعوذ بك من شر ما صنعت أبوء لك بنعمتك علي وأبوء لك بذنبي فاغفر لي فإنه لا يغفر الذنوب إلا أنت حسبي الله لا إله إلا الله عليه توكلت وهو رب العرش العظيم ۷ بار سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم سو بار سبحان الله الحمد لا إله إلا الله الله أكبر سو بار اور بعد ہر نماز کے ۳۳ بار ہر کلمہ اور ۳۴ بار الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر لا إله إلا الله وحده لا إله إلا الله ولا شريك له لا إله إلا الله له الملك وله الحمد لا إله إلا الله ولا حول ولا قوة إلا بالله ہر سہ قل سوائے کافرون کے رات کو تین بار پڑھ کر دم کر کے سارے بدن پر ہاتھ پھیرے اور آیۃ الکرسی مع تسبیح فاطمہ پڑھے أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه ۳ بار سوتے وقت فاتحہ وسورہ اخلاص وکافرون پڑھ کر سوئے جب جاگے کہے الحمد لله الذي أحيانا بعد ما أماتنا وإليه النشور بستر پر ۱۹ کروٹ لے تو کہے لا إله إلا الله الواحد القهار رب السموات والأرض وما بينهما العزيز الغفار دعا ان کلمات کے ساتھ مانگے لا إله إلا الله قدير ولا إله إلا الله ولا حول ولا قوة إلا بالله يا ذا الجلال والإكرام يا أرحم الراحمين لا إله إلا أنت سبحانك إني كنت من الظالمين اسم اعظم الله لا إله إلا هو الأحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا أحد اللهم أحسن عاقبتنا في الأمور كلها وأجرنا من خزي الدنيا وعذاب الآخرة۔

ادعیہ بلا قید صبح وشام

برائے ہم وغم لا إله إلا الله العظيم الحليم لا إله إلا الله رب العرش العظيم لا إله إلا الله رب السموات ورب العرش الكريم توكلت على الحي الذي لا يموت والحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا يا حي يا قيوم برحمتك أستغيث اللهم إله جبرائيل وميكائيل وإسرافيل وإله إبراهيم وإسماعيل وإسحاق عافني ولا تسلطن أحدا من خلقك على بشيء لا طاقة لي اللهم اكفني بحلالك عن حرامك وأغنني بفضلك عمن سواك سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضا نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات اللهم إنا نعوذ بك جهد البلاء ودرك الشقاء والقضاء وشماتة الأعداء اللهم إني أسئلك المعافاة والعافية في الدنيا والآخرة اللهم آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

ختم حصن حصین

شیخ شمس الدین محمد بن محمد بن محمد جزری شافعیؒ متوفی ۸۳۳ھ کو تیمور لنگ نے بلایا تھا وہ بھاگ کر اسی کتاب کے ساتھ متحصن ہو گئے حضرت محمد ﷺ کو خواب میں بجانب دست راست بیٹھا دیکھا فرمایا تو کیا چاہتا ہے عرض کیا میرے اور مسلمانوں

کے لئے دعا کیجیے حضرت محمدؒ نے ہاتھ اٹھا کر منہ پر پھیرا شب پنجشنبہ کو یہ واقع ہوا۔ شب یک شنبہ کو دشمن بھاگ گیا اللہ نے اس کتاب کی برکت سے تفریج کرب مسلمین فرمائی ۷۹۱ھ میں اس تالیف سے وہ فارغ ہوئے تھے۔ دمشق ہر طرف سے حصار سخت میں تھا اور دروازے شہر کے پتھروں سے چن دیئے گئے تھے۔ رسد آب و دانہ کی بند تھی ہر شخص کو اپنی جان و مال پر خوف تھا ملتھ واسطے دعا کے طرف آسمان کے مرفوع تھے اور ظاہر شہر کو آگ لگا کر جلا دیا تھا اور خلق کو لوٹ چکے تھے اس کتاب کی برکت سے وہ بلا دور ہوئی کسی نے خوب کہا ہے۔

اِنْ نَابَكَ الْاَمْرُ الْمَهُوْلُ	اُذْكُرْ اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَا
وَاِذَا بَغٰى بَاغٍ عَلَيْكَ	خُذْ ذَاكَ الْحِصْنَ حَصِيْنَا

یہ کتاب تالیف کے دن سے اس دم تک شرقاً و غرباً وظیفہ اہل علم ہے اس کے تاثیرات سب پر روشن ہیں طریق اس کی دعوت کا بعض صلحاء راسخین سے اس طرح پر مروی ہے کہ شب پنجشنبہ کو بعد نماز فرض یا سنت یا نفل کے شروع کرے شروع سے پہلے حضرت پر درود بھیجے شب یک شنبہ کو تمام کرے یا پنجشنبہ کو شروع کرکے روز یک شنبہ کو ختم کرے یہ چار دن ہوئے پہلے دن اول کتاب سے کیفیت صلوۃ تک پڑھے دوسرے دن وہاں سے تا قولہ اِذَا رَاٰى يَا كُوْرَةَ تیسرے دن فَضْلُ الْاَدْعِيَةِ الَّتِيْ هِيَ غَيْرُ مَخْصُوْصَةٍ تک چوتھے دن تا آخر کتاب پھر اول کتاب سے شروع کرے اور ہر چہار دن میں پورا کرے حصص مذکورہ پر خواہ ختم ایک بار کرے یا سات بار یا چالیس بار اور یہ اتم ہے اجابت میں لیکن ساتھ حضور دل کے اور یقین اجابت کے اور حروف علامات کو انہیں حرکات سے جو اصل نسخہ میں واقع ہوئے ہیں پڑھے حال اس کتاب کے شروح کا کتاب تحائف النبلا میں لکھا ہے اس کتاب کا ایک ملخص ہے جو خود جزری نے کیا ہے اور اس کا نام عدۃ

الحصن الحصین رکھا ہے اس میں التزام روایات صحیحہ تو یہ کا کیا ہے فی الحال وہ تلخیص حسب فرمائش میرے طبع ہونے والی ہے ملحق بقرآن شریف اگر کسی سے ختم اصل کتاب کا نہ ہو سکے تو پھر اسی ملخص پر اکتفا کرے ان شاء اللہ تعالیٰ منافع بے شمار اور رفع کرب و بلایا میں اثر عظیم پائے گا میرا جہاز سفر حج میں ڈوبنے اور لوٹنے کو تھا حصن حصین کو ایک بار ختم کیا وہ بھی بلا رعایت اس دعوت کے اللہ نے مجھ کو صحیح سالم پہنچا دیا و للہ الحمد۔

دلائل الخیرات

یہ کتاب امام ابو محمد عبداللہ بن سلیمان جزولی شریف حسنیؒ کی صیغہائے صلوٰۃ میں تالیف ہے اور اہل علم میں متداول اگرچہ بعض محققین نے اس کے بعض الفاظ پر انتقاد کیا ہے لیکن اکثر لوگ اس کی سند شیوخ سے لیتے ہیں اور ایک ہفتہ میں اس کا وظیفہ ختم کرتے ہیں مؤلف نے چودہ برس خلوت میں عبادت کی ایک خلق کثیر نے ان کے ہاتھ پر توبہ کی تھی ان کے کرامات معروف ہیں شارح دلائل محمد مہدی نے کہا ہے وَكَانَ وَاقِفًا عِنْدَ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَامِلًا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ مَسْمُوْمًا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِمَّا فِيْ سَجْدَةِ الثَّانِيَةِ سَادِسَ عَشَرَ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ عَامَ سَبْعِيْنَ وَثَمَانِمِائَةٍ ثُمَّ بَعْدَ سَبْعٍ وَسَبْعِيْنَ سَنَةً مِنْ مَوْتِهٖ نُقِلَ مِنْ سُوْسٍ اِلٰى مَرَاكُش فَدَفَنُوْهُ بِرِيَاضِ الْعَرُوْسِ مِنْهَا وَلَمَّا اَخْرَجُوْهُ مِنْ قَبْرِهٖ بِسُوْسٍ وَجَدُوْهُ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ دُفِنَ لَمْ تَعْدُ عَلَيْهِ الْاَرْضُ وَلَمْ يُغَيِّرْ طُوْلُ الزَّمَانِ مِنْ اَحْوَالِهٖ شَيْئًا وَاَثَرُ الْحَلْقِ مِنْ شَعْرِ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ ظَاهِرٌ كَحَالِهٖ يَوْمَ مَوْتِهٖ اِذْ كَانَ قَرِيْبَ عَهْدٍ بِالْحَلْقِ وَقَبْرُهٗ

بہر اکش علیہ جلالۃ عظیمۃ ومھابۃ کبیرۃ وسطوۃ ظاھرۃ
والناس یزدحمون علیہ ویکثرون من قراءۃ دلائل الخیرات
عندہ وثبت ان رائحۃ المسک توجد من قبرہ من کثرۃ صلوۃ
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطریقتہ شاذلیۃ ولہ کلام
کثیرۃ فی الطریق انتھی ملخصا من شرحہ المسمی بمطالع
المسرات ھکذا وجدت بخط سیدی الوالد المرحوم حسن بن
علی الحسینی البخاری القنوجی رحمھم اللہ تعالی والد مغفور کو اجازت
اس کتاب کی شیخ عبدالحق بن فضل اللہ سے حاصل تھی۔ اس قسم کی کتابیں اور بھی بہت ہیں
جیسے جواہر مضیئہ اور شفاء الاسقام وغیرہ لیکن شہرت وقبول میں یہ کتاب مشار الیہ ہے اس
میں شک نہیں ہے کہ صیغ ماثورہ کی قراءت افضل واکمل ہے صیغ غیر ماثورہ سے اگرچہ
انشاء صیغ صحیح المعانی فصیحۃ المبانی کو اہل علم نے جائز رکھا ہے تمام بحث اس مقام کی
ہماری کتاب نزل الابرار میں ہے میں نے ایک مدت دراز تک دلائل الخیرات کو قراءت
کیا تھا بعض الفاظ اس کتاب کے ہر چند باول ہوں لائق اسقاط کے ہیں جیسے کہ ذیل
عرش اللہ ونحوہ لہٰذا قاری کو چاہیئے کہ عوض ان کے الفاظ ماثورہ اختیار کرے تاکہ ضیق خلاف
سے عافیت میں رہے وباللہ التوفیق۔

برائے دفع سحر وحرز از شیطان ودزدان ودرندھا

الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ
یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ
وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَ
بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ

ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ
وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ
اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ
بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ
تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ
اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَھَا وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔
اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا
اَوْلِیٰٓـُٔھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ۔ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ
فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ
بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ
وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ۔ لَا یُکَلِّفُ
اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ رَبَّنَا
لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا
کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ
لَنَا بِہٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَآ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا
عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ یَطْلُبُہٗ

حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۔ اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ۔ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ۔ وَالصَّافَّاتِ صَفًّا فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۔ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ۔ لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ

الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۔ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۔ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا۔[1]

تمت ۲۶ ھ ۱۳

اس رسالے میں باب اول سے تا آخر باب پنجم جو آیات وادعیہ واعمال لکھے گئے ہیں صورت ان کی اجازت کی رسالہ نویس کو اس طرح پر ہے کہ آیات کتاب عزیز واحادیث سنن مطہر کے لئے اعمال واستعمال میں ضرورت اجازت کی نہیں ہے اس لئے کہ اللہ ورسول کلام جس مقصد وکام کے لئے عمل میں آئے گا ہمراہ رعایت آداب وحسن اعتقاد کے اثر کامل عاجلا وآجلا بخشے گا معہذا اجازت تمسک بالقرآن کی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنص حدیث تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا مُرْسَلًا ثابت ہے اور یہی حدیث اجازت استعمال واعمال سنن پر دلیل ہے بلکہ جتنے احادیث صحیحہ در بارہ اعتصام بالکتاب والسنۃ آئی ہیں اور کتب حدیث میں لکھی ہوئی ہیں وہ سب دلیل ہیں۔ اسی اجازت پر حدیث جابرؓ میں مرفوعاً آیا ہے خَيْرُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ

[1] قال فی القول الجمیل وکان سیدی الوالد یزید علیہا الفاتحۃ وقل ھو اللہ احد المعوذتین ویاخذ من اول سورۃ قل اوحی الیّ الی قولہ شططا ۱۲ منہ۔

وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الخ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور حدیث عرباض بن ساریہ میں فرمایا ہے فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ الْحَدِيْث رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَهْلُ السُّنَنِ اِلَّا النَّسَائِيْ یہ نص ہے تمسک بالسنۃ پر اور اجازت عامہ ہے عمل بالحدیث ابراہیم عذری میں ارشاد کیا ہے يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَاوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْمَدْخَلِ مُرْسَلًا اس حدیث میں حاملان علم قرآن وحدیث کو عدول ٹھہرایا ہے اور نشان ان کے عدل کا یہ فرمایا ہے کہ وہ نافی تحریف انتحال وتاویل ہیں پس جس عالم میں یہ صفت موجود ہوگا وہ زبان نبوت پر عدل ومعدول ہے اور جب وہ عادل ٹھہرا تو اس کا عمل سراپا اثر ونصفت ہوگا وللہ الحمد الحاصل قرآن وحدیث پر عمل کرنے میں کچھ احتیاج کسی کی اجازت نہیں ہے حدیث کا صحیح ہونا کافی ہے اور جس عمل کی فضیلت یا تاثیر جس کلمے کی حدیث میں آئی ہے اس کے پڑھنے اور پڑھانے اور دم کرنے اور لکھنے میں وہ اثر ہر دم موجود ہے اور ہم کو حکم ہے کہ جو بات ہم کو حضرت سے پہنچی ہم اس کو دوسرے تک اسی طرح بلاکم وبیش پہنچاویں چنانچہ حدیث ابن مسعود میں فرمایا نَضَّرَ اللهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ الخ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ان احادیث میں حکم تبلیغ کا فرمایا ہے یہ شامل ہے امر ونہی وموعظت وذکر ودعا وعمل کو ولہذا حدیث ابن عمر میں آیا ہے۔ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ جو شخص کسی کو کسی طرح کا نفع پہنچائے

اس کو خیر الناس کہا ہے اس لئے جو فوائد ومنافع دار نافع ودار آخرت کے آیات واحادیث صحیح احادیث ہوئے ہیں ان کو اس جگہ لکھا گیا اور بجا آوری بلاغ کی عمل میں آئی۔ ؎

داریم تراز گنج مقصود نشان　　　گر ما نرسیدیم تو باری برسی!!

علاوہ اس کے علمار محدثین میں استحصال سند واجازت کتب سنن کا طریقہ قدیماً وحدیثاً ماثور ہے مجھ کو اجازت کتب صحاح وسنن وغیرہا کی مشائخ حدیث سے حاصل ہے تفصیل اس اجمال کی کتاب سلسلۃ المسجد میں لکھی گئی ہے باقی وہ اعمال جو مشائخ طریقہ سے اس جگہ نقل کئے گئے ہیں منجملہ ان کے ایک کتاب الفوائد شیخ ابو العباس احمد بن عبداللطیف شرجی حنفی رضی اللہ عنہ صاحب تجرید صحیح بخاری ہے انہوں نے یہ تجرید ۱۸۹۹ھ میں لکھی ہے شرجی اسانید علوم حدیث میں میرے شیخ الشیوخ ہیں سند کتاب سنن ابی داؤد وجامع ترمذی ونسائی وابن ماجہ وشفا قاضی عیاض وسلاح المومن ومشکوٰۃ المصابیح واحیاء العلوم وغیر ذلک میں نام ان کا ضمن سند میں آتا ہے۔ اس لئے یہ اعمال جو ان کی کتاب سے لکھے ہیں داخل دائرہ اجازت ہیں اور جو اعمال کہ قول جمیل سے منقول ہیں ان کی اجازت منتقل مولوی محمد یعقوب مہاجر مکی سے حاصل ہے اور وہ اعمال جو مرزا مظہر جان جاناں سے نقل کئے ہیں وہ غالباً موافق قول جمیل یا موافق بعض احادیث ہیں الا ماشاء اللہ تعالیٰ اور جو ایک اعمال کتاب خزینۃ الاسرار سے حکایت کئے ہیں ان کی اجازت مجھ کو نہیں ہے لیکن وہ بھی دائرہ اذن سے باعتبار اخذ کے مشائخ صوفیہ سے خارج نہیں ہو سکتے اور جس صورت میں کہ تعامل اعمال سنت کا بلا اجازت خاصہ جائز ہے تو اعمال وعزائم مشائخ کا بھی استعمال کرنا ممکن ہے گو اجازت نہ ہو وہاں اتنی بات درکار ہے کہ شیخ کا مرتبہ معلوم ہو اور طریقہ پر وہ عزیمت عمل میں لائی جائے ورنہ جب احتیاط ورعایت آداب کی طرف سے عازم ومعمول لہ کے نہیں ہوتی ہے تو پھر عمل کتاب وسنت کا بھی اثر ظاہر نہیں ہوتا یہ قصور اپنی طرف سے نہ دوسرے کی طرف کا اس رسالے

میں جس قدر اعمال ذکر کئے گئے ہیں غالبًا وہ مجربات ہیں قدماء علماء ومشائخ نے ان کا تجربہ کیا ہے اور بعض کا تجربہ مجھ کو بھی حاصل ہوا ہے اور ایسے اعمال جن کے تجربے کا حاصل معلوم نہیں ہے وہ ایک دفتر میں بھی نہیں آسکتے اس لئے ان کا ذکر ترک کر دیا اسی طرح وہ تعاویذ و تعالیق واوفاق وعزائم جن کی صورت شرعی موافق ظاہر سنت کے نہیں تھی کو نفس الامر میں جائز العمل وواقع الخلل ہوں ان کو بھی چھوڑ دیا اصح صحیح نفس نفیس وروح الروح کو اس جگہ ضبط کیا ہے میں ان ادعیہ واعمال کی اجازت خاصہ اپنی اولاد واحفاد کو ذکراناثا دیتا ہوں کہ وہ اوقات حاجات میں ان اعمال کو اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے ضرور عمل میں لایا کریں یا جس کی مسلمان کو طرف ان کی حاجت ہو اس کے لئے یہ عمل کر دیا کریں کہ خیر الناس من ینفع الناس اور ان اعمال کی قدر و میمنت سمجھیں انشاء اللہ تعالیٰ برکات ومنافع عجائب ان کو ظاہر ہوں گے۔ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَھُوَ الْمُسْتَعَانُ وَخَیْرُ رَفِیْقٍ وَّاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَخَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

تمت

۱۲۸۶

وهو الغفور الرحيم

القول الجميل

مع شرح

ہدیہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ

شفاء العليل

باہتمام
مولوی محمد اسحاق صدیقی مالک کتبخانہ رحیمیہ یوپی طبع ہوئی

فہرست فوائد فصول شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل کہ مشتمل بر یازدہ فصل است

صفحہ	فوائد فصول	صفحہ	فوائد فصول	صفحہ	فوائد فصول
۷	فصل پہلی	۳۶	مراقبۂ فنا	۵۲	کلمات نقشبندیہ
〃	استدلال بیعت سے	۳۸	برائے کشف وقائع آئندہ	۵۳	بیان ہوش دردم
۱۱	فوائد فصل دوسری کے	〃	طریقۂ کشف ارواح	۵۴	بیان نظر برقدم
〃	سنیت بیعت	〃	برائے حصول امور مشکلہ	۵۵	بیان سفر در وطن
۱۲	حکمت بیعت	〃	برائے انشراح خاطر و دفع بلاہا	۵۶	بیان خلوت در انجمن
۱۴	شرائط مرشد	〃	برائے شفائے مریض وغیرہ	〃	بیان یادکرد
۱۷	شرائط مرید	۳۹	فوائد فصل پانچویں کی	۵۷	بیان بازگشت
〃	اقسام بیعت صوفیہ	〃	اشغال چشتیہ	۵۷	بیان نگاہداشت
۱۸	حکمت تکرار بیعت	۴۱	ذکر جلی وخفی	۵۸	بیان یادداشت
۲۲	فوائد فصل تیسری کی	۴۲	طریقۂ پاس انفاس	〃	بیان وقوف زمانی
〃	طریقۂ تربیت وتعلیم مرید	〃	طریقۂ ربط قلب بشیخ	〃	بیان وقوف عددی
۲۳	تفصیل گناہ کبیرہ	۴۳	طریقۂ مراقبہ چشتیہ	〃	بیان وقوف قلبی
۲۸	تفصیل شعب ایمانیہ	۴۴	شرائط چلہ نشینی	۵۹	تصرفات نقشبندیہ
۲۹	فوائد فصل چوتھی کی	۴۵	کشف قبور واستفاضہ بدال	۶۰	طریقۂ تاثیر طالب
〃	اشغال قادریہ	〃	صلوۃ المعکوس	〃	بیان حقیقت ہمت
۳۰	طریقۂ ذکر نفی واثبات	〃	صلوۃ کن فیکون	۶۱	بیان سلب مرض
۳۳	دورۂ قادریہ	۴۶	فوائد فصل چھٹی کی	〃	طریقۂ توبہ بخشی
	طریقۂ پاس انفاس	〃	اشغال نقشبندیہ	〃	طریقۂ تصرف قلوب
۳۴	طریقۂ مراقبہ	〃	شغل نفی واثبات	۶۲	طریقۂ اطلاع نسبت اہل اللہ
〃	مراقبہ حضور حق تبارک وتعالے	۴۸	طریقۂ اثبات مجرد	〃	طریقۂ اشراف خواطر
〃	طریق معیت	۴۹	حقیقت مراقبہ بوجہ شمول	〃	طریقۂ کشف وقائع آئندہ
〃	مراقبہ قرآنیہ	〃	طریقۂ مراقبہ بسیطہ	〃	طریقۂ دفع بلا

شفاء العلیل

۳

صفحہ	فوائد فصول	صفحہ	فوائد فصول	صفحہ	فوائد فصول
۶۴	اشتغال طریقۂ مجددیہ		سہ سہ آیات برائے دفع سحر و	۸۹	برائے گم شدہ
۶۵	**فوائد فصل ساتویں کے**	۷۹	محافظت از دزدان و درندگان	۹۰	برائے شناختن دزد
〃	بیان حقیقت نسبت	۸۱	برائے حفظ از چیچک	〃	برائے بردہ گریختہ
۶۹	بیان توارث نسبت از زمان		نامہائے اصحاب کہف برائے امان از	〃	برائے حاجت روائی
۷۳	فراست صادقہ	۸۱	از غرق و حرق و غارتگری و دزدی	۹۱	طریقہ استخارہ
۷۴	**فوائد فصل آٹھویں کے**	۸۲	برائے حاجت روائی	۹۲	افسونہائے تپ
〃	اعمال مجرب خاندانی حضرت مصنف	〃	نماز برائے قضائے حاجات	〃	برائے دفع خنازیر ہندی کنٹھ مالا
۷۵	برائے کشایش ظاہری و باطنی	۸۴	اعمال برائے آسیب زدہ	۹۳	برائے دفع سحر بادہ
〃	برائے درد دندان و سر و ریاح	〃	ایضاً عمل آسیب زدہ برائے دفع جن از خانہ	〃	برائے دفع ضعف جگر
۷۶	برائے رفع حاجت درد	〃	برائے عقیمہ	〃	برائے دفع صرع
〃	غائب و شفائے مریض	۸۵	برائے اسقاط جنین	〃	**فوائد فصل نویں کے**
〃	برائے گزیدن سگ دیوانہ	〃	برائے دروازہ	〃	در آداب عالم حقانی کہ در علم
〃	برائے دفع فاقہ	۸۶	برائے آنکہ فرزند نرینہ زاید	〃	ظاہری و باطنی کامل باشد
〃	بیدار شدن از شب	〃	برائے آنکہ فرزندش زیادہ	۱۰۴	**فوائد فصل دسویں کے**
۷۷	عمل حفظ اطفال	〃	برائے فرزند نرینہ	〃	در آداب تذکیر و وعظ گوئی
〃	برائے امان از ہر آفت	۸۷	اعمال چشم زخم ڈائن	۱۱۱	**فوائد فصل گیارھویں کے**
۷۸	برائے خوف حاکم	〃	نشان سیاہی بر زنخدان اطفال	〃	در ذکر سلاسل طریقت مصنف
〃	آیات شفا برائے	〃	برائے دفع نظر بد	۱۱۸	سند سلسلہ قادریہ
	مریض	۸۹	برائے مسحور مریض مایوس العلاج	۱۱۹	سند سلسلہ چشتیہ

فہرست کتب

تفسیر بیان القرآن معہ اضافات جدید بارہ جلد مطابق مطبوعہ تھانہ بھون طبع رحیمیہ مکمل جلد	۶۰/-	جدید مکمل و مدلل بہشتی زیور کامل گیارہ حصص	[illegible]	سیرت خاتم الانبیاء اور جزا سبیر، شاہنامہ اسلام حفیظ جالندھری کامل چہار جلد طبع عمدہ رحیمیہ	۱۶/-
		مدلل و مکمل اشاعت اسلام اعلیٰ قسم	۵/-		
تفسیر عزیزی پارہ عم اردو گلیز عمدہ	[illegible]	تاریخ اسلام عاشقی	[illegible]	جواہر خمسہ عملیات کی کنجی کامل ہر سہ حصہ	[illegible]
فتاوی دار العلوم کامل آٹھ جلد طبع رحیمیہ اعلیٰ	۲۰/-	سیرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	[illegible]	قصص الانبیاء کلاں ۲۰×۲۶/۴ گلیز عمدہ طبع رحیمیہ	۶/-

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الۡاَوَّلِيۡنَ وَالۡاٰخِرِيۡنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَاَوۡلِيَآءِ اُمَّتِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ **اما بعد** عاجز بندہ گناہوں سے شرمندہ **خرم علی** عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین میں عرض کرتا ہے کہ بعض مخلص احباب نے فرمایش کی کہ کتاب مستطاب **قول الجمیل فی بیان سواء السبیل** تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت **شاہ ولی اللہ** محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو میں کرے

تا زمانہ اخیر میں کہ روز بروز جہل کی ترقی ہے اہل دین حقیقت حال سے مطلع ہوں اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے آگاہ ہو کر افراط و تفریط سے بچیں نہ مطلقاً بیعت کا انکار کریں نہ نااہل سے بیعت کریں ہر چند مترجم بسبب کوتاہی باطنی اس کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذاکرین حق اور اولیائے طریقت کے اشغال میں ہے لیاقت نہیں رکھتا لیکن بمضمون اس حدیث صحیح کے جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم میں ثابت ہے کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں پھر جب ذاکرین کو پاتے ہیں تو انکو اپنے پروں سے اول آسمان[1] تک چھا لیتے ہیں پھر جب حق تعالی فرشتوں کو سنا کر کے فرماتا ہے کہ میں نے انکو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہے کہ ان میں تو فلانا بندہ گنہگار بھی ہے جو انکی راہ پر نہیں کسی کام کو آیا تھا سو وہاں بیٹھ گیا تو حق تعالی فرماتا ہے کہ ہم نے اسکو بھی بخشا وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس کا بیٹھ جانے والا شقی یعنی بے نصیب نہیں رہتا ترجمہ اس کتاب کو وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیوں نہ ہو کہ حدیث مَنۡ اَحَبَّ قَوۡمًا فَهُوَ مِنۡهُمۡ دستاویز قوی ہے انشاء اللہ تعالی **نظم**

[1] یہ مختصر ہے حدیث دراز کا اس کے آگے یوں ہے کہ جب فرشتے جناب باری تعالی میں جاتے ہیں تو پوچھتا ہے ان سے پروردگار عالم حالانکہ وہ بہت جانتا ہے انسے کیا کہتے ہیں بندے میرے ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ ساتھ پاکی اور بڑائی کے یاد کرتے ہیں تجھکو اور تعریف کرتے ہیں تیری یعنی سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ کہتے ہیں اور تمجید کرتی ہیں تیری یعنی لاحول پڑھتے ہیں پس فرماتا ہے اللہ تعالی کہ کیا دیکھا ہے انھوں نے مجھ کو عرض کرتے ہیں فرشتے کہ قسم ہے خدا کی نہیں دیکھا انھوں نے تجھ کو پس فرماتا ہے اللہ تعالی کیا حال ہو اگر دیکھیں وہ مجھ کو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ تجھ کو تو ہو دیں وہ بہت کرنیوالے عبادت تیری اور بہت بیان کریں بزرگی تیری اور بہت کریں تسبیح تیری پھر فرماتا ہے اللہ تعالی پس کیا مانگتے ہیں مجھ سے کہتے ہیں فرشتے کہ مانگتے ہیں تجھ سے بہشت فرماتا اللہ تعالی کیا دیکھی ہے انھوں نے بہشت عرض کرتے ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی اے رب ہمارے نہیں دیکھی انھوں نے بہشت فرماتا ہے اللہ تعالی پس کیا حال ہو اگر دیکھیں وہ بہشت عرض کرتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ اسکو بہت ہوں اسپر حرص کرنیوالے اور بہت طلب کریں اسکو اور بہت کریں اسکی محبت پھر فرماتا ہے اللہ تعالی کہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں عرض کرتے ہیں فرشتے کہ پناہ مانگتے ہیں وہ دوزخ سے فرماتا ہے اللہ تعالی کہ کیا دیکھا ہے انھوں نے دوزخ کو کہتے ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی اے رب نہیں دیکھا انھوں نے اسکو فرماتا ہے اللہ تعالی پس کیا حال ہو اگر دیکھیں وہ اسکو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ اسکو تو بہت ہوں اس سے بھاگنے والے اور بہت اس سے ڈرنیوالے فرماتا ہے اللہ تعالی پس گواہ کرتا ہوں میں تمکو تحقیق میں نے بخش دیا انکو وہ کہتے ہیں پس عرض کرتا ہے ایک ان فرشتوں میں سے کہ فلانا شخص انمیں نہ تھا کہ نہیں تھا ذکر کرنیوالوں میں سے سوا اسکے نہیں کہ آیا تھا کسی کام کیلئے فرماتا ہے اللہ تعالی ھم الجلساء لا یشقی جلیسھم یعنی ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ نہیں بدبخت ہوتا ہمنشین انکا انتہی یہ حدیث مشکوۃ کے باب ذکر اللہ عزوجل میں بخاری سے نقل کی ہے ۱۲

سیہ دل تبہ کار گو میں ہوں لیکن | فدائی ہوں اللہ کے عاشقوں کا
یہ امید رکھتا ہوں لطفِ ازل سے | کہ اس دل میں پر تو پڑے صادقوں کا

اور کیا عجب ہے رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندۂ خدا اہل دل اس ترجمے کو دیکھ کر خوش ہو جاوے اور مترجم کے افلاس باطنی پر رحم کرے اور توجہ فرماوے یا بعد موت مترجم کے دعاے مغفرت کرے مصرع

وَلِلْاَرْضِ مِنْ کَاسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ[1] ∴ بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہے فصل پہلی اور دوسری اقسام بیعت اور اس کے احکام اور شرائط میں فصل تیسری سالکین کی تربیت کی ترتیب میں فصل چوتھی مشائخ قادریہ کی اشغال میں فصل پانچویں مشائخ چشتیہ کے اشغال میں فصل چھٹی مشائخ نقشبندیہ کے اشغال میں فصل ساتویں اذکار اشغار یعنے تحصیل نسبت میں فصل آٹھویں عزائم اور اعمال میں فصل نویں عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح میں فصل دسویں وعظ گوئی اور وعظ کی شرائط اور آداب وغیرہ میں فصل گیارہویں سلاسل طریقت کے اسناد میں

اب معلوم کرنا چاہیئے کہ ترجمہ اس کتاب میں محاورہ مقدم رکھا گو اصل کے تراجم الفاظ میں تقدیم اور تاخیر واقع ہوا اسواسطے کہ ترجمہ کرنے سے سہولت فہم مقصود ہے سو ترجمہ تحت اللفظ میں حاصل نہیں اور جو حواشی مصنف قدس سرہٗ اور انکے خلف الرشید علامۂ عصر مسند دہر مولانا شاہ عبدالعزیز کے اس کتاب کے صحیح پائے مزید توضیح اور تکثیر فوائد کے واسطے اُن کا ترجمہ بھی ذیل فوائد میں مندرج کر دیا جہاں کہیں مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ عبدالعزیز مراد ہوں گے اور اس کا شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل نام رکھا حق تعالیٰ اس ترجمہ کو اپنے مزید کرم سے مقبول فرماوے اور مترجم اور صاف فرمائش اور مصحح اور ناشر اور سائر اہل دین کو اس کتاب کے برکات سے فائدہ مند کرے آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ مُسْتَعِدَّةً لِفَیَضَانِ الْاَنْوَارِ مُتَهَیِّئَةً لِاِیْدَاعِ الْمَعَارِفِ وَالْاَسْرَارِ سب تعریف اللہ کو جس نے بنی آدم کے دلوں کو واسطے فیضان انوار کے مستعد بنایا اور تفویض معارف اور اسرار کے واسطے لائق ٹھہرایا وَبَعَثَ الْاَنْبِیَاءَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارَ دَاعِیْنَ وَهَادِیْنَ اِلٰی طُرُقِ اکْتِسَابِهَا بِالطَّاعَاتِ وَالْاَذْکَارِ اور بھیجا انبیائے برگزیدہ اخیار کو داعی اور ہادی بنا کر کہ معارف اور اسرار الٰہی کی تحصیل کی راہیں بتادیں عبادات اور اذکار سے

[1] یعنی زمین کیلئے بزرگوں کے پیالے سے حصہ ہے کہ شربت وغیرہ پینے کے وقت کچھ پیالے میں سے زمین پر گرا دیتے ہیں نظر کے دفع کے لئے یہ بحسب عرف کے کہا ہے حاصل یہ ہے کہ کیا عجب ہے مجکو بھی اُن کی برکات میں سے کچھ ملجاوے ۱۲

شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ کی تصنیف

ثُمَّ جَعَلَ لَهُمْ وَرَثَةً يَقُوْمُوْنَ بِعِلْمِهِمْ وَرُشْدِهِمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِيْنَ الْاَبْرَارِ پھر
حق تعالیٰ نے انبیا کے وارث ٹھہرائے یعنی علمائے مضبوط نیک کار جو اُن کے علم
اور ارشاد کو بعد زمانہ انبیا کے قرناً بعد قرن قائم رکھیں وَلَا تَزَالُ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ
قَائِمِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ مِنَ الْاَشْرَارِ اور ہمیشہ تا قیامت ان میں سے چند لوگ
حق پر قائم رہیں گے ان کو ضرر نہ پہونچا سکیں گے جو شریر انکے معاند اور منکر ہوں گے
وَجَعَلَهُمْ سُرُجًا يَهْتَدِي النَّاسُ بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الطَّبِيْعَةِ اِلٰى قُرْبِ الْجَبَّارِ اور حق تعالیٰ نے
وارثین انبیا کو چراغ ہدایت بنایا جن سے طبیعت اور بشریت کی تاریکیوں میں لوگ راہ پاتے
ہیں خدا کے قریب کی طرف فَمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ فَقَدْ رَشَدَ
وَلَهُ النَّعِيْمُ الْمُقِيْمُ وَالْجَنَّاتُ وَالْاَنْهَارُ سو جس کا دل بیدار ہے اس نے کلام حق کو
سنا دھیان کرکے سو وہ تو راہ پا گیا اور اس کے واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انہار ہیں
وَمَنْ اَعْرَضَ وَتَوَلّٰى فَقَدْ غَوٰى وَهَوٰى وَلَهُ الْجَحِيْمُ وَالْحَمِيْمُ وَمَالَهٗ مِنْ اَنْصَارٍ اور جس
نے اس ہدایت سے روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بھولا اور نیچے گر پڑا اور اس کے لئے دوزخ
اور پانی گرم ہے اور کوئی اس کا مددگار نہیں نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا
هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا ہم ستائش کرتے ہیں اللہ کی اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے
مغفرت مانگتے ہیں اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں اپنے نفسوں کی برائیوں سے اور
اپنے اعمال کی بدیوں سے جس کو اللہ نے ہدایت کی اس کا کوئی گمراہ کرنیوالا نہیں اور جس کو
اس نے بھٹکایا اس کا کوئی راہ بتانے والا نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی معبود برحق
نہیں سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی ساتھی نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے
پیشوا اور دو سردار یعنی جناب محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں جنکو اللہ نے بھیجا ساتھ
حق کے بشیر[1] اور نذیر کرکے حق تعالیٰ ان پر اپنی عمدہ رحمت نازل کرے اور انکی آل اور اصحاب پر
اور برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْفَقِيْرُ اِلَى

[1] بشیر خوشخبری دینے والا مومنوں کو ساتھ جنت کے اور نذیر ڈر سنانیوالے کافروں کو ساتھ دوزخ کے ۱۲

رَحْمَةِ اللهِ الْكَرِيْمِ وَلِيِّ اللهِ بْنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ تَغَمَّدَهُمَا اللهُ بِفَضْلِهِ الْجَسِيْمِ وَ جَعَلَ مَآلَهُمَا اِلَى النَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ هٰذِهٖ فُصُوْلٌ مُشْتَمِلَةٌ عَلٰى اُصُوْلِ الطَّرِيْقَةِ وَمَا يَتَّصِلُ بِهَا مِمَّا اسْتَفَدْنَاهُ مِنْ مَشَايِخِنَا النَّقْشْبَنْدِيَّةِ وَالْجِيْلَانِيَّةِ وَالْجِشْتِيَّةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَسَمَّيْتُهَا بِالْقَوْلِ الْجَمِيْلِ فِيْ بَيَانِ سَوَاءِ السَّبِيْلِ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بعد حمد و صلوٰۃ کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ بیٹا شیخ عبدالرحیم کا ان دونوں کو اللہ ڈھانپ لے اپنے فضل بڑے میں اور ان دونوں کا ٹھکانا نعمت دائمی کیطرف ٹھہراوے یہ چند فصلیں مشتمل ہیں قواعد طریقت پر یعنی کلیات درویشی پر اور اسپر جو طریقت سے قریب اور مناسب ہے یعنی دعوات اور اعمال پر جس کو ہم نے اپنے نقشبندی اور قادری اور چشتی پیروں سے حاصل کیا ہے راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے اور ان فصلوں کا قول الجمیل فی بیان سواء السبیل میں نے نام رکھا اور اللہ مجھ کو کافی ہے اور بہتر کارساز ہے اور نہیں بچاؤ گناہ سے اور نہیں طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہے بڑائی والا

فصل پہلی

اس فصل میں مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہے اگرچہ زمانہ رسالت میں بیعت کتنے ہی امور کیواسطے تھی اور اب ایک مقصد میں منحصر ہے اور یہ امر اصل غرض کو مضر نہیں (١) قَالَ اللهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ ط يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا حقتعالیٰ نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے ای محمدؐ وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے سو جو عہد شکنی کرتا ہے تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہے اور جس نے پورا کیا اسکو جسپر اللہ سے عہد کیا تھا سو عنقریب اسکو اجر عظیم عنایت کریگا (٢) اسْتَفَاضَ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يُبَايِعُوْنَهٗ تَارَةً عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَتَارَةً عَلٰى اِقَامَةِ اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى الثَّبَاتِ وَالْقَرَارِ فِيْ مَعْرَكَةِ الْكُفَّارِ وَتَارَةً عَلَى التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَةِ وَالْحِرْصِ عَلَى الطَّاعَاتِ كَمَا صَحَّ اَنَّهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَ نِسْوَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى اَنْ لَّا يَنُحْنَ اور

١ کہ وہ جنت ہے اور نعمتیں اس کی ١٢ ٢ اگر تامل کیجئے تو یہ بیعت بھی کتنے امور کیلئے اجمالاً ہوتی ہے اسلئے کہ مرید کے آگے توبہ کرتا ہوں سے کرتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ احکام شرع شریف کے بجالاؤں گا پس یہ بھی مشتمل ہوئی کتنے امور پر یہاں پر جو بحسب رسم کے بیعت کرنے اور ارادہ وغیرہ سے ... کا گلا ہو گیا ہے تو وہ البتہ بیفائدہ ہے کہ ایک امر کیلئے بھی نہ ہوئی پس حضرت مصنف کی یہی مراد ہے کہ جو پہلے لکھی گئی ١٢

چشتی نقشبندی اور قادری نسبتوں کا حصول

بیعت صوفیاء کے دلائل

احادیث مشہورہ میں منقول ہوا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم صلوٰۃ حج زکوٰۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر معرکہ کفار میں چنانچہ بیعت الرضوان اور کبھی سنت نبوی کی تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے حریص اور شائق ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی انصاریوں کی عورتوں سے نوحہ نہ کرنے پر (۳) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ أَنَّهُ بَايَعَ نَاسًا مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ عَلٰى أَنْ لَّا يَسْئَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَكَانَ أَحَدُهُمْ يَسْقُطُ سَوْطُهٗ فَيَنْزِلُ عَنْ فَرَسِهٖ فَيَأْخُذُهٗ وَلَا يَسْئَلُ أَحَدًا اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرت نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت کی اس پر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں سو ان میں سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اس کا کوڑا اگر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اتر کر اس کو اٹھا لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اٹھا دینے کا بھی سوال نہ کرتا تھا وَمِمَّا لَا شَكَّ فِيْهِ وَلَا شُبْهَةَ أَنَّهٗ إِذَا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلٌ عَلٰى سَبِيْلِ الْعِبَادَةِ وَالْاِهْتِمَامِ بِشَانِهٖ فَإِنَّهٗ لَا يَنْزِلُ عَنْ كَوْنِهٖ سُنَّةً فِي الدِّيْنِ اور جس میں کچھ شک اور شبہ نہیں وہ یہ ہے کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے نہ بر سبیل عادت تو وہ فعل سنت دینی سے کمتر تو نہیں ف اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال اہتمام تھا تو بیعت کے مسنون ہونے میں اب کچھ شک اور شبہ نہیں بَقِيَ أَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَلِيْفَةَ اللّٰهِ فِيْ أَرْضِهٖ وَعَالِمًا بِمَا أَنْزَلَ لَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْحِكْمَةِ وَمُعَلِّمًا لِّلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَمُزَكِّيًا لِّلْأُمَّةِ فَمَا فَعَلَهٗ عَلٰى جِهَةِ الْخِلَافَةِ كَانَ سُنَّةً لِّلْخُلَفَاءِ وَمَا فَعَلَهٗ عَلٰى جِهَةِ كَوْنِهٖ مُعَلِّمًا لِّلْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَمُزَكِّيًا لِّلْأُمَّةِ كَانَ سُنَّةً لِّلْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِيْنَ باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ تھے اس کی زمین میں اور عالم تھے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر قرآن اور حکمت کو اتارا اور معلم تھے قرآن اور حدیث کی اور امت کے پاک کرنیوالے تھے سو جو فعل کہ آنحضرتؐ نے بنا پر خلافت کے کیا وہ خلفا کے واسطے سنت ہو گیا اور جو فعل کہ بجہت تعلیم کتاب اور حکمت اور تزکیہ امت کے کیا وہ علمائے راسخین کے واسطے سنت ہوا ف علمائے راسخین سے وہ مراد ہیں جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہیں مَبْحَثٌ عَنِ الْبَيْعَةِ مِنْ أَيِّ قِسْمٍ هِيَ فَظَنَّ قَوْمٌ أَنَّهَا

بیعت تصوف پر اعتراض وارد ہونے کے جوابات

مقصورۃ علی قبول الخلافۃ وان الذی تعتادہ الصوفیۃ من مبایعۃ المتصوفین لیس بشیٔ وھذا ظن فاسد لما ذکرنا من ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبایع تارۃ علی اقامۃ ارکان الاسلام وتارۃ علی التمسک بالسنۃ ھذا صحیح البخاری شاھد علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم اشترط علی جریر عند مبایعتہ فقال والنصح لکل مسلم وانہ بایع قوما من الانصار فاشترط ان لا یخافوا فی اللہ لومۃ لائم ویقولوا بالحق حیث کانوا فکان احدھم یجاھر الامراء والملوک بالرد والانکار وانہ صلی اللہ علیہ وسلم بایع نسوۃ من الانصار واشترط الاجتناب عن النوحۃ الی غیر ذلک وکل ذلک من باب التزکیۃ والامر بالمعروف والنھی عن المنکر تو ہمکو چاہیئے کہ بیعت کی گفتگو کریں کہ وہ کون قسم میں سے ہے سو بعضے لوگوں نے یہ گمان کیا ہے کہ بیعت منحصر ہے قبول خلافت اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیوں کی عادت ہے باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعاً کچھ نہیں اور یہ گمان فاسد ہے بدلیل اوس کے جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر نبی صلے اللہ علیہ وسلم گاہے بیعت لیتے تھے اقامت ارکان اسلام پر اور گاہے تمسک بالسنۃ پر اور صحیح بخاری گواہی دے رہی ہے اس پر کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی ان کی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی لازم ہے ہر مسلمان کے واسطے اور حضرت ؐ نے بیعت لی قوم انصار سے سو یہ شرط کر لی کہ نہ ڈریں امر خدا میں کسی ملامت گر کی ملامت سے اور حق ہی بات بولیں جہاں ہیں سو ان میں سے بعضے لوگ اُمرار اور سلاطین پر کھُل کر بلاخوف رَدُ انکار کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے بیعت کی اور شرط کر لی کہ نوحہ کرنے سے پرہیز کریں ان کے سوائے بہت امور ہیں بیعت ثابت ہے اور وہ سب امور از قسم تذکیہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ہیں ف توصاف ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہیں فالحق ان البیعۃ علی اقسام منھا بیعۃ الخلافۃ ومنھا بیعۃ التمسک بحبل التقوی ومنھا بیعۃ الھجرۃ والجھاد ومنھا بیعۃ التوثق فی الجھاد تو حق یہ ہے کہ بیعت چند قسم پر ہے بعضی بیعت خلافت کی اور بعضی بیعت اسلام لانے کی اور بعضی بیعت تقوی کی رسی پکڑنے کی اور بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد میں مضبوط رہنے کی وکانت بیعۃ الاسلام متروکۃ فی زمن الخلفاء اما فی زمن الراشدین

مِنْهُمْ فَلِاَنَّ دُخُوْلَ النَّاسِ فِی الْاِسْلَامِ فِیْ اَیَّامِهِمْ کَانَ غَالِبًا بِالْقَهْرِ وَالسَّیْفِ
لَا بِالتَّالِیْفِ وَاِظْهَارِ الْبُرْهَانِ وَلَا طَوْعًا وَرَغْبَةً وَاَمَّا فِیْ غَیْرِهِمْ فَلِاَنَّهُمْ کَانُوْا
فِی الْاَکْثَرِ ظَلَمَةً فَسَقَةً لَا یَهْتَمُّوْنَ بِاِقَامَةِ السُّنَنِ اور مسلمان ہونے کی بیعت خلفا
کے زمانہ میں متروک تھی خلفائے راشدین کے وقت میں بیعت اسلام تو اسواسطے
متروک تھی کہ داخل ہونا لوگوں کا اسلام میں ان کے ایام میں اکثر بسبب شوکت
اور تلوار سے تھا نہ تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام پر اور نہ دخول اسلام اپنی
خوشی اور رغبت پر تھا اور خلفائے راشدین کے سوا اور خلفا کے وقت میں چنانچہ خلفائے
مروانیہ اور عباسیہ کے وقت میں اس واسطے بیعت اسلام متروک تھی کہ ان میں اکثر
ظالم اور فاسق تھے اقامت سنن دین میں کوشش بلیغ نہ کرتے تھے وَکَذٰلِكَ بَیْعَةُ
التَّمَسُّكِ بِحَبْلِ التَّقْوٰی کَانَتْ مَتْرُوْکَةً اَمَّا فِیْ زَمَانِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ فَلِکَثْرَةِ
الصَّحَابَةِ الَّذِیْنَ اسْتَنَارُوْا بِصُحْبَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَاَدَّبُوْا فِیْ حَضْرَتِهٖ
فَکَانُوْا لَا یَحْتَاجُوْنَ اِلٰی بَیْعَةِ الْخُلَفَاءِ وَاَمَّا فِیْ زَمَنِ غَیْرِهِمْ فَخَوْفًا مِنِ افْتِرَاقِ الْکَلِمَةِ
وَاَنْ یُّظَنَّ بِهِمْ مُبَایَعَةُ الْخِلَافَةِ فَتَهِیْجُ الْفِتَنُ وَکَانَتِ الصُّوْفِیَّةُ یَوْمَئِذٍ یُقِیْمُوْنَ الْخِرْقَةَ
مَقَامَ الْبَیْعَةِ ثُمَّ لَمَّا انْدَرَسَ هٰذَا الرَّسْمُ فِی الْخُلَفَاءِ انْتَهَزَ الصُّوْفِیَّةُ الْفُرْصَةَ
وَتَمَسَّکُوْا بِالسُّنَّةِ الْبَیْعَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور اسی طرح تقوی کی رسی تھامنے کی بیعت زما
خلفا میں متروک ہوگئی تھی خلفائے راشدین کے زمانہ میں تو بسبب کثرت اصحاب کے
متروک تھی جو نورانی ہو چکی تھی بسبب صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور متادب
ہوگئی تھی آپ کے حضور میں تو ان کو کچھ حاجت نہ تھی خلفا کے بیعت کی تصفیہ باطن
کے واسطے اور خلفا کے سوا اور زمانہ میں بسبب خوف پھوٹ پڑنے کے اور اس خوف
سے کہ بیعت کرنے والوں کی ساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے تو فساد اٹھے بیعت
مذکورہ متروک تھی اور اس وقت میں اہل تصوف خرقہ دینی کو قائم مقام بیعت کے
کرتے تھے پھر بعد مدت یہ رسم بیعت کی ملوک اور سلاطین میں معدوم ہوگئی تو حضرات
صوفیہ نے فرصت کو غنیمت جان کر سنت بیعت پر چنگل مارا واللہ اعلم ف مولانا شاہ
عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو حضرات صوفیہ بعد اندراس رسم بیعت کے
جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوئے کہ جو سنت مردہ کو جلاوے تو

اس کو اس کا اجر ملے گا اور ان لوگوں کا اجر اس کو ملے گا جو اس سنت پر چلیں۔

فصل ۲ اس فصل میں سنیت بیعت اور اس کی غایت اور منفعت اور اس کی شرائط وغیرہ کا بیان ہے وَلَعَلَّكَ تَقُوْلُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْبَیْعَةِ مَا هِیَ وَاجِبَةٌ اَمْ سُنَّةٌ ثُمَّ مَا الْحِكْمَةُ فِیْ شَرْعِهَا ثُمَّ مَا شَرْطُ مَنْ یَاْخُذُ الْبَیْعَةَ ثُمَّ مَا شَرْطُ الْمُبَایِعِ ثُمَّ مَا وَفَاءُ الْمُبَایِعِ وَمَا نَكْثُهُ ثُمَّ هَلْ یَجُوْزُ تَكْرَارُ الْبَیْعَةِ مِنْ عَالِمٍ وَاحِدٍ اَوْ عُلَمَاءَ كَثِیْرِیْنَ ثُمَّ مَا اللَّفْظُ الْمَاْثُوْرُ عِنْدَ الْبَیْعَةِ اور شاید کہ اے مخاطب تو کہے گا کہ مجکو بیعت کا حکم بتا دے کہ کیا ہے واجب (۱) ہے یا سنت پھر بیعت (۲) کی مشروع ہونے میں حکمت کیا ہے پھر (۳) بیعت لینے والے کی شرط کیا ہے پھر بیعت (۴) کرنے والے کی شرط کیا ہے پھر بیعت (۵) کرنے والے میں ایفائے بیعت کس کو کہتے ہیں اور عہد شکنی کیا ہے پھر کیا جائز ہے مکرر (۶) کرنا بیعت کا ایک عالم یا علمائے کثیر سے یا جائز نہیں پھر (۷) کون الفاظ منقول ہیں سلف سے بیعت کے وقت فَاَقُوْلُ اَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْاُوْلٰى فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَیْعَةَ سُنَّةٌ وَلَیْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لِاَنَّ النَّاسَ بَایَعُوا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَرَّبُوْا بِهَا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَمْ یَدُلَّ دَلِیْلٌ عَلٰى تَاْثِیْمِ تَارِكِهَا وَلَمْ یُنْكِرْ اَحَدٌ مِنَ الْاَئِمَّةِ عَلٰى تَارِكِهَا فَكَانَ هٰذَا اِجْمَاعٌ عَلٰى اَنَّهَا لَیْسَتْ بِوَاجِبَةٍ سو میں کہتا ہوں سا توں سوالات کے جواب مفصلاً پہلے سوال کے جواب کو تو یوں سمجھ لے کہ بیعت سنت ہے واجب نہیں اس واسطے کہ اصحاب رضی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اس کے سبب سے حق تعالیٰ کی نزدیکی چاہی اور کسی دلیل شرعی نے تارک بیعت کے گنہگار ہونے پر دلالت نہ کی اور ائمہ دین نے تارک بیعت پر انکار نہ کی تو یہ عدم انکار گویا اجماع ہوگیا اس پر کہ وہ واجب نہیں ف اور اگر بیعت تقویٰ کی واجب ہوتی تو بالضرور اس کے تارک پر انکار وارد ہوتے تو معلوم ہوگیا کہ بیعت سنت ہے اسواسطے کہ حقیقت سنت یہی ہے کہ فعل مسنون بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا موجب ہو۔ اَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّانِیَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَجْرٰى سُنَّتَهٗ اَنْ یَضْبِطَ الْاُمُوْرَ الْخَفِیَّةَ الْمُضْمَرَةَ فِی النُّفُوْسِ بِاَفْعَالٍ وَاَقْوَالٍ ظَاهِرَةٍ وَلَمْ یُقِیْمُهَا مَقَامَهَا كَمَا اَنَّ التَّصْدِیْقَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ خَفِیٌّ فَاُقِیْمَ الْاِقْرَارُ مَقَامَهٗ وَاَنَّ رِضَى الْمُتَعَاقِدَیْنِ بِبَدَلِ الثَّمَنِ وَالْمَبِیْعِ اَمْرٌ خَفِیٌّ مُضْمَرٌ فَاُقِیْمَ الْاِیْجَابُ وَالْقَبُوْلُ مَقَامَهٗ اور سوال ثانی کا جواب یوں معلوم کر کہ سنت اللہ یوں

بیعت کی مشروعیت میں حکمت

شفاء العلیل ١٢

جاری ہے کہ امور خفیہ جو نفوس میں پوشیدہ ہیں ان کا ضبط افعال اور اقوال ظاہری سے ہو اور افعال اور اقوال قائم مقام ہوں امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق اللہ اور اس کے رسول اور قیامت کی امر مخفی ہے تو اقرار ایمان[1] کا بجائے تصدیق قلبی کے قائم مقام کیا گیا اور چنانچہ رضامندی بائع اور مشتری کی قیمت اور مبیع کے دینے میں امر مخفی پوشیدہ ہے تو ایجاب[2] اور قبول کو قائم مقام رضائے مخفی کے کر دیا فکذلک التوبۃ و العزیمۃ علی ترک المعاصی و التمسک بحبل التقوی خفی مضمر فاقیمت البیعۃ مقامھا سو اسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک معاصی کا اور تقوی کی رسّی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہے تو بیعت[3] کو اس کی قائم مقام کر دیا و اما المسئلۃ الثالثۃ فشرط من یاخذ البیعۃ امور احدھا علم الکتاب و السنۃ و الشرط المرتبۃ القصوی بل یکفی من علم الکتاب ان یکون قد ضبط تفسیر المدارک او الجلالین او غیرھما و حققہ علی عالم و عرف معانیہ و تفسیر الغریب و اسباب النزول و الاعراب و القصص و ما یتصل بذلک اور مسئلہ ثالث کا جواب یہ ہے کہ بیعت لینے والے میں یعنی پیر و مرشد میں چند امور شرط ہیں شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہ مراد نہیں کہ پلے سرے کا مرتبہ علم کا مشروط ہے بلکہ قرآن میں اتنا علم ہونا کافی ہے کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوا ان کے مانند تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کے محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اس کو تحقیق کر لیا ہو اور اس کے معانی اور ترجمہ لغات مشکل کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اس کے قریب ہے اسکو جان چکا ہو یعنی دو مختلف چیزوں میں تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور احکام مستنبط قرآنی و من السنۃ ان یکون قد ضبط و حقق مثل کتاب المصابیح و عرف معانیہ و شرح غریبہ و اعراب مشکلہ و تاویل معضلہ علی رای الفقہاء اور حدیث کا علم اتنا کافی ہے کہ ضبط اور تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق کے اور اس کے معانی دریافت کر چکا ہو اور اس کی شرح غریب یعنی لغات مشکلہ کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کے برابر رائے فقہائے دین کی معلوم

ف١ اور اسی اقرار پر احکام ایمان کے دائر ہو گئی چنانچہ حفظ جان اور مال اور وجوب نصرت مؤمن ١٢

ف٢ اور اسی ایجاب اور قبول پر احکام بیع کے دائر ہوئے یعنی قیمت اور مبیع میں تصرف کرنا اور ہبہ اور وراثت وغیرذالک ١٢

ف٣ اور اسی پر احکام دائر ہوئے یعنی وجوب ایفائے عہد شکنی وغیرذالک ١٢

احکام دائر ہوئے یعنی وجوب ایفائے عہد اور حرمت عہد شکنی وغیرذالک ١٢

کر چکا ہوں ف مُشکل اور مُعضَل میں فرق یہ ہے مشکل اس دشوار لفظ کو کہتے ہیں جو باعتبار
لفظ اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہے جس کے معنے مشتبہ ہوں اور ایک
معنے کی تعیین نہ ہو سکے یا دوسری حدیث اس کے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن
مصنف یعنی مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ نے کہ اسیطرح مینے مصنف قدس سرہٗ سے
سنا مترجم کہتا ہے مصنف نے لفظ محتمل المعنے اور احادیث متعارضہ میں اتباع مذاہب
فقہا کے اس واسطے تصریح کی کہ چاروں اماموں کی مخالفت میں ضلالت صریح ہے
یعنی اس نے ترک اجماع کیا وَلَا يُكَلَّفُ بِحِفْظِ الْقُرْآنِ وَلَا التَّفَحُّصِ عَنْ حَالِ الْأَسَانِيدِ
أَلَا تَرَى أَنَّ التَّابِعِينَ وَأَتْبَاعَهُمْ كَانُوا يَأْخُذُونَ بِالْمُنْقَطِعِ وَالْمُرْسَلِ إِنَّمَا الْمَقْصُودُ
حُصُولُ الظَّنِّ بِبُلُوغِ الْخَبَرِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور بیعت لینے والا مکلف
نہیں علم قرآن میں اختلافات قرات کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث میں حال اسانید کے
تجسس کا کیا تو نہیں جانتا کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے
مقصود تو حصول ظن ہے ساتھ پہنچ جانے حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو اتنی
بات تو کتب معتمدہ حدیث میں تفحص رواۃ پر منحصر نہیں اگرچہ تحقیق فن حدیث میں بدون
علم رجال کے حاصل نہیں ف منقطع وہ حدیث ہے جس کا راوی اول سند میں
مذکور نہو اور مرسل وہ ہے جو آخر سند میں راوی مذکور نہ ہو چنانچہ تابعی حدیث کو
بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہور بالخیر تھا
اور وسط سند قلیل ہوتے تھے تو انقطاع سے بھی حصول ظن بلوغ خبر متصور تھا بخلاف
غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ ان کو یہ دولت قربیہ خداداد کہاں سے حاصل خلاصہ
یہ ہے کہ پیری مریدی کے واسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہے لیکن عمل
بالحدیث اور استنباط احکام کے واسطے تو بہت سا کچھ درکار ہے وَلَا بِعِلْمِ الْأُصُولِ
وَالْكَلَامِ وَجُزْئِيَّاتِ الْفِقْهِ وَالْفَتَاوٰى اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ اور اصول حدیث
اور جزئیات فقہ اور احکام حوادث کے یاد رکھنے کا مکلف نہیں ف مولانا عبدالعزیز
قدس سرہٗ نے حاشیہ میں فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کلیات مراد نہیں بلکہ صور
مفروضہ مراد ہیں جن کی طرف کمتر حاجت ہوتی ہے مترجم کہتا ہے تو اس تقریر سے
معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجت ہیں ان کا حفظ مشروط ہے وَإِنَّمَا

شَرَطْنَا الْعِلْمَ لِاَنَّ الْغَرَضَ مِنَ الْبَيْعَةِ اَمْرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُهٗ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاِرْشَادُهٗ
اِلٰى تَحْصِيْلِ السَّكِيْنَةِ الْبَاطِنَةِ وَاِزَالَةِ الرَّذَائِلِ وَاكْتِسَابِ الْحَمَائِلِ ثُمَّ امْتِثَالِ
الْمُسْتَرْشِدِ بِهٖ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عَالِمًا كَيْفَ يَتَصَوَّرُ مِنْهُ هٰذَا اور
عالم ہونا مرشد کا ہم نے فقط اتنے واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا
ہے مشروعات کا اور روکنا اس کو خلاف شرع سے اور اس کی رہنمائی طرف تسکین
باطنی کے اور دور کرنا بدخوؤں کا اور حاصل کرنا اوصاف حمیدہ کا پھر مرید کا عمل میں
لانا اس کو جمیع امور مذکورہ میں سو جو شخص کہ عالم اور واقف ان امور سے نہ ہوگا اس
سے یہ کیونکر متصور ہوگا ف مترجم کہتا ہے سبحان اللہ کیا معاملہ بالعکس ہو گیا ہے
فقراء جہال کو اس وقت میں یہ خبط سمایا ہے کہ پیری مریدی میں علم کا ہونا کچھ
ضرور نہیں بلکہ علم درویشی کو مضر ہے اس واسطے کہ شریعت کچھ اور ہے اور طریقت کچھ اور
حالانکہ صوفیان قدیم کی کتب اور ملفوظات میں مثل قوت القلوب اور عوارف اور
احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت
عبد القادر جیلانی میں صاف مصرح ہے کہ علم شریعت شرط ہے طریقت اور تصوف کی
یہ بھی جہالت کی شامت ہے کہ جن مرشدوں کا نام صبح شام مثل قرآن اور درود کے
ذکر کیا کرتے ہیں ان کے کلام سے بھی غافل ہیں کہ وہ کیا فرما گئے ہیں وَقَدِ اتَّفَقَ
كَلِمَةُ الْمَشَائِخِ عَلٰى اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ عَلَى النَّاسِ اِلَّا مَنْ كَتَبَ الْحَدِيْثَ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ اِلَّا
متفق ہے مشائخ کا قول اس پر کہ وعظ نہ کرے لوگوں کو مگر وہ شخص جس نے کتابت حدیث
کی ہو یعنی روایت کی ہو استاد سے اور جس نے قرآن کو پڑھا ہو اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ
رَجُلٌ صَحِبَ الْعُلَمَاءَ الْاَتْقِيَاءَ دَهْرًا طَوِيْلًا وَتَاَدَّبَ عَلَيْهِمْ وَكَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ الْحَلَالِ
وَالْحَرَامِ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فَعَسٰى اَنْ يَّكْفِيَهٗ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بار خدایا مگر یہ کہ ایسا مرد ہو جس نے متقی علماء کی بہت مدت تک صحبت کی ہو اور
ان سے ادب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا متفحص ہو اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ
اور سنت رسول اللہ کے نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سنکر ڈر جاتا ہو اور اپنے افعال
اور اقوال اور حالات کو کتاب اور سنت کے موافق کر لیتا ہو تو امید ہے کہ اس قدر معلوم
بھی اس کو کفایت کرے درصورت عدم علم واللہ اعلم / وَالشَّرْطُ الثَّانِي الْعَدَالَةُ وَالتَّقْوٰى

بیعہ کے لیے شرط ۲ (۲)

فیجب ان یکون مجتنبا عن الکبائر غیر مصر علی الصغائر اور بیعت لینے کی دوسری شرط عدالت اور تقویٰ ہے تو واجب ہے کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہوں پر اڑ نہ جاتا ہو ف مولانا عبدالعزیزؒ نے حاشیہ میں فرمایا کہ تقویٰ مرشد کا اسواسطے مشروط ہوا کہ بیعت مشروع ہوئی ہے واسطے صفائی باطن کے اور انسان مجبول ہے اپنے بنی نوع کی اقتدائے افعال پر اور صفائی باطن میں فقط قول بدون عمل کے کفایت نہیں کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف نہو فقط زبانی تقریروں پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہے والشرط الثالث ان یکون زاھدا فی الدنیا راغبا فی الاخرۃ مواظبا علی الطاعات المؤکدۃ والاذکار الماثورۃ المذکورۃ فی صحاح الاحادیث مواظبا علی تعلق القلب باللہ سبحانہ وکان یادداشتہ ملکۃ راسخۃ اور تیسری شرط بیعت لینے کی یہ ہے کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو محافظ ہو طاعات مؤکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثوں میں مذکور ہیں مدام تعلق دل کا اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یادداشت کی مشق کامل اس کو حاصل ہو مترجم کہتا ہے یادداشت کی آگے مذکور ہوگی والشرط الرابع ان یکون امرا بالمعروف ناھیا عن المنکر مستبدا برأیہ لا امعۃ لیس لہ رأی ولا ذا مروۃ وعقل تام لیعتمد علیہ فی کل ما یأمر بہ وینھی عنہ قال اللہ تعالیٰ ممن ترضون من الشھداء فما ظنک بصاحب البیعۃ اور چوتھی شرط یہ ہے کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو مشروع کا اور خلاف شرع سے روکتا جو مستقل ہو اپنی رائے پر نہ کہ مرد ہرجائی ہر دم خیالی جس کو نہ رائے ہو نہ امر ذی مروۃ اور صاحب عقل کامل ہوتا اس اعتماد کیا جاوے اس کے بنائے اور روکے فعل پر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ گواہی اُن کی قبول ہے جن گواہوں کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہے صاحب بیعت کے ساتھ یعنی جب شاہدوں میں عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے مرشد میں بطریق اولےٰ عدالت اور تقویٰ شرط ہوگا ف مولانا نے فرمایا یہ مراد نہیں کہ امر بالمعروف اور مستقل الرائے وغیرہ ہونا قبول شہادت کی شرط ہے تا اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت میں شرط نہیں تو چاہئیے کہ صاحب بیعت میں بھی شرط نہوں بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا

(۳) شرط
(۴) شرط

اور اختیار پر مفوض کیا اور چونکہ رضا امر مخفی ہے لہٰذا اس کی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل اسلام کے رضا پر ہو کر تعیین اس کی علامات ظاہرہ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشدین طریق اولی ہوگا وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ اَنْ يَّكُوْنَ صَحِبَ الْمَشَائِخَ وَتَاَدَّبَ بِهِمْ دَاهْرًا طَوِيْلًا (٨) شرط
وَاَخَذَ مِنْهُمُ النُّوْرَ الْبَاطِنَ وَالسَّكِيْنَةَ وَهٰذَا لِاَنَّ سُنَّةَ اللّٰهِ جَرَتْ بِاَنَّ الرَّجُلَ لَا يُفْلِحُ اِلَّا اِذَا رَاٰی الْمُفْلِحِيْنَ كَمَا اَنَّ الرَّجُلَ لَا يَتَعَلَّمُ اِلَّا بِصُحْبَةِ الْعُلَمَاۗءِ وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ غَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ الصِّنَاعَاتِ اور پانچویں شرط یہ ہے کہ بیعت لینے والا مرشد ان کامل کی صحبت میں رہا ہو اور ان سے ادب سیکھا ہو زمانہ دراز اور ان سے باطن کا نور اور اطمینان کیا ہو اور یہ یعنی صحبت کاملین اس واسطے مشروط ہوئی کہ عادت الٰہی یوں جاری ہوئی ہے کہ مراد نہیں ملتی جب تک مراد پانے والوں کو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم نہیں حاصل ہوتا مگر علماء کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہیں اور پیشے یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا نجاری بدون صحبت نجار کے نہیں آتی ف مولانا نے ارشاد کیا کہ جریان سنت اللہ کا بھید یہ ہے کہ انسان اس نہج پر مخلوق ہوا ہے کہ یہ اپنے کمالات کو حاصل نہیں کرسکتا بدون اپنی ابنائے جنس کی مشارکت اور معاونت کے بخلاف اور حیوانات کے کہ اُن کے کمالات پیدائشی ہیں اور کیسے نہایت کمتر ہیں چنانچہ بیتر نا جیوانات میں پیدائشی کمال ہے اور انسان کو بدون سیکھے نہیں آتا وَلَا يُشْتَرَطُ فِيْ ذٰلِكَ ظُهُوْرُ الْكَرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ وَلَا تَرْكُ الْاِكْتِسَابِ لِاَنَّ الْاَوَّلَ ثَمْرَةُ الْمُجَاهَدَاتِ لَا شَرْطُ الْكَمَالِ وَالثَّانِيْ مُخَالِفٌ لِلشَّرْعِ وَلَا تَغْتَرَّ بِمَا فَعَلَهُ الْمَغْلُوْبُوْنَ فِيْ اَحْوَالِهِمْ اِنَّمَا الْمَاْثُوْرُ الْقَنَاعَةُ بِالْقَلِيْلِ وَالْوَرَعُ مِنَ الشُّبُهَاتِ اور شرط نہیں اس میں یعنی بیعت لینے میں ظہور کرامات اور خوارق عادات کا اور نہ ترک پیشہ دریکا اس واسطے کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات ثمرہ ہے اور مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کے اور ترک اکتساب مخالف شرع ہے اور دہوکہ نہ کھائیو اس سے جو درویش مغلوب الاحوال کرتے ہیں یعنی جو صاحب حال بسبب غلبہ اپنے حال کے کسب حلال کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہیں اُن کے فعل کو دلیل نہ پکڑنا ترک کسب پر منقول تو یہی ہے کہ تھوڑے پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا یعنی مال مشتبہ اور پیشہ مکروہ اور مشتبہ سے بچنا ضرور ہے ف مولانا نے

فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہیں کہ کمال ترہّب اختیار کرے یعنی عبادات شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم دہرا ور تمام رات جاگنا اور گوشہ گیری نساء سے کرنا اور طعام لذیذ کا نہ کھانا اور جنگل یا پہاڑوں پر رہنا چنانچہ ہمارے وقت کے عوام اس کو شرط کمال کی جانتے ہیں اس واسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدید علی النفس میں داخل ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانوں کو تو اللہ تمکو سخت پکڑے گا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام میں جائز نہیں وَاَمَّا الْمَسْئَلَۃُ الرَّابِعَۃُ فَاعْلَمْ اِنَّہٗ یَجِبُ اَنْ یَّکُوْنَ الْمُبَایِعُ بَالِغًا عَاقِلًا رَاغِبًا وَقَدْ جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ اَنَّہٗ عُرِضَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَبِیٌّ لِیُبَایِعَہٗ فَمَسَحَہٗ عَلٰی رَاْسِہٖ وَدَعَا لَہٗ بِالْبَرَکَۃِ وَلَمْ یُبَایِعْ اور سوال رابع کا جواب یوں جان کہ واجب ہے یہ کہ بیعت کرنے والا جوان ہوشیار رغبت والا ہو اور مقرر حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لڑکا کیا گیا تا آپ سے بیعت کرے تو حضرت نے اوس کا سر سہلایا اور اوس کے واسطے برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی **ف** مولانا نے فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کے واسطے اس واسطے مشروط ہے کہ نابالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہیں تو تقوی اور اجتہاد فی الطاعات کا اوس کے حق میں مذکور ہے وَمِنَ الْمَشَائِخِ مَنْ یُجَوِّزُ بَیْعَۃَ الصِّغَارِ تَبَرُّکًا وَتَفَؤُّلًا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور بعضے مشائخ لڑکوں کی بیعت کو جائز رکھتے ہیں بنا برکت اور نیک فالی کے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل ہیں صحیح مسلم کی حدیث کے ہے کہ حضرت زبیر اپنے بیٹے عبد اللہ کو بیعت کے واسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اون کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر مسکرائے پھر اون سے بیعت لی وَاَمَّا مَسْئَلَۃُ الْخَامِسَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَیْعَۃَ الْمُتَوَارِثَۃَ بَیْنَ الصُّوْفِیَّۃِ عَلٰی وُجُوْہٍ اَحَدُھَا بَیْعَۃُ التَّوْبَۃِ مِنَ الْمَعَاصِیْ وَالثَّانِیْ بَیْعَۃُ التَّبَرُّکِ فِیْ سِلْسِلَۃِ الصَّالِحِیْنَ بِمَنْزِلَۃِ سِلْسِلَۃِ اَسْنَادِ الْحَدِیْثِ فَاِنَّ فِیْھَا بَرَکَۃً وَالثَّالِثُ بَیْعَۃُ تَاْکِیْدِ الْعَزِیْمَۃِ عَلَی التَّجَرُّدِ لِاَمْرِ اللّٰہِ وَتَرْکِ مَا نُھِیَ عَنْہُ ظَاھِرًا اَوْ بَاطِنًا وَتَعْلِیْقِ الْقَلْبِ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَھُوَ الْاَصْلُ اور سوال خامس کا جواب یوں جان کہ جو بیعت کہ صوفیوں میں متوارث ہے وہ کئی طریق پر ہے پہلا طریقہ بیعت توبہ ہے معاصی سے اور دوسرے طریقہ پر بیعت تبرک ہے یعنی بقصد برکت صالحین کے سلسلہ میں داخل ہونا بمنزلہ

سلسلہ اسناد حدیث ہے کہ اس میں البتہ برکت ہے اور تیسرا طریقہ بیعت تاکد عزیمت یعنی عزم مصمم کرنا واسطے خلوص امر الٰہی اور ترک مناہی کے ظاہر اور باطن سے اور تعلیق دل کی اللہ جل شانہ سے اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہے وَاَمَّا الْاَوَّلَانِ فَالْوَفَاءُ بِالْبَیْعَۃِ فِیْھِمَا تَرْكُ الْكَبَائِرِ وَعَدَمُ الْاِصْرَارِ عَلَی الصَّغَائِرِ وَالتَّمَسُّكُ بِالطَّاعَاتِ الْمَذْكُوْرَۃِ مِنَ الْوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنِ الرَّوَاتِبِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِیْمَا ذَكَرْنَا اور پہلے دونوں قسم کے طریقوں میں بیعت کا پورا کرنا عبارت ہے ترک کبائر سے اور نہ اڑجانا صغائر پر اور طاعات مذکورہ پر چنگل مارنا از قسم واجبات اور مؤکدہ سنتوں کی اور عہد شکنی عبارت ہے خلل ڈالنے سے اس میں جن کو ہم نے مذکور کیا یعنی ارتکاب کبائر اور اصرار علی الصغائر اور طاعات پر مستعد نہو تا بیعت شکنی ہے ۔ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَالْوَفَاءُ الْبَقَاءُ عَلٰی ھٰذِہِ الْھِجْرَۃِ وَالْمُجَاھَدَۃِ حَتّٰی یَكُوْنَ مُتَنَوِّرًا بِنُوْرِ السَّكِیْنَۃِ وَیَصِیْرَ ذٰلِكَ دَیْدَنًا لَہٗ وَخُلُقًا وَجِبِلَّۃً فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَدْ یُرَخَّصُ فِیْمَا اَبَاحَہُ الشَّرْعُ مِنَ اللَّذَّاتِ وَالْاِشْتِغَالِ بِبَعْضِ مَا یُحْتَاجُ اِلٰی طُوْلِ التَّعَھُّدِ كَالتَّدْرِیْسِ وَالْقَضَاءِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِیْ ذٰلِكَ اور تیسرے طریقہ میں پورا بیعت کا عبارت ہے مدام ثابت رہنے سے اس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہاں تک کہ روشن ہوجاوے اطمینان کے نور سے اور ہر اوس کی عادت اور خو اور جبلی ہوجاوے بلاتکلف تو اس حالت کے نزدیک گاہے اوس کو اجازت دی جاتی ہے اوس میں جس کو شرع نے مباح کیا ہے از قسم لذات کے اور مشغول ہونا بعضے اوس کاموں سے جن میں طول مدت کی طرف حاجت ہوتی ہے جیسے درس کرنا علوم دینی کا قضا اور بیعت شکنی عبارت ہے اوسکی خلل اندازی سے قبل از نورانیت دل کے اَمَّا الْمَسْئَلَۃُ السَّادِسَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّ تَكْرَارَ الْبَیْعَۃِ مِنَ الرَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاثُوْرٌ وَكَذٰلِكَ عَنِ الصُّوْفِیَۃِ اَمَّا مِنَ الشَّخْصَیْنِ فَاِنْ كَانَ بِظُھُوْرِ خَلَلٍ فِیْمَنْ بَایَعَہٗ فَلَا بَاْسَ وَكَذٰلِكَ بَعْدَ مَوْتِہٖ اَوْ غَیْبَتِہِ الْمُنْقَطِعَۃِ وَاَمَّا بِلَا عُذْرٍ فَاِنَّہٗ یُشْبِہُ الْمُتَلَاعِبَ وَیُذْھِبُ بِالْبَرَكَۃِ وَیَصْرِفُ قُلُوْبَ الشُّیُوْخِ عَنْ تَعَھُّدِہٖ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور چھٹے سوال کے جواب میں معلوم کر کہ تکرار بیعت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور اسیطرح حضرات صوفیہ سے لیکن دو پیروں سے بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کے ہو اوس پیر میں جس

قسم اول و دوم

قسم سوم

تکرار بیعت

جواب سوال ششم

سے بیعت کرچکا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں اور اسی طرح اوس کی موت کے بعد یا اوس کی غیبت منقطعہ کے بعد کہ اوس کی توقع ملاقات کی باقی نہیں رہی اور بلا عذر تو دوسرے مرشد سے بیعت کرنا مشابہ ہے کھیل کے اور ہر جگہ بیعت کرنا برکت کو کھوتا ہے اور مرشدوں کے دلوں کو اوس کی تعلیم اور تہذیب سے پھیرتا ہے واللہ اعلم یعنی اوسکو ہرجائی اور دم خیالی سمجھ کر اوس پر التفات نہیں فرماتے ہیں۔ وَاَمَّا الْمَسْئَلَۃُ السَّابِعَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللَّفْظَ الْمَاْثُوْرَ عَنِ السَّلَفِ عِنْدَ الْبَیْعَۃِ اَنْ یَّخْطُبَ الشَّیْخُ الْخُطْبَۃَ الْمَسْنُوْنَۃَ

اور ساتویں سوال کا جواب معلوم کر کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے نزدیک یہ ہے کہ مرشد خطبہ مسنون پڑھے وَھِیَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ اور خطبہ مسنون یہ ہے یعنی الحمد للہ سے آخر تک ترجمہ اس کا یہ ہے سب تعریف اللہ کو ہم اوس کی حمد کرتے ہیں اور اوس سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت اوس سے چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کی اپنے نفوس کی بدیوں سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے جس کو اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو بھٹکایا اوس کو کوئی راہ بتانے والا نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں اوس کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے اور اوس کی کہ محمد بندہ ہے اللہ کا اور اوس کا رسول رحمت بھیجے اللہ اوسپر اور اوس کی آل اور اس کے اصحاب پر اور برکت کرے اور سلامتی عنایت فرماوے ثُمَّ یُلَقِّنُہُ الْاِیْمَانَ الْاِجْمَالِیَّ فَیَقُوْلُ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ عَلٰی مُرَادِ اللّٰہِ وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّاْتُ مِنْ جَمِیْعِ الْاَدْیَانِ وَجَمِیْعِ الْعِصْیَانِ وَاَسْلَمْتُ الْاٰنَ وَاَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

پھر بعد خطبہ مذکورہ کے مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کرے سو یوں کہے کہ کہہ ایمان لایا میں اللہ پر اور جو اللہ کے نزدیک سے آیا رسول کی مراد پر صلے اللہ علیہ وسلم اور بیزار ہوا میں سب دینوں سے سوائے اسلام کے بیزار ہوا سب گناہوں سے

اور میں اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہوں میں کہ گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اوس کا بندہ ہے اور اس کا رسول ثُمَّ يَقُوْلُ قَدْ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ اِنِ اسْتَطَعْتُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا پھر مرشد کہے مرید سے کہہ کہ میں نے بیعت کی رسول اللہ صلے اللہ سے اون کے خلفاء کیواسطے سے پانچ امر پر اوس کی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ اور مقرر محمد رسول ہے اوس کا بندہ اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوٰۃ کے دینے پر اور رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج پر اگر مجھ کو استطاعت ہوگی اوس کی راہ کی **ف** استطاعت سبیل سے مراد زاد اور راحلہ ہے۔ ثم يقول قد بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم بواسطة خُلَفَائِهٖ عَلٰی اَنْ لَّا اُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا اَسْرِقَ وَلَا اَزْنِيَ وَلَا اَقْتُلَ وَلَا اٰتِيَ بِبُهْتَانٍ اَفْتَرِيْهِ بَيْنَ يَدَيَّ وَرِجْلَيَّ وَلَا اَعْصِيَهٗ فِيْ مَعْرُوْفٍ پھر مرشد مرید سے کہے کہہ کہ بیعت کی میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ خلفائے حضرت کے اسپر کہ شریک نہ کرونگا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نہ کروں گا اور زنا نہ کروں گا اور قتل نہ کرونگا اور بہتان کو نہ لاؤں گا اپنے دونوں پاؤں کے درمیان سے اسکو افترا کرکے اور نافرمانی رسول کریم کی نہ کروں گا امر مشروع میں **ف** اس مضمون کی بیعت قرآن مجید میں منصوص ہے ثُمَّ يَتْلُو الشَّيْخُ هَاتَيْنِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا پھر مرشد ان دو آیتوں کو پڑھے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ سے آخر تک یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور تلاش کرو اللہ کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اسکی راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے اے نبی وہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے اللہ سبحانہ کا دست قدرت اور رحمت اُن کے ہاتھوں پر ہے جس نے بیعت کو توڑا تو یہی بات ہے کہ اس نے اپنی ذات کی مضرت کے واسطے بیعت کو توڑا اور جس نے پورا کیا اوسکو جو اللہ سے عہد کیا سو قریب ہے اُس کو

اجر عظیم عنایت کرے گا **ف** پہلی آیت میں وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہے مولانا نے حاشیے میں فرمایا کہ ہمنے اپنے جد امجد حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ اُنکے ہمعصر ایک عالم نے ان سے بیعت کے سنت یا بدعت ہونے میں گفتگو کی جد امجد نے واسطے منشر وعیت بیعت کے اس آیت سے استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہیں کہ وسیلہ سے ایمان مراد لیجیے اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان سے ہے چنانچہ یا ایہا الذین آمنوا اسپر دلالت کرتا ہے اور عمل صالح بھی مراد نہیں ہوسکتا ہے کہ وہ تقویٰ میں داخل ہے اسواسطے کہ تقویٰ عبارت ہے امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سے اسواسطے کہ قاعدہ عطف کا مغائرت بین المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہے اور اسیطرح جہاد بھی مراد نہیں ہوسکتا بدلیل مذکور یعنی تقویٰ میں داخل ہے پس متعین ہوگیا کہ وسیلے سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہے پھر اُس کے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہے ذکر اور فکر میں تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہے وصول ذات پاک سے واللہ اعلم ثُمَّ يَدْعُوْ لِنَفْسِهٖ لِلتِّلْمِيْذِ وَلِلْحَاضِرِيْنَ فَيَقُوْلُ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے اور حاضرین کے واسطے سو یوں کہے کہ اللہ تعالیٰ برکت کرے ہمارے اور تمہارے واسطے اور نفع پہنچادے ہمکو اور تمکو وَ إِمَّا مَرَّانِ يُلَقِّنَهٗ فَيَقُوْلُ قُلْ اِخْتَرْتُ الطَّرِيْقَةَ النَّقْشَبَنْدِيَّةَ وَالْقَادِرِيَّةَ وَالْجِشْتِيَّةَ الْمَنْسُوْبَةَ اِلَى الشَّيْخِ الْاَعْظَمِ وَالْقُطْبِ الْاَفْخَمِ خَوَاجَهْ نَقْشَبَنْد اَوِ الشَّيْخِ مُحْيِ الدِّيْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيْ اَوِ الشَّيْخِ مُعِيْنِ الدِّيْنِ السِّجْزِيْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فُتُوْحًا اَمْثَالَهَا فِيْهَا وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَةِ اَهْلِهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور ایسیں کچھ مضائقہ نہیں کہ مرید کو یوں تلقین کرے سو کہے تو کہہ کہ میں نے اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہے طرف شیخ اعظم اور قطب افخم خواجہ نقشبند کے یا طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ معین الدین سجزی یعنی سیستانی کی طرف خداوندا ہمکو فتوح اس طریقے کے عنایت کر اور ہم کو اس طریقے کے دوستوں کے گروہ میں محشور کر اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُبَشِّرَةٍ فَبَايَعْتُهٗ فَاَخَذَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بِيَدِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَنَا اُصَافِحُ عِنْدَ الْبَيْعَةِ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ سنا میں نے والد بزرگوار سے فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ

بیعت ہوتے وقت سلاسل اولیاء کا نام لینا

خواب میں بیعت کا طریقہ سکھانا

وسلم کو خواب میں سو میں نے آپ سے بیعت کی سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں دست مبارک میں کر لیا سو میں نے تو اُسی طرح جیسے خواب میں دیکھا مصافحہ کرنا اُنہوں بیعت لینے کے وقت ف مولانا نے فرمایا کہ بعضے اکابر مرید سے فرماتے ہیں کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلا دے پھر بیعت لینے والا اُسپر اپنا داہنا ہاتھ رکھتا ہے اسیطرح عمرو بن العاص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اَمَّا بَيْعَةُ النِّسَآءِ فَيَأْخُذُ الشَّيْخُ طَرَفَ ثَوْبٍ وَالَّتِي تُبَايِعُ طَرَفَهُ الْآخَرَ واللہ اعلم اور عورتوں کی بیعت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اسکا پکڑے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتوں سے جائز ہے بدون کپڑے کے جیسا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔

فصل تیسری

اس فصل میں مرید کی ترتیب اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہے لِتَرْبِيَةِ السَّالِكِيْنَ دَرَجَاتٌ مُتَرَتِّبَةٌ فَاَوَّلُ مَا يَجِبُ اَنْ يُعْتَبَرَ فِيْهِ الْعَقِيْدَةُ فَاِذَا رَغِبَ امْرُؤٌ فِيْ سُلُوْكِ طَرِيْقِ اللّٰهِ فَمُرْهُ اَوَّلًا بِتَصْحِيْحِ الْعَقَائِدِ عَلٰى نَحْوِ عَقْدِ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنْ اِثْبَاتِ وَاجِبٍ وَّاحِدٍ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مُتَّصِفٍ بِجَمِيْعِ صِفَاتِ الْكَمَالِ مِنَ الْحَيٰوةِ وَالْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ وَالْاِرَادَةِ وَغَيْرِهَا مِمَّا وَصَفَ اللّٰهُ بِهٖ نَفْسَهٗ وَثَبَتَ بِهِ النَّقْلُ عَنِ الْمُخْبِرِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ سالکوں کی تربیت کیواسطے درجات ہیں علی الترتیب سو اول جس کا سنوارنا واجب ہے وہ عقیدہ ہے تو جب کوئی شخص راہ خدا کے چلنے میں راغب ہو تو حکم کر اُسکو اول عقائد کے صحیح کرنیکا موافق عقائد سلف صالح کے یعنی ثابت کرنا واجب الوجود کا جو واحد ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے اوس کے موصوف ہے جمیع صفات کمال سے حیات میں اور علم اور قدرت اور ارادے میں اور سوائے انکے اور صفات میں کہ حقتعالیٰ نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہے ساتھ انکے اور نقل اوسکی ثابت ہوئی مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام سے اور صحابہ اور تابعین سے مُنَزَّهٍ مِنْ جَمِيْعِ سِمَاتِ النَّقْصِ وَالزَّوَالِ مِنَ الْجِسْمِيَّةِ وَالتَّحَيُّزِ وَالْعَرْضِيَّةِ وَالْجِهَةِ وَالْاَلْوَانِ وَالْاَشْكَالِ ۔ ایسا واحد ہے جو پاک ہے نقصان اور زوال کی سب نشانیوں سے مجسم ہونے سے اور احتیاج مکانی اور عرض اور جہت میں ہونے اور الوان اور اشکال سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہے وَاَمَّا وَرَدَ مِنَ الْاِسْتِوَآءِ عَلَى الْعَرْشِ وَالضَّحْكِ وَاِثْبَاتِ الْيَدَيْنِ فَنُؤْمِنُ بِهٖ عَلَى الْجُمْلَةِ ثُمَّ نَكِلُ تَفْصِيْلَهٗ اِلَى اللّٰهِ

مریدین کی تعلیم و تربیت

تعالٰی نعلم البتۃ انہ لیس کمثل اتصافنا بالتحیز وغیرہ بل لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر ونعلم انہ شیٔ ثابت للہ تعالٰی کما اثبت فی محکم کتابہ اور وہ جو وارد ہوا ہے استواء علی العرش اور ضحک اور اثبات یدین کا سو اسپر ہم ایمان رکھتے ہیں مجمل بلا تفصیل پھر اوسکی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے ہیں یعنی وہی خوب جانتا ہے کہ کیا مراد ہے استواء علی العرش سے اور اتنا تو ہم بالیقین جانتے ہیں کہ اوس کے استواء وغیرہ میں ہمارا اتصاف بالحیز وغیرہ نہیں بلکہ خدا کے مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع اور بصیر ہے اور جانتے ہیں ہم کہ استواء علی العرش ایک چیز ثابت ہے اللہ تعالٰی کیواسطے چنانچہ اُس نے اپنی کتاب محکم میں اسکو ثابت کیا ہے ف مترجم کہتا ہے صفات متشابہ ہیں یعنی استواء وغیرہ میں قدماء سلف سے یہی منقول ہے کہ اسپر مجمل ایمان لائیے اور تاویل نہ کیجئے اور تفسیر اسکی علم الٰہی پر سپرد کیجئے امام مالک نے فرمایا کہ استواء علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اوسکی مجہول ہے اور اوس میں سوال کرنا بدعت ہے اور یہی راہ اسلم ہے کہ مبادا تاویل میں غیر حق کو حق قرار دینا پڑے ثم اثبات النبوۃ الانبیاء علیھم السلام عموما ونبوۃ سیدنا ومولانا محمد علیہ الصلوۃ والسلام خصوصا ووجوب اتباعہ فی کل ما امر ونھی وتصدیقہ فی کل ما اخبر من صفات اللہ ومن المعاد الجسمانی والجنۃ والنار والحشر والحساب والرؤیۃ والقیامۃ وعذاب القبر وغیر ذلک مما ثبت بہ النقل وصحت بہ الروایۃ پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیاء علیہم السلام کی علی العموم و نبوت سید نا و مولانا محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی علی الخصوص اور ثابت کرنا آنحضرت صلعم کی اتباع کا جس میں کہ آپ نے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپکی جمیع اخبار میں یعنی منجملہ صفات ربانی اور معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب اور رویت الٰہی اور قیامت اور عذاب قبر اور سوائے انکے اور امور میں چنانچہ حوض کوثر اور صراط اور میزان جسکی نقل حضرت سے ثابت ہے اور روایت اوسکی صحیح ہے ثم یتلوہ النظر فی اجتناب الکبائر والتندم من الصغائر پھر بعد صحیح عقائد کے نظر لاحق ہو کبائر کے اجتناب اور صغائر سے شرمندہ ہو نیمیں

والحق الکبیرۃ کل ذنب او عد علیہ بالنار او العذاب الشدید فی القرآن او السنۃ الصحیحۃ للعرفۃ عند اھل الحدیث او سمی مرتکبۃ کافرا کقولہ من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر فرق ما بیننا وبین المشرکین الصلوۃ فمن ترکھا فقد کفر او شرع علی

لہ یعنی مثلاً ہم ایک تخت یا کوٹھی پر بیٹھیں تو مکانیت اور جگہ کا گھیرنا لازم آتا ہے ویسا اسکے استواء میں نہیں لازم آتا وہ پاک ہے مکانیت وغیرہ صفات نقصان سے ۱۲ ق

وَيُكْبِحَدًّا كَالزِّنَا وَالسَّرِقَةِ وَقَطْعِ الطَّرِيقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ أَوْ كَانَ مُسَاوِيًا أَوْ أَكْثَرَ شَرًّا مِنْ هٰذِهِ الْمَذْكُورَاتِ فِي حُكْمِ صَرِيحِ الْعَقْلِ اور حق یہ ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہے جس پر وعید ہو دوزخ کی یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح میں جو اہل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اُس کے مرتکب کو کافر کہا ہو جیسا کہ حدیث میں فرمایا کہ جس نے نماز کو عمداً ترک کیا وہ کافر ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ فرق مابین مسلمین اور مابین مشرکین کے نماز ہے سو جس نے اوسکو چھوڑا وہ کافر ہے یا کبیرہ وہ ہے جسکے مرتکب پر شرع میں حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور راہ زنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی میں کبائر مذکورہ سے صریح عقل کی حکم میں فَمِنْهَا الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى عِبَادَةً وَاسْتِعَانَةً فِي الرِّزْقِ وَالشِّفَاءِ وَغَيْرِهِمَا وَإِلَى التَّوْبَةِ مِنْهُمَا الْإِشَارَةُ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ سو منجملہ کبائر کے اکبر الکبائر اشراک باللہ ہے یعنی خدا کے ساتھ ساجھا لگانا عبادت میں اور استعانت میں یعنی غیر خدا سے مدد مانگنی روزی اور شفاء وغیرہما میں اور غیر کی عبادت میں اور استعانت کی توبہ کی طرف اشارہ ہے حق تعالیٰ کے اس قول میں إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ف مولانا نے حاشیہ اس کتاب میں فرمایا کہ مدد مانگنی روزی اور شفا میں ہمارے زمانہ میں شائع ہے بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہے شرک فی العبادۃ یہ ہے کہ جو امور کہ بطور عبادت کے واسطے جناب خدا کے واسطے مخصوص ہیں اُن کو غیر خدا کیواسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسی کو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم الٰہی کے ذکر کرنا یا قبور کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور جو فرمایا کہ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اشراک فی العبادت اور اشراک فی الاستعانۃ کی توبہ کا اشارہ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہے تخصیص اور حصر کو یعنی خاص کہ تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں پھر جب عبادت اور استعانت حق تعالیٰ کو خاص ہوئی تو سوائے خدا کے اور دن کی عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگنا روزی اور شفا وغیرہ میں ہرگز جائز نہیں وجہ اختصاص عبادت کی تو ظاہر ہے اور وجہ اختصاص استعانت کی یہ ہے کہ مدد کرنا تین صفت پر موقوف ہے ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اسواسطے کہ جو غیر کی حاجت کو نہ جانے کیونکر اوسکی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہ ہو تو کسطرح حاجت روائی کر سکے اور اگر علم اور قدرت دونوں ہوں لیکن اگر رحمت اور شفقت نہ ہو محتاج پر کیونکر اعانت کا ظہور ہو

حالانکہ صفات ثلاثہ مخصوص بخدائے علیم وقدیر ورحیم ہیں لہٰذا استعانت غیر خدا سے جائز نہیں بعضے گور پرست کہتے ہیں کہ اولیا کو حق تعالیٰ نے علم اور قدرت عطا کی ہے تو ان سے استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو انکا جواب یہ ہے کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم محیط ہے کہ دور اور نزدیک اور غیب اور شہادت اُن کے نزدیک برابر ہے ہر لحظہ سارے عالم کی حاجات سے مطلع ہیں مشکلکشائی کی قدرت رکھتے ہیں سو اسکا اثبات ہرگز ممکن نہیں تو اُنکی کج بحثیوں کا کلام بھی لائق التفات کے نہیں ہے حقتعالیٰ اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرماوے اور کج روی اور کج فہمی سے بچاوے آمین وَمِنْهَا تَصْدِيقُ الْكَاهِنِ اور منجملہ کبائر تصدیق کرنا ہے کاہن کا کاہن عرب میں کچھ لوگ تھے کہ جنوں سے دریافت کرکے اخبار غیبی لوگوں کو بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کاہن کے مانند ہے منجم اور رمال اور جفار اور شناسین کی تصدیق کرنا اسواسطے کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہے جو اس کا دعوی کرے وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے جھوٹا ہے وَمِنْهَا سَبُّ الرَّسُوْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَاِنْكَارُهَا وَالْاِسْتِهْزَاءُ بِهَا وَكَذَا اِنْكَارُ ضَرُوْرِيَّاتِ الدِّيْنِ اور منجملہ اکبر الکبائر کے پیغمبر اور قرآن اور فرشتوں کو بد کہنا اور انکار کرنا اور تمسخر کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح ضروریات دین کا انکار کرنا ف مولانا نے فرمایا ضروریات دین وہ امور ہیں جو قرآن مجید اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں وَمِنْهَا تَرْكُ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ اور منجملہ کبائر نماز اور زکوٰۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہے وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَمِنْهُ قَتْلُ الْاَوْلَادِ وَقَتْلُ الْاِنْسَانِ نَفْسَهٗ اور منجملہ کبائر ہے جان ناحق کا قتل کرنا اور قتل ناحق میں اولاد کا قتل کرنا انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہے وَمِنْهَا الزِّنَاءُ وَاللِّوَاطَةُ وَشُرْبُ الْمُسْكِرِ وَالسَّرِقَةُ وَقَطْعُ الطَّرِيْقِ وَالْغَصْبُ وَالْغُلُوْلُ وَالشَّهَادَةُ الزُّوْرُ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَطْعُ الرَّحِمِ وَتَطْفِيْفُ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ وَالرِّبَا وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَالْكِذْبُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْمَحَارِمِ وَالْقِيَادَةُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالسِّعَايَةُ عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيَقْتُلَ اَوْ يَنْهَبَ وَتَرْكُ الْهِجْرَةِ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ وَمُوَالَاتُ الْكُفَّارِ وَالْقِمَارُ وَالسِّحْرُ فَكُلُّ ذٰلِكَ مِنَ الْكَبَائِرِ اور منجملہ کبائر زنا اور اغلام اور نشے

تصدیق کاہن ومنجم ورمال وغیرہ

سب قرآن پیغمبر و فرشتگان

ترک نماز

قتل ناحق

زنا وغیرہ

دالی چیز کا پینا اور چوری اور رہزنی اور غصب اور غنیمت کا مال چرانا اور جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹی قسم کھانا اور پاکدامن عورت کو زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اُنکی خدمت نہ کرنا اور حق برادری نہ ادا کرنا اور ناپ اور تول میں کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیاج کھانا اور جہاد میں کفار کی صف جنگ سے بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصل کرنے میں رشوت لینا اور محارم سے نکاح کرنا اور مردوں عورتوں کے درمیان میں کٹنا پن کرنا اور حاکم سے چغل خوری کرنا تاکہ وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا اور کافروں سے دوستی کرنا اُنکا خیرخواہ ہونا اور جوا کھیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر میں داخل ہیں

ف مولانا نے فرمایا کہ ابن عباس رض نے کہا کہ کبائر ستر کے قریب ہیں اور سعید بن جبیر رح نے کہا کہ قریب سات سو کے ہیں اور انسب یہ ہے کہ کبائر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سے کم ہو تو صغیرہ ہے اور نہیں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عز الدین بن سلام ہے اور شیخ ابو طالب مکی نے فرمایا کہ میں نے کبائر کی احادیث کو جمع کیا تو میں نے سترہ کبائر مصرح پائے چار گناہ دل میں شرک اور گناہ پر جم جانیکی نیت اور رحمت الہی سے ناامید ہونا اور قہر خدا سے بیخوف ہونا اور چار گناہ زبان میں جھوٹی گواہی دینا اور پاکدامنوں کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ میں شراب پینا اور یتیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرمگاہ میں زنا اور لواطت اور دو گناہ ہاتھ میں ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پاؤں میں یعنی جہاد میں صف جنگ سے بھاگنا اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالیٰ اپنے کرم سے ہمکو ان گناہوں سے بچاوے آمین وَالصَّغِيرَةُ كُلُّ مَا نُهِيَ عَنْهُ الشَّرْعُ أَوْ خَالَفَ مَشْرُوعًا أَوْ دَفَعَ طَرِيقَةً مَأْمُورَةً فِي الدِّينِ اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبائر مذکورہ یا کہ امر مشروع کی مخالف یا رافع ہو دین کے طریقہ ماموره کا ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ فَيُقِيمُهُمَا عَلٰى مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِعَايَةِ الْأَبْعَاضِ وَالْآدَابِ وَالْهَيْئَاتِ وَالْأَذْكَارِ پھر اجتناب کبائر اور ندامت صغائر کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام میں از قسم طہارت اور صلوٰۃ اور صوم اور زکوٰۃ اور حج کی تو ان امور کو

بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایت ابعاض اور آداب اور ہیئات اور اذکار سے ف مولانا نے فرمایا کہ ابعاض سے مراد یہاں وہ امور ہیں جوارکان وغیرہ کو شامل ہوں از قسم امور متاکدہ سو ان میں سے بعضے فقہا کے نزدیک بعضا امر واجب ہے اور دوسرے فقیہ کے نزدیک سنت موکدہ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْمَعَاشِ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَاللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَالصُّحْبَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَفِي الْعَقْدِ الْمَنْزِلِيِّ مِنَ النِّكَاحِ وَالْمِلْكِيَّةِ وَالْأَوْلَادِ وَالْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبَيْعِ وَالْهِبَةِ وَالْإِجَارَةِ فَيُصَحِّحُهَا عَلَى السُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ مَدَاهَنَةٍ وَلَا اعْوِجَاجٍ پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش منجملہ اکل اور شرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیر ذلک کی اور نظر کرنا چاہیے امور خانگی میں منجملہ حقوق نکاح اور حقوق ممالیک اور حقوق اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے معاملات میں از قسم بیع اور ہبہ اور اجارہ کے توان کو صحیح اور ٹھیک کرے بروجہ سنت بدون سستی اور بے کجروی کے ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْأَذْكَارِ الْمَأْمُوْرِ بِهَا فِي الْأَوْقَاتِ مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتِ النَّوْمِ وَغَيْرِهَا وَتَهْذِيْبُ الْأَخْلَاقِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالْعُجْبِ وَالْحَسَدِ وَالْحِقْدِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى التِّلَاوَةِ وَذِكْرِ الْآخِرَةِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحِلَقِ الذِّكْرِ وَالْمَسَاجِدِ فَإِذَا تَأَدَّبَ بِهٰذِهِ الْآدَابِ حَانَ أَنْ يَشْتَغِلَ بِالْأَشْغَالِ الْبَاطِنَةِ وَيَجْتَهِدَ فِي تَعْلِيْقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَائِمًا وَالنَّظَرِ إِلَيْهِ بِبَصَرِ الْقَلْبِ وَإِنَّمَا تَرَكْنَا بَيَانَ هٰذِهِ الْأُمُوْرِ الْمُقَدَّمَةِ اسْتِكْثَارًا لَهَا وَاعْتِمَادًا عَلَى فَهْمِ الطَّالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَتَبِّعِ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْفِقْهِ وَالْكُتُبِ الْمُتَوَسِّطَةِ فِي السُّلُوْكِ مِثْلِ رِيَاضِ الصَّالِحِيْنَ وَالْمُخْتَصَرَةِ فِي الْعَقِيْدَةِ كَالْعَقَائِدِ الْعَضُدِيَّةِ وَمَنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهٗ تَتَبُّعُهَا فَلْيَأْخُذْهَا مِنْ عَالِمٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ پھر بعد ضروریات معاش وغیرہ کے نظر کرنا چاہیے ان اذکار میں جو اوقات مخصوصہ یعنی صبح اور شام اور وقت خواب وغیر ذلک میں مامور ہیں پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی اخلاق میں منجملہ ریا اور پندار اور حسد اور کینہ وغیرہا کی اور مواظبت اور دوام کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کے حلقوں پر اور مساجد پر پھر جب کہ سالک ان آداب مذکورہ کی ساتھ متادب ہوگیا تو اب وقت آیا اشتغال باطنی کے اشتغال کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کی ساتھ دل لگائے رہنے کی کوشش کرنے کا اور اس ہی کو تاکتے رہنے کا دل کی بینائی سے

اور ہم نے تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ التفصیل ان کو بہت جان کر چھوڑ دیا اور طالب صادق کے فہم پر بھروسہ کر کے جو طالب کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقائد مانند عقیدہ عضدیہ کا واقف اور متجسس ہے اور جس کو تتبع اور علم ان کتابوں کا بیسر نہو وہ کسی عالم سے دریافت کرلے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ جس امور کو مؤلف قدس سرہٗ نے کثیر جان کر ترک کیا اُن کو ہم مجملاً بیان کرتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخیں ہیں اور مراد یہاں ایمان سے ورع اور تقوی کا مرادف ہے تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہے چنانچہ ان کا بیان یوں ہے کہ خدا کا ایمان لانا اور اس کی صفات کا اور اسکے غیر کو حادث جاننا اور اس کے ملائکہ کا اور اُس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور تقدیر کا اور پچھلے دن کا ایمان لانا اور حق تعالیٰ سے محبت رکھنا اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل نفسانیت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا اور انکی تعلیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا تو حضرت کی تعلیم ہی میں داخل ہے اور آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنا اور اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا اور ترک ریا اور نفاق تو اخلاص ہی میں داخل ہے اور خدا سے خوف رکھنا اور اُس کی رحمت سے امیدوار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب میں صابر رہنا اور قضائے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک اور حسد اور کینہ کا ترک اور غضب کا ترک در حقیقت تواضع میں داخل ہے اور توحید ربانی کرنا ناطق رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کمتر رتبہ تلاوۃ کا دس آیتیں ہیں اور متوسط رتبہ سو آیتیں ہیں اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلی رتبہ میں داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار تو ذکر ہی میں داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور حکمی طہارت کرنا اور اجتناب نجاست تو تطہیر ہی میں داخل ہے اور ستر عورت یعنی چھپانے کی چیز کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز کا پڑھنا اور اسی طرح فرض اور نفل زکوٰۃ ادا کرنا اور لونڈی غلام

بیان تفصیل ایمان

کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور اطعام اور ضیافت سخاوت ہی میں داخل ہے اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف میں بیٹھنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہاں اپنا دین قائم نہ رہ سکے اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفارات کو ادا کرنا اور نکاح سے عفت حاصل کرنا اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کی تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلاموں کو مالکوں کی اطاعت کرنا اور مالکوں کو لونڈی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کی اطاعت کرنا اور خلق میں اصلاح کرتے رہنا اور خوارج اور باغیوں کا قتال تو اصلاح بین الناس میں داخل ہے اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تو نیکی کی اعانت میں داخل ہے اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی میں داخل ہے اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا تو ادائے امانت میں داخل ہے اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے میں سختی نہ کرنا اور حسن معاملہ میں داخل ہے مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تبذیر اور اسراف یعنی خلاف شرح بیہودہ مال کو برباد کرنا انفاق المال فی حقہ میں داخل ہے اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا اور اپنی برائی سے لوگوں کو بچانا ضرر نہ پہنچانا اور لہو لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہے شیخ جلال الدین سیوطی رح نے اسی طرح شعبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم میں فرمائی ہے واللہ اعلم

فصل چوتھی

فِی اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْجِیْلَانِیَّۃِ وَھُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخِ اَبِی مُحَمَّدٍ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ یہ فصل مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال میں ہے قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی کے

لوگ ہیں خدا راضی رہے ان سے اور اُن کے سب تابعین سے ف مصنف نے انتباہ میں فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف ہیں اور مجالس ستین اُن کا ملفوظ ہے اور اصل طریقہ قادریہ اس میں مفصل موجود ہے فَاَوَّلُ مَا یَکُوْنُ لَهُ الْجَهْرُ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْمُرَادُ بِالْجَهْرِ هُوَ غَیْرُ الْمُفْرِطِ فَلَا مُنَافَاةَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ مَا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیْثُ قَالَ ارْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِلَی الْحَدِیْثِ سو پہلا شغل جس کو مشائخ قادریہ تلقین کرتے ہیں ذکر اللہ ہے جہر سے یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ ہے کہ افراط سے نہ ہو تو اس تقریر سے کچھ مخالفت نہ ہی اس کے جواز میں اور اُس میں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس طرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانوں پر کہ تم بہرا اور غائب کو پکارتے ف پوری حدیث یوں ہے بروایت ابوموسی اشعری کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے رہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے اور جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے قریب تر ہے اونٹ کی گردن سے انتہی یہ تمثیل ہے شدت قرب سے والا حق تعالی رب حبل الورید سے بھی قریب تر ہے **شعر** اتصالے بے تکیف بے قیاس : ہست رب الناس را باجان ناس : کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ فَمِنْهُ اِسْمُ الذَّاتِ اِمَّا بِضَرْبَةٍ وَّاحِدَةٍ وَصِفَتُهٗ اَنْ یَّقُوْلَ اللّٰهُ بِالشَّدِّ وَالْمَدِّ وَالْجَهْرِ بِقُوَّةِ الْقَلْبِ وَالْحَلْقِ جَمِیْعًا ثُمَّ یَلْبَثُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ نَفَسُهٗ ثُمَّ یَفْعَلُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا سو منجملہ ذکر جہری کی اسم ذات ہے خواہ ایک ضرب سے ہو اور طریقہ ایک ضربی کا یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی اور بلندی سے دل اور حلق دونوں کی قوت کے ساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے یہاں تک کہ ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر آجاوے پھر اسی طرح بار بار ذکر کرے وَاِمَّا بِضَرْبَتَیْنِ وَصِفَتُهٗ اَنْ یَّجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ وَیَضْرِبَ الْجَلَالَةَ مَرَّةً فِی الرُّكْبَةِ الْیُمْنٰی وَمَرَّةً فِی الْقَلْبِ وَیُكَرِّرُ ذٰلِكَ بِلَا فَصْلٍ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّكُوْنَ الضَّرْبُ لَا سِیَّمَا الْقَلْبِیُّ بِقُوَّةٍ وَّشِدَّةٍ لِیَتَأَثَّرَ الْقَلْبُ وَیَجْتَمِعَ الْخَاطِرُ خواہ ذکر دو ضربی ہو اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایک بار دہنی زانوں میں اور دوسری بار دل میں ضرب

ف قولہ اربعوا کے [illegible] ۱۲ [illegible] ۱۲ مولانا عبدالعزیز قدس سرہ ۱۲

کرے اور اس کو بار بار بلا فصل کرے اور مناسب یہ ہے کہ ضرب خصوصاً قلبی قوت اور سختی کے ساتھ ہوتا دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاوے پریشان خاطری اور وسواس مندفع ہو وَاَمَّا بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا فَيَضْرِبَ مَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنٰى وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَلٰكِنَّ الثَّالِثَ اَشَدُّ وَاَجْهَرُ خواہ ذکر سہ ضربی ہو اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ چار زانوں بیٹھے تو ایک بار داہنے زانوں میں اور دوسری بار بائیں زانوں میں اور تیسری بار دل میں ضرب کرے اور چاہیئے کہ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَاَمَّا بِاَرْبَعِ ضَرَبَاتٍ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَيَضْرِبَ مَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنٰى وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَمَرَّةً اَمَامَهٗ وَلٰكِنَّ الرَّابِعَ اَشَدُّ وَاَجْهَرُ خواہ ذکر چہار ضربی ہو اس کا طریقہ یہ ہے کہ چار زانوں بیٹھے اور ایک بار داہنی زانوں میں اور دوسری بائیں زانوں میں اور تیسری بار دل میں اور چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب سخت اور بلند تر ہو وَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَهُوَ كَلِمَةُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيُغْمِضَ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلُ لَا كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ ثُمَّ يَمُدُّهَا حَتّٰى يَبْلُغَ اِلَى الْمَنْكِبِ الْاَيْمَنِ فَيَقُوْلُ اِلٰهَ كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ ثُمَّ يَضْرِبُ بِاِلَّا اللّٰهُ بِالشِّدَّةِ وَالْقُوَّةِ وَيُلَاحِظُ نَفْيَ الْمَحْبُوْبِيَّةِ وَالْمَقْصُوْدِيَّةِ وَالْوُجُوْدِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِثْبَاتَهَا لَهٗ فَتَبَارَكَ وَتَعَالٰى منجملہ ذکر جہری کے نفی اور اثبات ہے اور وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا کلمہ ہے اور طریقہ اس کا یہ ہے کہ بطور نماز رو بقبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کرے اور لا کہے گویا اپنی ناف سے اس کو نکالتا ہے پھر اس کو کھینچے یہاں تک داہنے مونڈھے تک پہنچے پھر الٰہ کہے گویا اس کو دماغ کی جھلی سے نکالتا ہے پھر اِلَّا اللّٰهُ کو دل پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کی نفی غیر حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات اس کا ذات مقدس میں دھیان کرے ف مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور اعتبار سے مراتب ذاکرین کے مختلف ہے

طریقہ ذکر نفی و اثبات

یعنی مبتدی نفی محبوبیت کی تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کے اور منتہی نفی وجود کی وَلَعَلَّكَ تَقُوْلُ مَا الْحِكْمَةُ فِي اشْتِرَاطِ الضَّرَبَاتِ وَالتَّشْدِيْدَاتِ وَمُرَاعَاتِ اَمَاكِنِهَا فَاَقُوْلُ جُبِلَ الْاِنْسَانُ عَلَى التَّوَجُّهِ اِلَى الْجِهَاتِ وَالْاِصْغَاءِ اِلَى اِيْقَاعِ النَّغَمَاتِ وَاَنْ تَدُوْرَ فِي نَفْسِهِ الْاَحَادِيْثُ وَالْخَطَرَاتُ فَوَضَعُوْا اَهْلُ الْوَضْعِ سَدًّا لِلتَّوَجُّهِ اِلَى غَيْرِ نَفْسِهِمْ وَكَبْحًا عَنْ خُطُوْرِ الْخَطَرَاتِ الْخَارِجَةِ لِيَتَدَرَّجَ مِنْهُ اِلَى قَصْرِ التَّوَجُّهِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اور شاید کہ تو کہے اے سالک کہ کیا حکمت ہے ضربات اور تشدیدات کی شرط کرنے میں اور کیا فائدہ ہے ان کے مکانات کی مراعات میں تو میں جواب میں کہتا ہوں کہ انسان مخلوق ہے جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہونے پر اور آوازوں کی طرف کان لگانے پر اور اس پر مجبول ہے کہ اس کے دل میں احادیث اور خطرات گھوما کریں تو علمائے طریقت نے یہ طریقہ نکالا اپنے غیر کی طرف متوجہ ہونے سے روک دینے کا اور خطرات بیرونی کے آنے سے باز رکھنے کا تا آہستہ آہستہ اپنی ذات سے بھی توجہ ٹوٹ کر اس کا دھیان فقط اللہ پاک سے لگ جاوے ف مولانا حاشیہ میں فرماتے ہیں اور اسی طرح پیشوایان طریقت نے جلسات اور ہیئات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کئے ہیں مناسبات مخفیہ کے سبب سے جن کو مرد صافی الذہن اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہے بعضی صورت میں کسر نفسی ہے اور بعضے جلسے میں خشوع اور خضوع ہے اور بعضے میں جمعیت خاطر اور دفع وسواس ہے اور بعضے میں نشاط ہے اسی بھید کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوکھ پر ہاتھ رکھکر کھڑے ہونیکو منع فرمایا کیونکہ یہ اہل نار کی شکل ہے اسواسطے کہ ایسی ہیئت میں اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہے اور وہ منافی ہے سرگرمی عبادات کا تو اسکو یاد رکھنا چاہیے یعنی ایسی امور کو مخالف شرع یا داخل بدعت سیئہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعضے کم فہم سمجھتے ہیں وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّجْتَمِعَ اَهْلُ السُّلُوْكِ حَلْقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ الْجَمْعِيَّةِ فَفِيْ ذٰلِكَ فَوَائِدُ لَا تُوْجَدُ فِي الْوَاحِدَةِ اور لائق ہے کہ اہل سلوک مجتمع ہوں حلقہ کرکے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر الٰہی کرنیکے واسطے بطریق جمعیت کے کہ اس اجتماع میں فوائد ہیں جو تنہائی میں حاصل نہیں ہوتے فَاِذَا ظَهَرَ عَلَى الطَّالِبِ اَثَرُ هٰذَا الذِّكْرِ الْجَلِيِّ وَتَشَوَّشَ فِيْهِ تَوَدُّدُهُ اُمِرَ بِالذِّكْرِ

الخفی والمراد من هذا الاثر انبعاث الشوق واطمینان القلب باسم الله وانتفاء احادیث النفس وایثار الله تعالی علی کل ما عداه پھر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر ظاہر ہوا اور اس کا نور اس میں دکھائی دے تو اس کو ذکر مخفی کا حکم کیا جاوے اور ذکر جلی کے اثر سے انبعاث شوق مراد ہے یعنی شوق کا ابھرنا اور نام خدا سے دل میں چین آنا اور احادیث نفس یعنی وساوس کا دور ہونا اور حق تعالیٰ کو اس کے ماسوا پر مقدم رکھنا ومن واظب علی ذکر اسم الذات فی کل یوم و لیلة اربع آلاف مرة مع تقدیم الشروط التی اسلفناها واستمر علی ذلک شهرین او نحوا من ذلک فانه یشاهد فیه الاثر لا محالة سواء کان غبیا او ذکیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور جو شخص مواظبت کرے اسم ذات پر ہر دن میں چار ہزار بار مع تقدیم اُن شرطوں کے جن کو ہم اول مذکور کر چکے ہیں اور دو مہینے یا مانند اس کے اس ذکر پر مداومت کرے تو اس میں یہ اثر البتہ مشاہدہ کریگا خواہ ذاکر کم فہم ہو خواہ تیز فہم واما الذکر الخفی فمنه اسم الذات مع امهات الصفات وصفته ان یغمض عینیه ویضم شفتیه ویقول بلسان القلب الله سمیع الله بصیر الله علیم کانه یخرجها من سرته الی صدره ومن صدره الی دماغه الی العرش ثم ینزل الله علیم الله بصیر الله سمیع هابطا علی تلك المنازل کما صعد علیها فهذه دورة واحدة ثم یفعل هکذا او هکذا ومن اهل هذا الشان من یزید الله قدیرا اور منجملہ ذکر خفی تو اسم ذات ہے اور ان صفات کے ساتھ جو اصول ہیں اور طریقہ اس کا یہ ہے کہ اپنی دونوں آنکھوں اور دونوں لبوں کو بند کرے اور دل کی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا اُن کو اپنی ناف سے نکالتا ہے اپنے سینہ تک اور اپنے سینے سے نکالتا ہے اپنے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہے عرش تک پھر یوں کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اترتا ہوا ان ہی منزلوں پر جیسا کہ ان پر چڑھا تھا درجہ بدرجہ تو یہ ایک دورہ ہوا پھر اسی طرح بار بار کیا کرے اور اسی طریقہ کے بعض لوگ اللہ قدیر کو بھی زیادہ کرتے ہیں ف توضیح اس کی یوں ہے کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینہ تک چڑھے اپنی تصور میں پھر اللہ بصیر کہکر سینے سے دماغ تک پہونچے پھر وہاں سے اللہ علیم کہکر عرش تک پہنچے پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹھہرے اور اللہ بصیر کہکر دماغ سے سینہ تک ٹھہرے پھر اللہ سمیع کہتے ہوئے ناف تک ٹھہر جاوے

اسی طرح سر بار کرتا رہے اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار آسمان تک پہونچے اور چوتھی بار عرش تک ومنہ النفی والاثبات وصفتہ اما الذکر فالجہر واما ان یکون منقطعا مطلقا علی انفاسہ فاذا خرج النفس بطبیعتہ من غیر قصد وارادۃ قال مع خروجہ لا الٰہ بلسان القلب واذا دخل قال مع دخولہ الا اللہ قال الاکابر وھو پاس انفاس ولہ اثر عظیم فی نفی الخواطر وزوال حدیث النفس اور منجملہ ذکر خفی نفی اور اثبات ہے اور طریقہ اس کا یا اس طرح ہے جو ذکر جلی میں مذکور ہو چکا یا اس طرح پر ہے کہ ذاکر بیدار اور ہوشیار ہو جاوے اپنے ہوش پر آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلے خود بخود بدون اپنے ارادہ اور قصد کے تو اس کے باہر ہونے کے ساتھ ہی دل کی زبان سے کہے لا الٰہ پھر جب سانس اندر کو جاوے خود بخود تو اندر جانے کے ساتھ ہی الا اللہ کہے طریقت کے بزرگوں نے کہا ہے کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہے اور اس کا بڑا اثر ہے نفی خطرات اور وسواس کے دور ہو جانے میں چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے شعر اگر تو پاس داری پاس انفاس ÷ بسلطانی رسانندت ازیں پاس شعر تا بجاروب لا نروبی راہ ÷ نرسی در مقام الا اللہ ÷ رباعی در ذات مقدست کسی را رہ نیست ÷ در عین جلال ہیچکس آگہ نیست سرمایہ رہروان کہ راہش طلبند ÷ جز گفتن لا الٰہ الا اللہ نیست ÷ فاذا ظہر اثر ذکر الخفی و شوہد فی الطالب نورہ امر بالمراقبۃ والمراد من ھذا الاثر الشوق وغلبۃ الحب وانصراف عنان عزیمتہ الی الفکر وایثار اللہ عزوجل واجتماع الہمۃ علی طلبہ ووجدان الحلاوۃ فی السکوت والنفرۃ عن الکلام والاشتغال بامر الدنیا

پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر ہوا اور طالب میں اس کا نور معلوم ہو تو اس کو مراقبہ کرنے کا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے اثر سے شوق مراد ہے اور غالب ہونا محبت الٰہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا فکر کی جانب اور تقدیم اللہ عزوجل کی اور ہمت کا جم جانا اسی کی طلب پر اور حلاوت پانا چپ رہنے میں اور گفتگو اور اشغال امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا واما المراقبۃ فھی عندھم علی انواع کثیرۃ یجمعھا امر وھو ان یتلفظ بآیۃ او کلمۃ باللسان او یتخیلہا فی الجنان ویفھم معناھا فھما جیدا ثم یتصور کیف ھذا المعنی وما صورۃ حقیقتہ ثم یجمع الخاطر علی تلک الصورۃ بحیث لا یخطر خطرۃ سواھا حتی یتحقق الاستغراق فیھا ویقع ذہول عما سواھا اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے نزدیک بہت اقسام

پر ہے اور جامع ان اقسام کثیرہ کا ایک امر ہے وہ یہ ہے کہ ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اس کا دل میں خیال کرے اور اس کے معنی کو خوب طرح بوجھ بھر تصور کرے کہ یہ مدعا کیونکر ہے اور اس کی تحقیق اور ثبوت کی کیا صورت ہے پھر اسی صورت پر خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ سوائے اس کے کوئی خطرہ نہ آوے یہاں تک کہ اس میں استغراق محقق ہو اور ایک طرح کی ربودگی اور غفلت اس کے ماسوائے حاصل ہو مترجم کہتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ لفظ کے مفہوم میں اس طرح ڈوب جانا کہ سوائے اس کے کوئی چیز دھیان میں نہ رہے اسکو مراقبہ کہتے ہیں وَالْاَصْلُ فِیْھَا قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ اور اس مراقبہ کی وہ حدیث ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے سو اگر تو اس کو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجھ کو دیکھتا ہے فَیَتَلَفَّظُ السَّالِکُ اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ اَوْ یَتَخَیَّلُ فِی الْجَنَانِ ثُمَّ یَتَصَوَّرُ حُضُوْرَہٗ تَعَالٰی وَنَظَرَہٗ مَعِیَّتَہٗ تَصَوُّرًا جَیِّدًا مُسْتَقِیْمًا مَعَ تَنْزِیْھِہٖ عَنِ الْجِھَۃِ وَالْمَکَانِ حَتّٰی یَسْتَغْرِقَ فِیْ ھٰذَا التَّصَوُّرِ تو اپنی زبان سے کہے اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی یا اس کو دل میں خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالیٰ کی حضوری اور نظر اور اس کی معیت یعنی ساتھ ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اس ذات مقدس کے جہت اور مکان سے یہاں تک تصور کو جماوے کہ اس میں ڈوب جاوے اَوْ یَتَصَوَّرُ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ وَیَتَصَوَّرُ مَعِیَّتَہٗ قَائِمًا اَوْ قَاعِدًا اَوْ مُضْطَجِعًا فِی الْخَلْوَۃِ وَالْجَلْوَۃِ وَالشُّغْلِ وَالدَّعَۃِ یا اس آیت کا تصور کرے وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ یعنی حق تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں کہ تم ہو اور اس کے ساتھ ہونے کو دھیان کرے کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اور تنہائی اور لوگوں کی ملاقات میں اور مشغولی اور بیکاری میں وَیَتَلَفَّظُ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ اَوْ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی اَوْ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اَوْ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ اَوْ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ اَوْ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ فَاِنَّہَا مُرَاقَبَاتٌ مُفِیْدَۃٌ لِتَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یہ آیت پڑھے کہ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ یعنی جدھر تم متوجہ ہو تو وہاں اللہ کی ذات ہے یا یہ آیت پڑھے کہ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی یعنی انسان نہیں جانتا کہ اللہ اس کو دیکھتا ہے یا اس آیت کو پڑھے

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم قریب تر ہیں انسان کی رگ گردن سے اس آیت کا تصور کرے وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْئٍ مُّحِیْطٌ یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے یا اس آیت کا دھیان کرے اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ یعنی البتہ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھکو ہدایت کرے گا یا اس کا مراقبہ کرے ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی حق تعالے اول ہے اس سے پہلے کوئی چیز نہیں آخر ہے جو بعد فنائے عالم باقی رہے گا ظاہر ہے باعتبار اپنی صفات اور افعال کے باطن ہے باعتبار اپنی ذات کے کہ اسکی حقیقت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا سو یہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھ دل متعلق ہونے کیواسطے مفید ہیں وَاَمَّا الْمُفِیْدَۃُ لِقَطْعِ الْعَلَائِقِ وَالتَّجَرُّدِ التَّامِّ وَالسُّکْرِ وَالْمَحْوِ فَھِیَ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّ یَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۵ وَصِفَتُہٗ اَنْ یَّتَصَوَّرَ نَفْسَہٗ قَدْ مَاتَ وَصَارَ رَمَادًا تَذْرُوْہُ الرِّیَاحُ وَالسَّمَآءُ قَدِ انْشَقَّتْ وَکُلُّ شَیْئٍ قَدْ بَطَلَ تَرْکِیْبُہٗ وَھَیْئَتُہٗ وَیَتَصَوَّرَ اللّٰہَ بَاقِیًا مَوْجُوْدًا فَیَبْقٰی عَلٰی ھٰذَا التَّصَوُّرِ مَلِیًّا فَاِنَّہٗ یُفِیْدُ الْمَحْوَ اور وہ مراقبہ جو قطع علائق اور پورے مجرد ہو جانے اور بیہوشی اور فنا کیلئے مفید ہے وہ مراقبہ اس آیت کا ہے کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنی جو زمین پر ہے وہ نیست و نابود ہونے والا ہے اور باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہے اور اسکے مراقبہ کا طریقہ یہ ہے کہ آپکو تصور کرے کہ مر گیا اور ایسی راکھ ہو گیا کہ جسکو ہوائیں اڑاتی ہیں اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دھیان کرے سو اس تصور پر دیر تک قائم رہے تو یہ نیستی اور نابودی کو مفید ہوگا ف ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امیر المومنین علی مرتضی سے مروی ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قُلِ اللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْکُرْ بِالْھُدٰی ھِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّھْمِ یعنی ای علیؓ کہہ کہ خداوندا مجھ کو ہدایت کر اور سیدھا چلا اور ہدایت سے اپنی راہ کو چلنے کے لئے اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر المومنین سیدا ولیا کو وہ طریقہ سکھایا جس سے بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہونچ جاوے تو اس کو یاد رکھنا چاہیئے کذا فی الحاشیۃ العزیزیہ وَکَذٰلِکَ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلَاقِیْکُمْ اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت کا مراقبہ نیستی کا باعث ہے اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ آخر آیت

تک یعنی مقرر جس موت سے کہ تم بھاگتے ہو وہ تم کو ملنے والی ہے جہاں کہیں کہ تم ہوگے موت تم کو پالیویگی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجوں میں ہو فَاِذَا ظَهَرَ اَثَرُ الْمُرَاقَبَةِ فِی الطَّالِبِ وَ شُوْهِدَ نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالتَّوْحِیْدِ الْاَفْعَالِیْ پھر جب اثر مراقبہ کا طالب میں ظاہر ہو اور اس کا نور مشاہدہ ہو تو اس کو توحید افعالی کا امر کیا جاوے **ف** توحید افعالی یہ ہے کہ ہر فعل کو جو عالم میں ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے نہ زید اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شعر درین نوعی از شرک پوشیدہ ہست ؎ کہ زیدم بیازرد عمرم بخست وَاعْلَمْ اَنَّ الشَّارِعَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَغَّبَ وَحَثَّ عَلٰی شَیْئَیْنِ عَلَی الذِّکْرِ وَ الْمُرَادُ مِنْهُ مَا یُتَلَفَّظُ بِهٖ وَعَلَی الْفِکْرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْمُرَاقَبَةُ اور جان رکھ اے مخاطب کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب اور آمادگی دلائی ایک ذکر پر اور مراد ذکر سے وہ ہے جو زبان سے بولا جاوے اور دوسرے فکر پر اور مراد اس سے مراقبہ ہے قَالَ بَعْضُ الْمَشَایِخِ مِمَّا جَرَّبْنَا لِلْکَشْفِ الْوَقَائِعِ الْاٰتِیَةِ عَلٰی مَا هِیَ عَلَیْهِ اَنْ یَّعْتَکِفَ الطَّالِبُ فِیْ خَلْوَةٍ وَّ یَغْتَسِلَ وَیَلْبِسَ اَحْسَنَ لِبَاسِهٖ وَیَتَطَیَّبَ وَیَجْلِسَ عَلَی السَّجَّادَةِ وَیَضَعَ مُصْحَفًا مَفْتُوْحًا عَلٰی یَمِیْنِهٖ وَمُصْحَفًا مَفْتُوْحًا عَلٰی یَسَارِهٖ وَمُصْحَفًا کَذَالِکَ بَیْنَ یَدَیْهِ وَمُصْحَفًا کَذَالِکَ خَلْفَهٗ ثُمَّ یَدْعُوا اللّٰهَ اَنْ یَّکْشِفَ عَلَیْهِ الْوَاقِعَةَ الْفُلَانِیَّةَ بِجُهْدِ هِمَّتِهٖ ثُمَّ یَشْرَعُ فِیْ اِسْمِ الذَّاتِ مِنْ غَیْرِ غَمْضِ الْعَیْنِ فَیَضْرِبُ مَرَّةً فِی الْمُصْحَفِ الْاَیْمَنِ وَمَرَّةً فِی الْاَیْسَرِ وَ مَرَّةً خَلْفَهٗ وَمَرَّةً بَیْنَ یَدَیْهِ حَتّٰی یَجِدَ فِیْ نَفْسِهِ انْشِرَاحًا وَّنُوْرًا وَّیُوَاظِبُ عَلٰی ذٰلِکَ سَبْعَةَ اَیَّامٍ وَّنَحْوَهَا مَعَ الْخَلْوَةِ فَاِنَّهٗ یَکْشِفُ عَلَیْهِ الْبَتَّةَ قُلْتُ هٰذَا مَا قِیْلَ وَفِیْ قَلْبِیْ مِنْهُ شَیْءٌ لِمَا فِیْهِ مِنْ اِسَاءَةِ الْاَدَبِ بِالْمُصْحَفِ بعضے مشائخ نے کہا جس کا ہم نے تجربہ کیا ہے وقائع آئندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت میں اعتکاف کرے اور غسل کرے اور اپنا عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے اور کھلا ایک مصحف اپنے داہنے رکھے اور کھلا ایک مصحف اپنے بائیں رکھے اور اسیطرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسیطرح ایک مصحف اپنے پیچھے رکھے پھر حق تعالیٰ سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلانے واقع کو اسپر ظاہر کردے پھر اسم ذات کے ذکر میں شروع کرے بدون آنکھ بند کرنیکے تو ایک بار داہنے مصحف پر ضرب لگادے اور ایک بار بائیں پر اور ایک بار پیچھے اور ایکبار آگے ضرب لگاوے یہانتک کہ وہ اپنے دل میں کشائش

اور نور کو پاوے اور سات دن مانند اسکے اسپر مداومت کرے خلوت کیساتھ تو البتہ اُس پر کشف حال ہوگا میں کہتا ہوں کہ ایسا کچھ کہا ہے کہنے والوں نے میرے دلمیں اس سے کچھ تردد ہے سواسطے اسمیں بے ادبی ہے مصحف مجید کیساتھ وَالَّذِیْ اخْتَارَہٗ سَیِّدِیْ الْوَالِدُ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ اَنْ یَّذْکُرَ اللّٰہَ تَعَالٰی بِھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ یَا عَلِیْمُ یَا مُبِیْنُ یَا خَبِیْرُ مَعَ مُرَاعَاتِ الشُّرُوْطِ الْمَذْکُوْرَۃِ اِمَّا کَمَا وَصَفْنَا فِی الذِّکْرِ بِضَرْبَۃٍ وَاحِدَۃٍ اَوْ بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

اور کشف واقعات آئندہ میں جو طریقہ ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے ان اسمائے ثلثہ سے یا علیم یا مبین یا خبیر شروط مذکورہ کی مراعات کے ساتھ یا اس طرح جیسا ہمنے ذکر یک ضربی میں بیان کیا ہے یا اسطرح جیسا ذکر سہ ضربی میں ہے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا شروط مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور مصلے پر بیٹھنا بدون مصاحف کے رکھنے کے مراد ہے وَقَالُوْا مِمَّا جَرَّبْنَا لِکَشْفِ الْاَرْوَاحِ بِھٰذِہِ الشُّرُوْطِ الْمَذْکُوْرَۃِ اَنْ یَّضْرِبَ فِی الْجَانِبِ الْاَیْمَنِ سُبُّوْحٌ وَّفِی الْاَیْسَرِ قُدُّوْسٌ وَّفِی السَّمَاءِ رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ فِی الْقَلْبِ الرُّوْحُ اور مشائخ نے فرمایا ہے کہ جو طریقہ کشف ارواح کیواسطے ہمارا مجرب ہے شروط مذکورہ کیساتھ وہ یہ ہے کہ داہنے طرف سبوح کی ضرب لگاوے اور اور بائیں طرف قدوس کی آسمان میں رب الملائکۃ کی ضرب لگاوے اور دل میں والروح کی وَلِتَحْصِیْلِ الْاُمُوْرِ الْمُھِمَّۃِ الصَّعْبَۃِ بِھٰذِہِ الشُّرُوْطِ اَنْ یُّصَلِّیَ فِی اللَّیْلِ مَا قُدِّرَ لَہٗ ثُمَّ یَضْرِبَ فِی الْاَیْمَنِ یَا حَیُّ وَفِی الْاَیْسَرِ یَا وَھَّابُ یَفْعَلُ ذٰلِکَ اَلْفَ مَرَّۃٍ اور امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کیواسطے انہی شروط مذکورہ کیساتھ یہ طریقہ ہے کہ تہجد کی نماز پڑھے جسقدر اس کیواسطے مقدر ہو پھر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگاوے اور بائیں طرف یا وہاب کی اسی طرح ہزار بار کرے وَلِانْشِرَاحِ الْخَاطِرِ وَدَفْعِ الْبَلَاءِ اَنْ یَّضْرِبَ اللّٰہَ فِی قَلْبٍ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کَمَا وَصَفْنَاہُ فِی النَّفْیِ وَالْاِثْبَاتِ وَالْحَیُّ فِی الْجَانِبِ الْاَیْمَنِ وَالْقَیُّوْمُ فِی الْاَیْسَرِ اور انشراح خاطر اور دور کرنے بلاؤں کا یہ طریقہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل میں لگاوے لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کی اسطرح ضرب لگاوے جیسا کہ نفی اور اثبات میں بیان کیا اور الحی کی ضرب داہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائیں طرف لگاوے وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّدْعُوَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ بِشِفَاءِ مَرِیْضٍ اَوْ دَفْعِ جُوْعٍ وَّلَوْ بِسَبْعِ الْبَرْقِ اَوْ قَھْرِ عَدُوٍّ فَلْیَطْلُبِ الْاِسْمَ

لـه یہ فرمایا حضرت مصنف نے اور کیا حاجت ہے اسکی مقصود حاصل ہو استخارہ مسنونہ میں بھی حاصل ہے ۱۲ ی

المناسب بحاجته في الاسماء الحسنى فليذكر بذلك الاسم بضرب اثنين او ثلث ضربات او اربع فيقول يا شافي او يا صمد او يا رزاق او يا مذل الى غير ذلك والله اعلم واحكم اور جب اللہ عز وجل سے دعا کرنے کا ارادہ کرے یا بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشائش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہیے کوئی اسم الٰہی موافق اپنی حاجت کے اسمائے حسنیٰ سے طلب کرے سو اس نام کو دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب کیساتھ ذکر کرے تو یوں کہے شفا بیمار میں یا شافی یا دفع گرسنگی میں یا صمد یا کشائش رزق میں یا رزاق یا دفع دشمن میں یا مذل اور سوا اسکے اور اسمائے الٰہی کو موافق اپنے مطالب کے بطریق مذکور ذکر کرے واللہ اعلم واحکم

فصل پانچویں

في اشغال المشائخ الجشتية وهم اصحاب امام الطريقة خواجه معين الدين حسن الجشتي وجشت قرية شبوخهم رضي الله تعالى عنه وعنهم اجمعين یہ فصل ہے مشائخ چشتیہ کے اشغال میں اور وہ امام طریقہ خواجہ معین حسن چشتی کے مرید ہیں اور چشت خواجہ معین الدین کے پیروں کے گاؤں کا نام ہے خدا راضی رہے ان سے اور ان کے سب پیروں سے ف مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ اولیا میں سے ہیں ان کے ہاتھ پر ہزاروں کفار ہنود مسلمان ہوئے منقول ہے کہ جب خواجہ کا انتقال ہوا تو آپکی پیشانی مبارک پر نقش ظاہر ہو گیا حبیب الله مات في حب الله یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت میں مرگیا وقالوا جاء علي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله دلني على اقرب الطرق الى الله وافضلها عند الله واسهلها على عباده فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليك بملازمة الذكر في الخلوة فقال علي كرم الله وجهه كيف اذكر يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غمض عينيك واسمع مني ثلث مرات فالنبي صلى الله عليه وسلم قال لا اله الا الله ثلث مرات وعلي يسمع ثم قال علي كرم الله وجهه لا اله الا الله ثلث مرات والنبي صلى الله عليه وسلم يسمع ثم لقن علي كرم الله وجهه الحسن البصري وهكذا حتى وصل الينا وهذا الحديث انما وجدناه عند هؤلاء المشائخ وعلى قوانين اهل الحديث فيه بحث طويل اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام اولیا علی مرتضیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

اور کہا یا رسول اللہ مجھ کو راہ بتائیے جو سب راہوں سے زیادہ تر قریب ہے اللہ کیطرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے نزدیک اور اس کے بندوں پر آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کر لے مداومت ذکر کی خلوت میں سو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کروں یا رسول اللہ فرمایا کہ اپنی آنکھوں کو بند کر اور مجھ سے سن تین بار سو آنحضرت نے فرمایا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور علی مرتضیٰ سنتے تھے پھر علی مرتضیٰ نے تین بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور آنحضرت اس کو سنتے تھے پھر علی مرتضیٰ نے یہ طریقہ حسن بصریؒ کو تعلیم کیا اسی طرح درجہ بدرجہ مرشد کم شد ہم تک پہنچا مصنف نے فرمایا کہ اس حدیث کو تو ہمنے فقط ان مشائخ چشتیہ کے پاس پایا اور اہل حدیث کے قوانین پر تو اس میں طویل بحث ہے ف مولانا نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہے کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہے اور بشدت منقطع ہے اسواسطے کہ ملاقات حسن بصریؒ کی مرتضیٰ سے باعتبار تاریخ کی ثابت نہیں اور رکاکت الفاظ اس پر علاوہ مترجم کہتا ہے فی الواقع کتب اسماء الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہے لیکن اولیائے چشت رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن اسکو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایۂ اعتبار سے بشبہ انقطاع ساقط نہ کیجیے اس واسطے کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک بشرط عدالت رواۃ حدیث مرسل بھی حجت ہے واللہ اعلم فَاِذَا اَرَادَ الشَّیْخُ اَنْ یُّلَقِّنَ تِلْمِیْذَہٗ اَمَرَہٗ اَنْ یَّصُوْمَ یَوْمًا فَاِنْ کَانَ بِیَوْمِ الْخَمِیْسِ فَھُوَ اَوْلٰی ثُمَّ یَاْمُرُہٗ بِالْاِسْتِغْفَارِ عَشَرَ مَرَّاتٍ وَالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِہٖ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ فَاجْتَھِدْ اَنْ لَّا یَاْتِیَ عَلَیْکَ زَمَانٌ اِلَّا وَاَنْتَ ذَاکِرٌ وَاعْلَمْ اَنَّ قَلْبَکَ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ ثَدْیِکَ الْاَیْسَرِ بِاِصْبَعَیْنِ عَلٰی صُوْرَۃِ زَھْرِ الصَّنُوْبَرِ وَلَہٗ بَابَانِ بَابٌ فَوْقَانِیٌّ وَبَابٌ تَحْتَانِیٌّ پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے مرید کی تلقین کرنے کا تو اس کو امر کرے روزہ رکھنے کا سو اگر پنجشنبہ کا دن ہو تو بہتر ہے پھر اس شخص سے امر کرے دس بار استغفار کرنیکو اور دس بار درود پڑھنے کو پھر مرشد کہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنی مضبوط کتاب میں فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ یعنی اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو تو اس پر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر کرنے کے تجکو نہ گذرے اور معلوم کر اے طالب کہ تیرا دل رکھا ہے تیرے بائیں چھاتی کے نیچے دو انگل پر بصورت شگوفہ چلغوزہ[1] کے اور اسکے دو[2] دروازہ ہیں ایک دروازہ اوپر کا ہے اور دوسرا نیچے کا ہے ف مصنف نے حاشیے میں فرمایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہے

[1] کتب لغت سے معلوم ہوا کہ چلغوزہ چیڑ کے درخت کو کہتے ہیں اور کبھی درخت صنوبر کا دانہ بعضوں نے صنوبر درخت سرو ناز کو لکھا ہے ۱۲

جو جسم سے ملا ہے اور باب تحتانی سے وہ مراد ہے جو روح سے متصل ہے اَمَّا الْبَابُ الْفَوْقَانِيُّ فَفَتْحُهٗ بِالذِّكْرِ الْجَلِيِّ فَاَمَّا التَّحْتَانِيُّ فَفَتْحُهٗ بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ دل کے اوپر کے دروازے کی کشائش تو ذکر جلی سے ہوتی ہے اور نیچے کے دروازہ کی کشادگی ذکر خفی سے ہوتی ہے فَاِذَا اَرَدْتَ الذِّكْرَ الْجَلِيَّ فَاجْلِسْ مُتَرَبِّعًا وَخُذِ الْعِرْقَ الَّذِيْ يُسَمّٰى كَيْمَاسَ بِاِبْهَامِ قَدَمِكَ الْيُمْنٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا وَسَمِعْتُ سَيِّدِيَ الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهٗ يَقُوْلُ هُوَ عِرْقٌ فِيْ بَطْنِ الرُّكْبَةِ يَهْبِطُ مِنْ جَانِبِ الْفَخِذِ وَاَخْذُهٗ بِهٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ يُفِيْدُ نَفْيَ الْخَوَاطِرِ وَيَجْمَعُ الْهِمَّةَ وَيُسَخِّنُ الْقَلْبَ تَسْخِيْنًا عَجِيْبًا پھر جب تو ذکر جلی کا ارادہ کرے تو چار زانوں بیٹھ اور پکڑ اُس رگ کو جس کا کیماس نام ہے اپنے داہنے پاؤں کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو داب کر اور میں نے اپنے والد مرشد قدس سرہ سے سنا کہتے کہ کیماس وہ رگ ہے زانوں کے تلے ران کی جانب سے اتری ہے اور اس کا اس طرح سے پکڑنا نفی وساوس اور جمعیت ہمت کو مفید اور دل کو گرم کر دینا ہے عجیب گرمی کیساتھ وَاجْلِسْ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِاجْتِمَاعِ الْعَزِيْمَةِ ثُمَّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِالشِّدِّ وَالْمَدِّ وَاِخْرَاجِ الْقُوَّةِ مِنْ دَاخِلِ الْقَلْبِ وَاَخْرِجْ لَفْظَةَ مِنَ السُّرَّةِ وَامْدُدْهَا اِلَى الْمَنْكِبَةِ الْاَيْمَنِ وَلَفْظَةَ اِلٰهَ مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ تُشِيْرُ بِذٰلِكَ اَنَّكَ اَخْرَجْتَ حُبَّ مَنْ سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ بَاطِنِكَ وَاَلْقَيْتَهٗ خَلْفَكَ فَتَنَفَّسْ نَفَسًا اٰخَرَ فَاضْرِبْ اِلَّا اللّٰهُ فِي الْقَلْبِ بِالشِّدَّةِ وَالْقُوَّةِ بطریق مذکور بیٹھ بطور نشست نماز کے رو بقبلہ حضور دل سے ہمت کو جمع کر کے پھر کہہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سختی اور کشیدگی کیساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لَا کا ناف سے نکال اور اسکو کھینچ داہنے مونڈھے تک اور لفظ اِلٰهَ کا دماغ کی جھلی سے اشارہ کرے تو اس تصور سے گویا تو نے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر سے نکالا اور اسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈالا پھر دوسرا دم لے سو اِلَّا اللّٰهُ کو دل میں سختی اور قوت کیساتھ ضرب کر يُلَاحِظُ الْمُبْتَدِيْ نَفْيَ الْمَعْبُوْدِيَّةِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُتَوَسِّطُ نَفْيَ الْمَقْصُوْدِيَّةِ وَالْمُنْتَهِيْ نَفْيَ الْوُجُوْدِ [۲] اور اس نفی اور اثبات سے مبتدی ملاحظ کرے معبودیت کا غیر خدا سے اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ فِيْ هٰذَا الذِّكْرِ جَمْعُ الْهِمَّةِ وَفَهْمُ الْمَعْنٰى وَيَنْبَغِيْ لِصَاحِبِ الذِّكْرِ الْجَلِيِّ اَنْ لَّا يُقَلِّلَ الطَّعَامَ جِدًّا بَلْ يَكْتَفِيْ اَنْ يُّخَلِّيَ رُبْعَ الْمَعِدَةِ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّاْكُلَ شَيْئًا مِّنَ الدَّسَمِ لِئَلَّا يَتَشَوَّشَ

ذکر جلی کا طریقہ

ذکر نفی اثبات کا مخصوص طریقہ

[۱] ظاہر ابتدائے عبارت عربی پر ہمزہ رہ گیا ہے یعنی او اجلس ہو تردید کیلئے والا فقط لفظ مستقبل القبلۃ بعد لفظ متربعا کے لکھنا کفایت کرتا تھا اس مطلب کے لئے کہ جو مترجم نے یہاں زیادہ کیا واللہ اعلم ۱۲ ق

دماغ۔ اور شرط اعظم اس ذکر میں ہمت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہے اور ذکر جلی کرنے والے کو لائق یہ ہے کہ کھانے کو نہایت کم نہ کرے بلکہ اس کو کافی ہے کہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہے کہ کچھ چکنائی کھایا کرے تاکہ اس کا دماغ نہ پریشان ہو خشکی کے سبب سے وَإِذَا أَرَدْتَ بِپَاسِ أَنْفَاسَ فَكُنْ مُسْتَيْقِظًا وَاقِفًا عَلَى أَنْفَاسِكَ فَكُلَّمَا خَرَجَ النَّفَسُ فَكُلَّمَا خَرَجَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ خُرُوجِهِ لَا إِلٰهَ كَأَنَّكَ تُخْرِجُ مَحَبَّةَ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ مِنْ بَاطِنِكَ وَإِذَا دَخَلَ النَّفَسُ مَعَ دُخُولِهِ إِلَّا اللّٰهُ كَأَنَّكَ تُدْخِلُ وَتُثْبِتُ مَحَبَّةَ اللّٰهِ فِي قَلْبِكَ۔ اور جبکہ تو اے سالک پاس انفاس کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے دموں پر واقف ہو جا پھر جب دم باہر کو نکلے تو اس کے نکلنے کے ساتھ لا الٰہ کہ گویا ہر چیز کی محبت تو سوائے خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہے اور جب دم اندر کی طرف آئے تو اس کے داخل ہونے کے ساتھ الا اللہ کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت الٰہی کو ثابت کرتا ہے اپنے دل میں قَالُوا وَالرُّكْنُ الْأَعْظَمُ رَبْطُ الْقَلْبِ بِالشَّيْخِ عَلٰى وَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَالتَّعْظِيمِ وَمُلَاحَظَةُ صُورَتِهِ قُلْتُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مَظَاهِرَ كَثِيرَةً فَمَا مِنْ عَابِدٍ غَبِيًّا كَانَ أَوْ ذَكِيًّا إِلَّا وَقَدْ ظَهَرَ بِحِذَائِهِ أَنَّهُ صَارَ مَعْبُودًا لَهُ فِي مَرْتَبَتِهِ وَلِهٰذَا السِّرِّ نَزَلَ الشَّرْعُ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالْاِسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ وَسَأَلَ جَارِيَةً سَوْدَاءَ فَقَالَ أَيْنَ اللّٰهُ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ فَسَأَلَهَا مَنْ أَنَا فَأَشَارَتْ بِإِصْبَعِهَا يَعْنِي اللّٰهُ أَرْسَلَكَ فَقَالَ هِيَ مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا يَتَوَجَّهَ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ وَلَا تَرْبُطَ قَلْبَكَ إِلَّا بِهِ وَلَوْ بِالتَّوَجُّهِ إِلَى الْعَرْشِ وَتَصَوُّرِ النُّورِ الَّذِي وُضِعَ عَلَيْهِ وَهُوَ أَزْهَرُ اللَّوْنِ كَمِثْلِ لَوْنِ الْقَمَرِ أَوْ بِالتَّوَجُّهِ إِلَى الْقِبْلَةِ كَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُونَ كَالْمُرَاقَبَةِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔ مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم دل کا لگانا اور گانٹھنا ہے مرشد کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر اور اس کی صورت کا ملاحظہ کرنا میں کہتا ہوں حق تعالیٰ کے مظاہر کثیرہ ہیں سو نہیں کوئی عابد غبی ہو یا ذکی مگر کہ اس کے مقابل ظاہر ہو کر اس کا معبود ہو گیا ہے بحسب مرتبہ اُس کے اور اسی بھید کے سبب سے روبقبلہ ہونا اور استواء علی العرش کا شرع میں نازل ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے منہ کے سامنے

سلسلہ چشتیہ میں پاس انفاس کا طریقہ

مرشد کی محبت اور تعظیم

نہ ہووے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ ہے اُس کے درمیان اور اس کے قبلہ کے درمیان میں اور آنحضرتؐ نے ایک کالی لونڈی سے پوچھا اور فرمایا کہ اللہ کہاں ہے لونڈی نے آسمان کیطرف اشارہ کیا پھر حضرتؐ نے اس سے پوچھا کہ میں کون ہوں تو اس نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا مراد اس کی یہ ہے کہ خدا نے تجھکو بھیجا ہے بس فرمایا اپنے کہ یہ ایماندار ہے تو اے سالک تجھ پر کچھ مضائقہ نہیں اس میں کہ تو متوجہ نہ ہو مگر اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل نہ لگاوے مگر اُسی سے اگرچہ ہو عرش کی طرف متوجہ ہو کر اور اس نور کا تصور کرکے جس کا حق تعالیٰ نے عرش پر رکھا ہے اور وہ نہایت روشن رنگ ہے چاند کے رنگ کے مانند یا قبلے کی طرف متوجہ ہو کر چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے تو یہ اس حدیث[1] کا گویا مراقبہ ہوگا واللہ اعلم **ف** مصنفؒ نے حاشیے میں فرمایا کہ حق تعالیٰ کی عالم مثال میں تجلی ہے تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب اُس کو ادراک کرتا ہے مترجم کہتا ہے تجلی اور عالم امثال کی حقیقت کتب صوفیہ میں مفصل مذکور ہے یہ رسالہ مختصر لائق اس کی تفصیل کی نہیں فَاِذَا تَنَوَّرَ الطَّالِبُ بِنُوْرِ الذِّكْرِ اَمَرَهٗ بِالْمُرَاقَبَةِ وَهِيَ مُشْتَقَّةٌ مِنْ رَقِيْبٍ سُمِّيَتْ بِهٰذَا الْاِسْمِ لِاَنَّ الطَّالِبَ يُرَاقِبُ قَلْبَهٗ اَوْ يُرَاقِبُ اللّٰهَ كَمَا اَنَّ اللّٰهَ يُرَاقِبُهٗ فَيَقُوْلُ بِلِسَانِهٖ اَوْ يَتَخَيَّلُ بِقَلْبِهٖ اَللّٰهُ حَاضِرِيْ اَللّٰهُ نَاظِرِيْ اَللّٰهُ شَاهِدِيْ اَللّٰهُ مَعِيْ اَوْ اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ اَوْ كَاَنَّهٗ حَاضِرٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تُشَاهِدُهٗ پھر جب طالب رنگین ہو جاوے ذکر کے نور سے تو مرشد اس کو مراقبہ کرنے کا امر کرے اور مراقبہ رقیب بمعنی محافظ اور نگہبان سے مشتق ہے اس کا نام مراقبہ اس واسطے رکھا گیا کہ سالک بعضے مراقبات میں اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہے یا بعضے مراقبات میں اللہ تعالیٰ کا مراقب ہوتا ہے جیسا اللہ اُس کی حفاظت کرتا ہی تو مراقبہ کرنیکے وقت زبان سے کہے یا اپنے دل سے خیال کرے اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی یا اس کا مراقبہ کرے اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ یعنی آگاہ ہو جا کہ اللہ سب چیز کو گھیرے ہے یا اس کا مراقبہ کرے کہ گویا کہ اللہ حاضر ہے تیرے درمیان اور تیرے قبلہ کے درمیان جس کو تو اسکو مشاہد کرتا ہے قَالَ الْمَشَائِخُ مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِي الْاَرْبَعِيْنِيَّةِ يَلْزَمُهٗ مُرَاعَاتُ اُمُوْرٍ دَوَامُ الصِّيَامِ وَدَوَامُ الْقِيَامِ وَتَقْلِيْلُ الْكَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالْمَنَامِ وَالصُّحْبَةِ مَعَ الْاَنَامِ وَالْمُوَاظَبَةُ عَلَى الْوُضُوْءِ فِيْ حَالَاتِ الْيَقْظَةِ وَعِنْدَ الْمَنَامِ وَرَبْطُ الْقَلْبِ مَعَ الشَّيْخِ

[1] مراد [illegible] حدیث ہی جو ابھی اوپر گذری [illegible] قبل [illegible] ۱۲

عَلَى الدَّوَامِ وَتَرْكُ الْغَفْلَةِ رَأْسًا حَتّٰى تَكُوْنَ عِنْدَهٗ مِنَ الْحَرَامِ فَإِذَا أَدْخَلَ فِي الْحُجْرَةِ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى تَعَوَّذَ وَسَمّٰى وَقَرَأَ سُوْرَةَ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّإِذَا أَدْخَلَ الرِّجْلَ الْيُسْرٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ كُنْ لِّيْ كَمَا كُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِيْ مَحَبَّتَكَ اَللّٰهُمَّ وَارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَاشْغَلْنِيْ بِجَمَالِكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُخْلَصِيْنَ اَللّٰهُمَّ امْحَقْ بِجَذَبَاتِ ذٰلِكَ يَا أَنِيْسَ مَنْ لَّا أَنِيْسَ لَهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ مشائخ چشتیہ نے فرمایا جو چلے میں داخل ہونیکا ارادہ کرے اس کو چند امور کی رعایت کرنا لازم ہے ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور بولنے اور کھانے اور سونے اور صحبت خلق کو کم کر دینا اور ہمیشہ باوضو رہنا جاگنے اور سونے کے حالات میں اور مرشد کیساتھ ہمیشہ دل کو لگائے رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہانتک کہ اس کے نزدیک غفلت از قسم حرام کے ہو جائے پھر جب حجرے میں داہنا پاؤں داخل کرے تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو تین بار پڑھے اور جب بایاں پاؤں داخل کرے تو اَللّٰهُمَّ سے آخر تک دعا کرے یعنی خداوند تو میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت میں مددگار ہو جا جیسا تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا مددگار و کارساز تھا اور مجھ کو اپنی محبت دے الٰہی مجھ کو اپنی حب نصیب کر اور اپنے جمال کے ساتھ مشغول کر لے اور مجھ کو عباد مخلصین میں کر ڈال الٰہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات کی کششوں سے اے انیس اسکے جسکا کوئی انیس نہیں اے رب مجھکو نہ چھوڑ تو تنہا اور تو بہتر وارثین سے ہے فَيَقُوْمُ عَلَى الْمُصَلّٰى وَيَقُوْلُ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ فِي الْاُوْلٰى اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ وَفِي الثَّانِيَةِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَةً طَوِيْلَةً وَيَجْتَهِدُ فِي الدُّعَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا فَتَّاحُ خَمْسَ مِائَةِ مَرَّةٍ ثُمَّ يَشْتَغِلُ بِالْاَذْكَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا پھر مصلے پر کھڑا ہو اور اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ کو اکیس بار پڑھے یعنی میں نے اپنا منہ متوجہ کیا یکسو ہو کر اس کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں داخل نہیں پھر دو رکعت پڑھے پہلی رکعت میں آیۃ الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت میں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ پھر لنبا سجدہ کرے اور دعا میں خوب کوشش کرے پھر پانچسو بار یا فتاح کہے پھر ان اذکار میں مشغول ہو جن کو ہم ذکر کر چکے ہیں یعنی ذکر جلی اور پاس انفاس اور مراقبات وَقَالُوْا

اِذَا دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ قَرَأَ سُوْرَةَ اِنَّا فَتَحْنَا فِیْ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ یَجْلِسُ مُسْتَقْبِلًا اِلَی الْمَیِّتِ مُسْتَدْبِرَ الْكَعْبَةِ فَیَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ فَیُكَبِّرُ وَیُهَلِّلُ وَیَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ اِحْدٰی عَشَرَ مَرَّةً الْفَاتِحَةَ اِحْدٰی عَشَرَ مَرَّةً ثُمَّ یَقْرُبُ مِنَ الْمَیِّتِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مَرَّةً ثُمَّ یَقُوْلُ یَا رُوْحُ بِضَرْبِهٖ فِی السَّمَاءِ وَیَا رُوْحَ الرُّوْحِ بِضَرْبِهٖ فِی الْقَلْبِ حَتّٰی یَجِدَ اِنْشِرَاحًا وَنُوْرًا ثُمَّ یَنْتَظِرُ لِمَا یُفِیْضُ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ عَلٰی قَلْبِهٖ اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان میں داخل ہو تو سورۂ اِنَّا فَتَحْنَا دو رکعت میں پڑھے پھر میت کی سامنے ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت دے کر بیٹھے پھر سورۂ مُلک پڑھے اور اَللّٰهُ اَكْبَر اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہے اور گیارہ بار سورۂ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر کہے یا ربّ یا ربّ اکیس بار پھر کہے یا روح اور اسکو آسمان میں ضرب کرے اور یا روح الروح کی دل میں ضرب لگاوے یہانتک کہ کشائش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اس کا جس کا فیضان صاحب قبر سے ہو سکے دل پر وَلِلْجِشْتِیَّةِ صَلٰوةٌ تُسَمّٰی صَلٰوةَ الْمَعْكُوْسِ لَمْ نَجِدْ مِنَ السُّنَّةِ وَاَقْوَالِ الْفُقَهَاءِ مَا یُشَیِّدُهَا بِهٖ فَلِذٰلِكَ حَذَفْنَاهَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ اور چشتیوں کے یہاں ایک نماز ہے جس کو صلوٰۃ المعکوس کہتے ہیں ہمنے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہا سے ایسی اصل اس کی نہیں پائی جس سے ہم اس کی تقویت کریں اسی واسطے ہم نے اس کو ذکر نہ کیا اور علم اس کے جواز اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہے وَلَهُمْ صَلٰوةٌ تُسَمّٰی صَلٰوةَ كُنْ فَیَكُوْنُ اور چشتیہ کے یہاں ایک نماز ہے جس کو صلوٰۃ کُن فیکون کہتے ہیں ف صلوٰۃ کن فیکون اس واسطے کہتے ہیں کہ مطلب براری میں اس کی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہے قَالُوْا مَنِ اعْتَرَضَتْ لَهٗ حَاجَةٌ صَعْبَةٌ فَلْیَرْكَعْ كُلَّ لَیْلَةٍ مِنْ لَیَالِی الْاَرْبِعَاءِ وَالْخَمِیْسِ وَالْجُمُعَةِ رَكْعَتَیْنِ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلَی الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَالْاِخْلَاصَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِی الثَّانِیَةِ الْفَاتِحَةَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَالْاِخْلَاصَ مَرَّةً وَیَقُوْلُ مِائَةَ مَرَّةٍ اَیْ اٰسَانْ كُنَنْدَهٔ دُشْوَارِیْهَا وَاَیْ رَوْشَن كُنَنْدَهٔ تَارِیْكِیْهَا مِائَةَ مَرَّةٍ وَیَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَیُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَیَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ فَاِذَا كَانَتِ الثَّالِثَةُ فَعَلَ هٰذَا ثُمَّ حَسَرَ الْعِمَامَةَ عَنْ رَاْسِهٖ وَجَعَلَ كُمَّهٗ فِیْ عُنُقِهٖ وَبَكٰی وَدَعَا اللّٰهَ اِلٰی خَمْسِیْنَ مَرَّةً فَاِنَّهٗ لَابُدَّ یُسْتَجَابُ لَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مشائخ چشتیہ نے صلوٰۃ کن فیکون کے بیان میں کہا ہے کہ جس کو سخت حاجت پیش آوے تو چاہئے کہ ہر رات میں کو لیالی ثلٰثہ یعنی

صلوٰۃ المعکوس

صلوٰۃ کن فیکون

چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کی راتوں میں دو رکعتیں ادا کرے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں فاتحہ سو بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ ایکبار اور سو بار یوں کہے اے آسان کنندہ دشوار یہا دائے روشن کنندہ تاریکیہا سو بار اور استغفار کرے سو بار اور درود پڑھے سو بار اور حقتعالی سے دعا کرے بحضور قلب پھر جب تیسری رات ہو تو بھی یہی کرے جو مذکور ہوا پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اُتارے اور اپنی آستین کو اپنی گردن میں ڈالے اور روئے اور حقتعالی سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور انشاء اللّٰہ تعالیٰ دعا اُس کی مستجاب ہوگی واللّٰہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے ناواقفوں نے اعتراض کیا ہے آستین گردن میں ڈالنا کیوں کر جائز ہوگا حالانکہ ادعیۂ ماثورہ میں یہ ثابت نہیں ہم جواب دیتے ہیں کہ قلب ردا یعنی چادر کا اُلٹنا پلٹنا نماز استسقا میں رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تا حال عالم کا بدل جاوے تو اسی طرح آستین گردن میں ڈالنا امر مخفی کے اظہار کے واسطے یعنی تضرع کے واسطے اشعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر جائز نہ ہوگا

فصل چھٹی

فِیْ اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ النَّقْشْبَنْدِیَّۃِ وَھُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ خَواجَہ بَھَاءُ الدِّیْنِ نَقْشْبَنْدِ الْبُخَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ یہ فصل ہے مشائخ نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری کے مرید ہیں اللّٰہ راضی ہو ان سے اور اُنکے سب مریدوں سے قَالُوْا طُرُقُ الْوُصُوْلِ اِلَی اللّٰہِ ثَلٰثٌ اَحَدُھَا الذِّکْرُ فَمِنْہُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ وَھُوَ الْمَأْثُوْرُ عَنْ مُتَقَدِّمِیْھِمْ نقشبندیہ نے کہا کہ اللّٰہ تک پہونچنے کی تین راہیں ہیں ایک تو ذکر ہے سو منجملہ ذکر کے نفی اور اثبات ہے اور وہی منقول ہے متقدمین نقشبندیہ سے وَصِفَتُہٗ اَنْ یَنْتَھِزَ فُرْصَۃً مِّنَ التَّشْوِیْشَاتِ الْخَارِجِیَّۃِ کَالْاِسْتِمَاعِ اِلٰی اَحَادِیْثِ النَّاسِ وَالدَّاخِلِیَّۃِ کَالْجُوْعِ الْمُفْرِطِ وَالْغَضَبِ وَالْاَلَمِ وَالشِّبَعِ الْمُفْرِطِ ثُمَّ یَذْکُرَ الْمَوْتَ وَیُحْضِرَہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ وَیَسْتَغْفِرَ اللّٰہَ تَعَالٰی مِمَّا صَدَرَ مِنْہُ مِنَ الْمَعَاصِیْ ثُمَّ یَضُمُّ شَفَتَیْہِ وَیُغْمِضُ عَیْنَیْہِ وَیَحْبِسُ نَفَسَہٗ فِیْ بَطْنِہٖ وَیَقُوْلُ بِالْقَلْبِ لَا یُخْرِجُھَا مِنْ سُرَّتِہٖ اِلَی الْاَیْمَنِ وَیَمُدُّھَا حَتّٰی یَصِلَ اِلٰی مَنْکِبِہٖ ثُمَّ یُحَرِّکُ مِنْ مَنْکِبِہٖ اِلَی الرَّاْسِ فَیَقُوْلُ اِلٰہَ ثُمَّ یَضْرِبُ فِیْ قَلْبِہٖ بِالشِّدَّۃِ اِلَّا اللّٰہُ اور طریقہ نفی و اثبات کے ذکر کا یہ ہے کہ فرصت کو غنیمت جانے تشویشات بیرونی سے چنانچہ لوگوں کی گفتگو سننا اور تشویشات

اور دنی سے چنانچہ گرسنگی زائد اور غضب اور درد اور سیری بہت پھر موت کو یاد کرے اور
قصور میں اس کو اپنے سامنے کرلے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے ان گناہوں کی جو اس سے
صادر ہوئے پھر دونوں لبوں اور دونوں آنکھوں کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ میں حبس
کرے اور دل سے کہے لا اس کو اپنی ناف سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے یہاں تک کہ اپنے مونڈھے
تک پہونچے مونڈھے کو سر کی طرف جھکاوے اور ہلاوے اور کہے اِلٰہ پھر ضرب لگادے
اپنے دل میں سختی اِلَّا اللّٰہ کی ف مصنف قدس سرہٗ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ
نے چار باب میں فرمایا کہ مبادی سلوک میں اسم ذات ہے ہر روز بارہ ہزار بار اور
نفی اور اثبات ہر ایک ایک ہزار بار یکبار مواظبت کرنا آثار عجیب وغریب کا مثمر ہے
قَالُوا الْحَبْسُ لِلنَّفَسِ خَاصِيَّةٌ عَجِيبَةٌ فِي تَسْخِينِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْعَزِيمَةِ وَهَيَجَانِ الْعِشْقِ وَقَطْعِ أَحَادِيثِ النَّفْسِ وَ
يَتَدَرَّجُ فِي الْحَبْسِ لِئَلَّا يَثْقُلَ عَلَيْهِ وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَيْرُ الْمُفْرِطِ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا يَأْمُرُ بِهِ الْجُوكِيَّةُ بَوْنٌ بَائِنٌ نقشبندیہ نے فرمایا کہ
حبس نفس یعنی دم رکنے کی عجیب خاصیت ہے باطن کے گرم کر دینے اور جمعیت عزیمت اور عشق کی ابھارنے
اور وساوس کے قطع کرنے میں اور بتدریج اندک اندک حبس دم کی مشق کرے تا اس پر
گران نہ ہو جاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور حبس دم سے حبس غیر مفرط مراد ہے
نوبت حصر نفس تاث پہونچے تو نقشبندیہ کے حبس دم میں اور جس کو جوگی بناتے ہیں فرق بعید ہے
ف مصنف قدس سرہٗ نے فرمایا رباعی حاشہ کہ اکابرہ جوگیہ روند؛ در اثبات مقالات ریا
بین بکنند؛ حبس نفس و حصر نفس دارد فرق ؛ حبس نفس است آنچہ نشانش بدہند
وَكَذَالِكَ لِعَدَدِ الْوِتْرِ خَاصِيَّةٌ عَجِيبَةٌ فَيَقُولُ أَوَّلَ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ مَرَّةً فِي نَفَسٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ
يَقُولُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فِي نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَّهٰكَذَا إِلٰى أَنْ يَتَدَرَّجَ حَتّٰى يَصِلَ إِلَى أَحَدٍ وَّعِشْرِيْنَ
مَعَ الْمُرَاعَاةِ عَلَى عَدَدِ الْوِتْرِ ۔۔۔۔ اور حبس دم کے مانند شمار طاق کی بھی عجیب
خاصیت ہے تو اول اسی کلمہ توحید کو ایک بار ایک دم میں کہے پھر تین بار ایک دم میں کہے اسی
طرح درجہ بدرجہ چند روز کی مشق میں اکیس بار تک پہنچے طاق عدد کی مراعات کیساتھ یعنی اول
بار ایک بار اور دوسری بار تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور چوتھی بار سات بار علیٰ ہذا القیاس

وَالشَّرْطُ الْأَعْظَمُ مُلَاحَظَةُ نَفْيِ الْمَعْبُودِيَّةِ أَوِ الْمَقْصُودِيَّةِ أَوِ الْوُجُودِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِثْبَاتُهَا
لَهٗ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ التَّاكِيدِ وَاجْتِمَاعُ الْخَاطِرِ لَا كَمَا يَدُوْرُ فِي النَّفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ وَالْأَحَادِيثِ

اور شرائط نفی و اثبات ذکر میں ملاحظہ کرنا ہے نفی معبودیت یا نفی مقصودیت یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالیٰ سے اور اثبات معبودیت وغیرہ کا حق تعالیٰ کے واسطے بروجہ تاکید اور اجتماع خاطر نہ اس طرح جیسے دل میں خطرات اور باتوں کے خیالات گھومتے پھرتے ہیں وَمَنْ بَلَغَ اِلَى اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً وَلَمْ يُفْتَحْ لَهٗ بَابٌ مِّنَ الْجَذْبِ وَالْصِرَافِ الْبَاطِنِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَبَ الْاِشْتِغَالُ بِاسْمِهٖ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْاَشْغَالِ الْاُخْرٰى فَلْيَعْرِفْ اَنَّ عَمَلَهٗ لَمْ يُقْبَلْ فَلْيَسْتَانِفْ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ مِنَ الثَّلٰثَةِ اِلَى اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ اور جو شخص کہ اکیس بار تک پہنچا اور اس کے واسطے جذب یعنی کشش ربانی اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ نہ کھلا تو اس کو اس کے اسم کی مشغولی واجب ہوئی اور نفرت اشغال دیگر سے لازم آئی تو چاہیئے کہ وہ معلوم کرے کہ اس کا عمل مقبول نہوا تو بشروط مذکورہ اس کو پھر از سر نو تین سے شروع کرنا چاہیئے اکیس بار تک وَمِنْهُ الْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَاِنَّمَا اسْتَخْرَجَهٗ خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَاقِىْ اَوْ مَنْ يَّقْرُبُ مِنْهُ الزَّمَانَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

اور منجملہ ذکر کے اثبات مجرد ہے یعنی فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے بدون نفی اور اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک نہ تھا اسکو تو خواجہ محمد باقی نے یا ان کے کسی قریب العصر نے نکالا ہے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد شریعت میں کہیں ثابت نہیں اس واسطے کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہیں بلکہ شرع میں اسم ذات بعض صفات یا بعض محامد کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ وارد ہوا ہے سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُوْلُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ اَفْيَدُ لِلسُّلُوْكِ فَالْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ اَفْيَدُ لِلْجَذْبِ

میں نے اپنے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے واسطے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذب اور کشش کے واسطے زیادہ تر مفید ہے وَصِفَتُهٗ اَنْ يُّخْرِجَ لَفْظَةَ اللّٰهِ مِنْ سُرَّتِهٖ بِالشَّدِّ التَّامِّ وَيَمُدَّهَا حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى اُمِّ دِمَاغِهٖ مَعَ الْحَبْسِ وَالشَّدِّ وَيُجِيْ فِي الزِّيَادَةِ حَتّٰى اَنَّ مِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُهَا فِيْ نَفَسٍ اِحْدٰى اَلْفَ مَرَّةٍ وَقَدْ رَاَيْتُ امْرَاَةً مِّنْ مُخْلِصَاتِ سَيِّدِي الْوَالِدِ تَقُوْلُهَا اَلْفَ مَرَّةٍ فِيْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَّاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اَيْضًا اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہے کہ اللہ کی لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اس کو کھینچے یہاں تک کہ اس کے دماغ کی جھلی تک کہ اس کے دماغ کی جھلی تک پہونچے حبس دم کے ساتھ اور اندک زیادہ کرتا جائے

سلسلۂ نقشبندیہ میں صرف طریق النفی والاثبات ہے

طریق اثبات مجرد

یہانتک کہ بعضے نقشبندی ایک دم میں اس کو ہزار بار کہتے ہیں اور البتہ میں نے ایک عورت کو جو مرشد کے مریدوں سے تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایک دم میں ہزار بار کہتی تھی اور اس سے اکثر بھی وَسَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهُ يَحْكِي عَنْ نَفْسِهِ اَنَّهُ كَانَ فِي الْبِدَايَةِ يَقُولُ النَّفْيَ وَالْاِثْبَاتَ فِي نَفَسٍ وَاحِدٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور میں نے اپنے والد مرشد سے سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتدائے سلوک میں نفی اور اثبات کو ایک دم میں دوسو بار کہتے تھے واللہ اعلم وَثَانِيْهِمَا الْمُرَاقَبَةُ اور دوسرا طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ ہے ف مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا کہ حقیقت مراقبہ بوجہیکہ شامل جمیع افراد آں باشد آنست کہ توجہ قوت درا کہ باقبال تمام بسوے صفات حضرت حق نمودن یا بسوئے حالت انفکاک روح از جسد یا مثل آن تا آنکہ عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آں توجہ گردد و آنچہ محسوس نیست بمنزلہ محسوس نصب العین گردد وَصِفَتُهَا اَنْ يَّحْبِسَ النَّفَسَ تَحْتَ السُّرَّةِ حَبْسًا يَسِيْرًا ثُمَّ يَتَوَجَّهُ بِمَجَامِعِ اِدْرَاكِهٖ اِلَى الْمَعْنَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيْطِ الَّذِي يَتَصَوَّرُهُ كُلُّ اَحَدٍ عِنْدَ اِطْلَاقِ اِسْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ قَلَّ مَنْ يُّجَرِّدُهُ عَنِ اللَّفْظِ فَلْيَجْتَهِدْ هٰذَا الطَّالِبُ اَنْ يُّجَرِّدَ هٰذَا الْمَعْنَى عَنِ الْاَلْفَاظِ وَيَتَوَجَّهُ اِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ مُزَاحَمَةِ الْخَطَرَاتِ وَالتَّوَجُّهِ اِلَى الْغَيْرِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَّا يُمْكِنُهُ هٰذَا التَّجْرِيْدُ مِنَ الْاِدْرَاكِ فَمِنَ الْمَشَايِخِ مَنْ يَّاْمُرُ مِثْلَ هٰذَا بِالدُّعَاءِ وَصِفَتُهُ اَنْ لَّا يَزَالَ يَدْعُو اللّٰهَ بِقَلْبِهٖ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنْتَ مَقْصُوْدِي قَدْ تَبَرَّاْتُ اِلَيْكَ عَنْ كُلِّ مَا سِوَاكَ وَنَحْوِ ذٰلِكَ مِنَ الْمُنَاجَاتِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْمُرُهُ بِتَخَيُّلِ الْخَلَاءِ الْمُجَرَّدِ اَوِ النُّوْرِ الْبَسِيْطِ فَيَتَدَرَّجُ الطَّالِبُ مِنْ هٰذَا التَّخَيُّلِ اِلَى التَّوَجُّهِ الْمَذْكُوْرِ اور طریقہ مراقبہ یہ ہے کہ دم کو بند کرے ناف کے نیچے تھوڑا سا پھر اپنے جمیع حواس مدرکہ سے متوجہ ہو معنی مجرد و بسیط کی طرف جس کو ہر شخص اللہ کے نام بولنے کے وقت تصور کرتا ہے ولیکن ایسے لوگ کمتر ہے جو اس معنی بسیط کو لفظ سے خالی کر سکیں تو طالب کوشش کرے اس معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اس کی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور التفات ماسوا اللہ کے اور بعضے لوگوں سے اس قسم کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے سو بعضے مشائخ تو ایسے شخص کو اس طرح کی دعا بتاتے ہیں اور طریقہ اس دعا کا یہ ہے کہ ہمیشہ دل سے کیا کرے یوں کہے اے رب تو ہی میرا مقصود ہے میں بیزار ہو آیا تیری طرف تیرے ماسوا سے اور مانند اس کے کوئی اور

ایک سانس میں ہزار بار اسم ذات پڑھنا

وصول الی اللہ کا دوسرا طریقہ مراقبہ

مناجات کرے اور بعضے مشائخ شخص مذکور کو خلاے مجرد یا نور بسیط کے خیال کر نیکو فرماتے ہیں تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور کی طرف بتدریج پہونچ جاتا ہے مترجم کہتا ہے خلاے مجرد سے یہ مراد ہے کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع اجسام سے خالی تصور کرے اور نور بسیط سادہ روشنی سے عبارت ہے، وَثَالِثُهَا الرَّابِطَۃُ بِالشَّیْخِ اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پہنچانا ہے اپنے مرشد کے ساتھ ف

مولانا نے فرمایا حق یہ ہے کہ سب راہوں سے یہ راہ زیادہ قریب تر ہے گاہے مرید میں قابلیت نہیں ہوتی تو اس کی مزید محبت سے مرشد اس میں تصرف کرتا ہے مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تم سے نہ ہو سکے تو ان کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہیں عارف باللہ شیخ عبد الرحیم قدس سرہٗ نے فرمایا کہ مشائخ طریقت کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ پہلے تو سلمنا کرنا چاہیئے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک پرتو ہے تجلی ذاتی کے اظلال سے تاکہ تعلق کونین سے مخلصی حاصل ہو جائے سو اگر یہ نہ ہو سکے تو ان لوگوں سے تعلق بہم پہنچانا چاہیئے جو اس پرتو سے مشرف ہوئے ہیں جو اپنے نفوس اور علائق ماسوا سے نجات پا گئے اور اس آیت قرآنی میں کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ یعنی سچوں کے ساتھ رہو ایک طرح کا اس میں اشارہ ہے اور رابطہ مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہو تو اس کی توجہ سے اندک زمانے میں وہ حاصل ہوتا ہے جو سالہا سال کی محنت میں حاصل نہیں ہوتا ہے اور کیا خوب کہا ہے **شعر** آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر از شمس دیں ٭ طعنہ زند بر دہہ سخرہ کند بر چلہ

وَشَرْطُهَا اَنْ یَّکُوْنَ الشَّیْخُ قَوِیَّ التَّوَجُّهِ دَائِمَ الْیَادْدَاشْتَ فَاِذَا صَحِبَهٗ خَلّٰی نَفْسَهٗ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا مَحَبَّتَهٗ وَیَنْتَظِرُ لِمَا یَفِیْضُ مِنْهُ وَیُغْمِضُ عَیْنَیْهِ اَوْ یَفْتَحُهُمَا وَیَنْظُرُ بَیْنَ عَیْنَیِ الشَّیْخِ فَاِذَا اَفَاضَ شَیْءٌ فَلْیَتَّبِعْهُ بِمَجَامِعِ قَلْبِهٖ وَلْیُحَافِظْ عَلَیْهِ وَاِذَا غَابَ الشَّیْخُ عَنْهُ یُخَیِّلُ صُوْرَتَهٗ بَیْنَ عَیْنَیْهِ بِوَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَالتَّعْظِیْمِ فَتُفِیْدُ صُوْرَتُهٗ مَا تُفِیْدُ صُحْبَتُهٗ اور رابطہ مرشد کی شرط کا یہ ہے کہ مرشد قوی التوجہ ہو یادداشت کی مشق دائمی رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور اور خیال سے خالی کر ڈالے سوا اسکی محبت کے اور اس کا منتظر رہے جس کا اسکی طرف سے فیض آوے اور دونوں آنکھیں بند کر لے یا انکو کھول دے

مرشد سے رابطہ اور اعتقاد

مرشد سے فیض حاصل کرنے کا طریقہ

اور مرشد کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں تکی لگاوے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اس کے پیچھے پڑ جاوے اپنے دل کی جمعیت سے اور چاہیئے کہ اس فیض کی محافظت کرے اور جب مرشد اس کے پاس نہ ہو تو اس کی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان خیال کرتا رہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اس کی خیالی صورت وہ فائدہ دیگی جو اسکی صحبت فائدہ دیتی تھی **ف** مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط ہے کہ واصل بمقام مشاہدہ اور نورانی تجلیات ذاتیہ ہو جس کے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیح کے هُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ یعنی اولیاء اللہ وہ ہیں جن کے دیکھنے سے خدا یاد پڑے اور جن کی صحبت فوائد صحبت کے مفید ہو بموجب اس حدیث کے هُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ کہ اولیاء اللہ جلیس ہیں خدا کے اور بمقتضائے اس حدیث متفق کے هُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ یعنی اولیاء اللہ ایسی قوم ہے جن کا جلیس اور ہم صحبت بدبخت نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے خواجہ نقشبند بہ رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے ولی کی علامت بتائی اس قول میں **رباعی**

با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ؞ وز تو نرمید صحبت آب و گلت ؞ زنہار ز صحبتش گریزاں میباش ؞ ورنہ کند روح عزیزاں بحلت ؞ خلاصہ یہ ہے کہ جسکی صحبت سے دنیا سرد ہو اور ہر طرف سے دل ٹوٹ کر حضرت حق سے متعلق ہو جائے تو اسکی صحبت و محبت اکسیر اعظم ہے اور جب دنیا دل سے نہ منقطع ہوئی تو ضیع اوقات ہے اور اس کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے پس واجب ہے کہ غلو عوام پر دھوکہ نہ کھاوے ہر شیخ سے بیعت نہ کرے بلکہ طریقت کی بیعت اس مرشد کامل مکمل سے کرے جس کی ولایت کی علامات ظاہر اور باہر ہوں مولوی روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے **شعر** اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ؞ پس بہر دستے نشاید داد دست ؞

اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہے لیکن افراط اور تفریط ہر امر میں معیوب ہے ایسی افراط بھی بہتر نہیں جس میں صورت پرستی کی نوبت پہنچے اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہو جاوے حق تعالیٰ ہر امر میں صراط مستقیم پر قائم رکھے آمین سَمِعْتُ سَیِّدِیْ الْوَالِدَ يَقُوْلُ لَا يَجِبُ عَلَى السَّالِكِ اِذَا كَانَ عَلٰى هَيْئَةٍ وَّحَصَلَ لَهُ شَيْءٌ مِّنْ هٰذَا الْمَعْنٰى اَنْ لَّا يَتَغَيَّرَ بِذٰلِكَ الْحَالَةِ فَاِنْ كَانَ قَائِمًا لَمْ يَقْعُدْ وَاِنْ كَانَ قَاعِدًا لَمْ يَقُمْ اور والد

اہل اللہ کی صحبت کی برکت

مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہے کہ جب کسی شکل اور ہیئات پر ہو اور اسی کو اس بات سے کوئی حال حاصل ہو اس شکل کو نہ بدل ڈالے پس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہ ہو جاوے وَمِنَ الْمَشَائِخِ مَنْ يَّأْمُرُ بِتَخَيُّلِ الْقَلْبِ مَكْتُوبًا عَلَيْهِ اِسْمُ اللّٰهِ بِالذَّهَبِ اور بعضے وہ مشائخ ہیں جو سالک کو بتاتے ہیں دل میں اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہوا خیال کرنے کا سَمِعْتُ سَيِّدِيَ الْوَالِدَ يَقُوْلُ اَمَرَنِيْ خَوَاجَهْ هَاشِمُ الْبُخَارِيُّ بِكِتَابَةِ اسْمِ الذَّاتِ وَاَنَا ابْنُ عَشَرِ سِنِيْنَ فَاَكْثَرْتُ مِنْهَا وَاَخَذَتْ بِمَجَامِعِ قَلْبِيْ حَتّٰى اِنِّيْ كُنْتُ مَشْغُوْلًا بِكِتَابَةِ كِتَابٍ نَكَتَبْتُ اِسْمَ الذَّاتِ عَلٰى نَحْوٍ مِّنْ اَرْبَعَةِ اَوْرَاقٍ وَّمَا شَعَرْتُ اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ مجھ کو خواجہ ہاشم بخاری نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور میں دس برس کا تھا میں نے اس کے لکھنے کی کثرت کی اور اس کی تحریر میں نے اپنے دل میں جمالی یہاں تک کہ ایک کتاب کے لکھنے میں مشغول تھا تو اسم ذات کو میں بقدر چار ورق کے لکھ گیا اور مجھ کو کچھ خبر نہ ہوئی ف مولانا نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہٗ سے سنا کہ کتاب مذکور ملا عبدالحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرح عقائد کے حاشیہ خیالی پر وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ رَاَيْتُ خَوَاجَهْ خُرْدْ يَكْتُبُ بِاِبْهَامِهٖ عَلٰى اَصَابِعِهِ الْاَرْبَعِ شَيْئًا فِيْ مَجْلِسِهٖ وَكَلَامِهٖ وَشَانِهٖ كُلِّهٖ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ كَتَبْتُ اِسْمَ الذَّاتِ فِيْ بِدَايَةِ اَمْرِيْ فَصَارَتْ دِيْدَنًا لَا اَسْتَطِيْعُ الْاِنْفِكَاكَ عَنْهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ میں نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چاروں انگلیوں پر کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور بات کرنے اور سب کاموں میں تو میں نے ان سے پوچھا تو فرمایا کہ میں نے اسم ذات ابتدائے سلوک میں لکھا تھا اور اب مجھ کو ایسی عادت ہو گئی ہے کہ میں اس کے چھوڑنے پر قادر نہیں ہوں واللہ اعلم وَلِلنَّقْشَبَنْدِيَّةِ كَلِمَاتٌ عَلَيْهَا بِنَاءُ طَرِيْقَتِهِمْ بَعْضُهَا اِشَارَةٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاَشْغَالِ وَبَعْضُهَا عَلٰى شُرُوْطِ تَاْثِيْرِهَا فَلْنَذْكُرْهَا اور مشائخ نقشبندیہ کے چند اصطلاحات ہیں جن پر ان کے طریقے کی بنا ہے بعضی اصطلاحوں میں تو ان ہی اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہو اور بعضی ان کی تاثیر کی شرطوں پر تو ہم کو ان کا ذکر کرنا چاہیے هُوْشْ دَرْدَمْ نَظَرْ بَرْ قَدَمْ سَفَرْ دَرْ وَطَنْ خَلْوَتْ دَرْ اَنْجُمَنْ يَادْ كَرْدْ وبَازْ گَشْتْ نِگَهْ دَاشْتْ يَادْ دَاشْتْ فَهٰذِهٖ هِيَ

اصطلاحات نقشبندیہ

الْمَأثُوْرَةُ عَنْ خَوَاجَهْ عَبْدُ الْخَالِقِ الْغُجْدَوَانِي وَ بَعْدَهَا ثَلٰثَةٌ مَأثُوْرَةٌ عَنِ الْخَوَاجَہ نَقْشبَنْدُ وُقُوْفُ زَمَانِيٌّ وَقُوْفُ قَلْبِيٌّ وَقُوْفُ عَدَدِيٌّ (۱) ہوش دردم (۲) نظر بر قدم (۳) سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یاد کرد (۶) بازگشت (۷) نگہداشت (۸) یادداشت تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبدالخالق غجدوانی سے منقول ہیں اور ان کے بعد تین اصطلاحیں خواجہ نقشبند سے مروی ہیں (۱) وقوف زمانی (۲) وقوف قلبی (۳) وقوف عددی اَمَّا ھُوْش دَرْدَمْ فَمَعْنَاہُ التَّیَقُّظُ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ فَلَا يَزَالُ مُتَيَقِّظًا مُتَفَحِّصًا عَنْ نَفْسِہٖ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ هَلْ هُوَ غَافِلٌ اَوْ ذَاكِرٌ هٰذَا طَرِيْقُ التَّدْرِيْجِ اِلٰى دَوَامِ الْحُضُوْرِ وَهٰذَا لِلْمُبْتَدِيْ وَاِذَا تَوَسَّطَ فِي السُّلُوْكِ فَلْيَكُنْ مُتَفَحِّصًا عَنْ نَفْسِہٖ فِيْ كُلِّ طَائِفَةٍ مِّنَ الزَّمَانِ مِثْلُ اَنْ يَّتَاَمَّلَ بَعْدَ كُلِّ سَاعَةٍ هَلْ دَخَلَتْ عَلَيْہِ فِيْهَا غَفْلَةٌ اَوْ لَا فَاِنْ دَخَلَتْ غَفْلَةٌ اِسْتَغْفَرَ وَعَزَمَ عَلٰى تَرْكِهَا فِي الْمُسْتَقْبِلِ وَهٰكَذَا حَتّٰى يَصِلَ اِلَى الدَّوَامِ وَ يُسَمّٰى هٰذَا الْاَخِيْرُ بِوُقُوْفٍ زَمَانِيٍّ وَاسْتَخْرَجَہٗ خَوَاجَہ نَقْشبَنْدُ لِمَا رَاٰى اَنَّ التَّوَجُّہَ اِلٰى عِلْمِ الْعِلْمِ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ يُشَوِّشُ هٰذَا الْمُتَوَسِّطَ فَاِنَّمَا اللَّائِقُ بِہِ الْاِسْتِغْرَاقُ فِي التَّوَجُّہِ اِلَى اللّٰہِ بِحَيْثُ لَا يُزَاحِمُہٗ عِلْمُ هٰذَا التَّوَجُّہِ تو ہوش دردم کے معنی ہوشیاری اور بیداری ہے ہر دم کیساتھ تو ہمیشہ بیدار اور متجسس رہے اپنی ذات سے ہر سانس میں کہ وہ غافل ہے یا ذاکر اور یہ طریقہ ہے بتدریج دوام حضور کے حاصل کرنے کا اور اس طرح کی ہوشیاری مبتدی کے واسطے مخصوص ہے پھر جب آگے بڑھے اور سلوک کے درمیان میں آوے تو چاہیئے کھوج کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی مدت میں اس طرح کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس ساعت میں غفلت آئی یا نہیں سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے اور آئندہ کو اس کے چھوڑنے کا ارادہ کرے اسیطرح مدام تفحص کرتا رہے یہاں تک کہ دوام حضور کو پہنچ جاوے اور یہ پچھلے طریق کی ہشیاری مسمی بوقوف زمانی ہی اس کو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا اس واسطے کہ انھوں نے معلوم کیا متوجہ ہونا علم العلم یعنی دانست کو دریافت کرنا ہر دم میں سالک متوسط کے حال کو پریشان کرتا ہے اسکے مناسب تو استغراق ہے توجہ الی اللہ میں اسطرح پر کہ اس کو اپنے متوجہ ہونے کی دانست مزاحم حال نہو ف مترجم کہتا ہے ہر دم کا محاسبہ عبارت ہے ہوش دردم

ہوش دردم

(۱)

سے سو یہ بندی کے مناسب ہے نہ متوسط کے اور قدر سے مدت کا محاسبہ جس کا نام وقوف زمانی ہے لائق بمرتبہ متوسط ہے مولانا نے فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ[ا] کہتے ہیں حدیث میں وارد ہے کہ ہوشیار وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو دابا اور مابعد موت کے واسطے عمل کیا اور امیر المومنین عمر فاروق رض نے خطبہ میں فرمایا کہ اپنی جان کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور ان کو وزن کرو قبل اسکے کہ وزن کیے جاویں اور مستعد ہو جاؤ عرض اکبر کے واسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت میں ہوگا اس دن تم سامنے کئے جاؤ گے تمہاری کوئی چیز نہ چھپ سکے گی اَمَّا نَظَرٌ بَرْ قَدَمْ فَمَعْنَاهُ اَنَّ السَّالِكَ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْظُرَ فِي حَالِ مَشْيِهٖ اِلَّا اِلٰى قَدَمَيْهِ وَلَا فِي حَالِ قُعُوْدِهٖ اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنَّ النَّظَرَ اِلَى النُّقُوْشِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْاَلْوَانِ الْمُعْجِبَةِ يُفْسِدُ عَلَيْهِ حَالَهٗ وَيَمْنَعُهٗ بِمَا هُوَ بِسَبِيْلِهٖ وَفِيْ حُكْمِهِ الْاِسْتِمَاعُ اِلٰى اَصْوَاتِ النَّاسِ وَ اَحَادِيْثِهِمْ سَمِعْتُ سَيِّدِيَ الْوَالِدَ يَقُوْلُ هٰذَا بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْمُبْتَدِيْ اَمَّا الْمُنْتَهِيْ فَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَّتَاَمَّلَ فِيْ حَالِهٖ عَلٰى قَدَمِ اَيِّ نَبِيٍّ هُوَ اِذْ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ مَنْ يَّكُوْنُ عَلٰى قَدَمِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَلَهُ الْجَامِعِيَّةُ التَّامَّةُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ عَلٰى قَدَمِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ فَاِذَا عَرَفَ مَتْبُوْعَهٗ فَلْتَكُنْ اَحْوَالُهٗ وَوَاقِعَاتُهٗ مُنَاسِبَةً بِوَاقِعَاتِ مَتْبُوْعِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ (۲) نظر بر قدم

اور نظر بر قدم سے تو یہ مراد ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے پھرنے کے وقت کسی چیز پر نظر نڈالے سوائے اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت میں دیکھے مگر اپنے آگے اسواسطے کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگوں کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے اور اس سے روکتا ہے جسکی طلب میں ہے اور حکم نظر میں ہے لوگوں کی آوازوں اور انکی باتوں کی طرف کان لگانا اپنے والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ یہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا بہ نسبت بندی کے ہے اور منتہی پر تو واجب ہے کہ تامل کرے اپنے حال میں کہ کس نبی کے قدم پر ہے اس واسطے کہ بعضے اولیا سید المرسلین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم پر ہوتے ہیں اور انکی پوری جامعیت کمالات کی حاصل ہوتی ہے اور بعض ولی موسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے وعلیٰ ہٰذا القیاس جب پہچانا

[ا] اصل سند محاسبی کی یہ آیۃ کریمہ ہے سورہ حشر کی وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ اور حدیث شریف میں الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ وتمنی علی اللہ ۱۲

منتہی اپنے پیشوا کو پہچان لے تو چاہیئے کہ اس کے حالات و واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مناسب ہوں واللہ اعلم اَمَّا سَفَرْ دَرْ وَطَنْ فَمَعْنَاهُ الْاِنْتِقَالُ مِنَ الصِّفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ الْخَسِيْسَةِ اِلَى الصِّفَاتِ الْمَلَكِيَّةِ الْفَاضِلَةِ فَيَجِبُ عَلَى السَّالِكِ اَنْ يَتَفَحَّصَ عَنْ نَفْسِهِ هَلْ بَقِيَ فِيْهِ حُبُّ الْخَلْقِ فَاِذَا عَرَفَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ اِسْتَانَفَ التَّوْبَةَ وَعَلِمَ اَنَّ ذٰلِكَ صَنَمٌ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَعْنِيْ نَفَيْتُ عَنْ قَلْبِي الشَّيْءَ الْفُلَانِيَّ وَاَثْبَتُّ حُبَّ اللّٰهِ مَكَانَهٗ وَذٰلِكَ لِاَنَّ عُرُوْقَ الْمَحَبَّةِ فِيْ دَاخِلِ الْقَلْبِ كَثِيْرَةٌ خَفِيَّةٌ لَا يُمْكِنُ اَنْ تُسْتَخْرَجَ اِلَّا بِالتَّفَحُّصِ الْبَالِغِ وَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَتَفَحَّصَ هَلْ فِيْ قَلْبِهٖ حَسَدٌ لِاَحَدٍ اَوْ حِقْدٌ اَوْ اِعْتِرَاضٌ فَلْيَكْسِرْهُ بِمُدَاوَمَةِ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہے صفات خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کیطرف تو سالک پر واجب ہے کہ اپنے نفس کا متفحص ہے کہ آیا اس میں کچھ حب خلق باقی ہے پھر جب اسکو جان جائے تو سر نو سے توبہ کرے اور جانے کہ یہ صنم ہے اس واسطے کہ تجھ کو جو خدا سے باز رکھے وہ فی الواقع بت ہے پھر کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لا الہ سے ارادہ کرے کہ میں نے فلانی چیز کی محبت کو نفی کر دیا اور الا اللہ سے قصد کرے کہ اللہ کی محبت میں نے اس کے مقام پر ثابت کر دی اور وجہ اسکی یہ ہے کہ غیر خدا کی محبت کی رگیں دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہیں اُنکا نکالنا ممکن نہیں مگر کمال تفحص اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہے کہ تلاش کرے کہ آیا اسکے دل میں کسی کا حسد یا کسی کا کینہ یا اعتراض موجود ہے تو اسکو کر دیا کرے اس کلمہ کی مداومت سے ف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے اللہ کی محبت کا خالص مزہ چکھا تو اس نے اسکو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب لوگوں سے اسکو وحشی

اَمَّا خَلْوَتْ دَرْ اَنْجُمَنْ فَمَعْنَاهُ اَنْ يَشْتَغِلَ بِقَلْبِهٖ بِالْحَقِّ فِي الْاَحْوَالِ كُلِّهَا مِنَ التَّدْرِيْسِ وَالْكَلَامِ وَالْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْمَشْيِ فَيَجِبُ اَنْ يَحْصُلَ لِلسَّالِكِ مَلَكَةُ التَّوَجُّهِ اِلَى الْحَقِّ فِيْ وَقْتِ الْاِشْتِغَالِ بِهٰذِهِ الْاِشْتِغَالِ قَالَ خَوَاجَهْ نَقْشَبَنْدْ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ بَلِ الْحَقُّ اَنَّ التَّوَسُّمَ بِزِيِّ الْفُقَرَاءِ وَدَوَامَ التَّعَلُّقِ بِاللّٰهِ يَكُوْنُ غَالِبًا مَظِنَّةً لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ فَالْاَوْلٰى اَنْ يَكُوْنَ الزِّيُّ الْعِلْمَ وَالدِّيَانَةَ وَالْاِجْتِهَادَ فِي الطَّاعَاتِ وَيَكُوْنَ الْقَلْبُ مَعَ الْحَقِّ دَائِمًا قَالَ الْخَوَاجَهْ عَلَى الرَّامِيْتَنِيْ بِالْفَارْسِيَّةِ شعر

سفر در وطن

اندرون شو آشنا و از برون بیگانہ وش	این چنین زیبا روش کم میبود اندر جہان

اور خلوت انجمن کا یہ مطلب ہے، کہ دل سے خدا کیساتھ مشغول رہے اپنے جمیع حالات میں پڑھنے میں اور کلام کرنے میں اور کھانے اور پینے میں اور چلنے میں تو سالک کو واجب ہے کہ خدا کیطرف متوجہ رہنے کا ملکہ یعنی قوت راسخہ بہم پہنچاوے ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت خواجہ نقشبندیہ رحمہ نے فرمایا کہ اسیطرف اشارہ ہے حق تعالی کے قول کہ مرد لوگ ہیں جن کو سوداگری اور خرید فروخت ذکر اللہ سے غافل نہیں کرتی مترجم کہتا ہے دل بیار و دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہے بلکہ حق یہ ہے کہ بلباس فقرا نشان مند ہونا اور ہمیشہ بذکر متعلق خدا رہنا اسی طرح پر کہ لوگوں پر مخفی نرہے اسمیں اکثر دکھانے اور سنانے کا مظنہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتہاد فی الطاعات والوں کا سا ہو اور دل ہمیشہ حق جل شانہ کے ساتھ رہے چنانچہ خواجہ علی رامیتنی رح نے یہی مضمون فارسی کی بیت میں ادا کیا یعنی اندر سے آشنا رہ اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال کمتر ہے جہاں میں ف مترجم کہتا ہے مصنف حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانیں دفع ریاکاری کے واسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہیں یا خدا کے واسطے کہ علماء کی وضع اور لباس اختیار کرے اور تابع حق رہے اکثر عوام کو اس کے ساتھ عقیدت نہوگی یہی گمان کریں گے کہ یہ ملا ہیں کتاب کے کیڑے ان کو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس فقرا کے یا مطلق ترک لباس کے حکایت ایک شخص نے خواجہ نقشبند رح سے پوچھا کہ کاروبار کی عین مشغول میں توجہ الی اللہ رکھنا اور غافل نہونا کیونکر متصور ہو اس پر کیا دلیل ہے خواجہ علیہ الرحمۃ نے اس آیت سے استدلال کیا کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اَمَّا يَادْكَرْد فَمَعْنَاهُ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اِمَّا بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ اَوْ بِالْاِثْبَاتِ الْمُجَرَّدِ كَمَا مَرَّ تَفْصِيْلُهٗ اور یاد کرد اسے مراد ذکر اللہ ہے یا بہ نفی و اثبات یا باثبات مجرد چنانچہ اسکی تفصیل مذکور ہو چکی ف یاد کرد سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اس ذکر کو تکرار کرتا رہے جسکو مرشد سے سیکھا ہے یہانتک کہ حق جلشانہ کی حضوری حاصل ہو جاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا کہ مقصود ذکر سے یہ ہے کہ دل ہمیشہ حضرت کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور تعظیم کے اسواسطے کہ ذکر یعنی یادِ دفع غفلت کا

خلوت در انجمن

یاد کرد

نام ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَاَمَّا بازگشت فَمَعْنَاہُ اَنْ یَّرْجِعَ بَعْدَ کُلِّ طَائِفَۃٍ مِّنَ الذِّکْرِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَوْ خَمْسَ مَرَّاتٍ اِلَی الْمُنَاجَاۃِ فَیَدْعُو اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ مُجَامِعِ ہِمَّتِہٖ یَا رَبِّ اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ تَرَکْتُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ لَکَ اَتْمِمْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ وَارْزُقْنِیْ وُصُوْلَکَ اَلتَّامَّ سَمِعْتُ سَیِّدِیَ الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَقُوْلُ ھٰذَا شَرْطٌ عَظِیْمٌ فِی الذِّکْرِ فَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَّغْفَلَ السَّالِکُ عَنْہُ فَاِنَّا لَمْ نَجِدْ مَا وَجَدْنَا اِلَّا بِبَرَکَۃِ ھٰذَا اور بازگشت یعنی رجوع کرنا اور پھرنا اس سے عبارت ہے کہ قدرے ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے سو یوں دعا کرے اللہ عزوجل سے بحضور دل کہ اے میرے رب تو ہی میرا مقصود ہے میں نے دنیا آخرت کو چھوڑا تیرے ہی واسطے اپنی نعمت کو مجھ پر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجھکو نصیب فرما والد مرشد قدس سرہ سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہے ذکر میں تو لائق نہیں کہ سالک اس سے غافل ہو اس واسطے کہ جو ہمنے پایا اسی کی برکت سے پایا ف مولانا نے فرمایا کہ ذاکر جب کلمہ طیبہ کو دل سے کہے تو اسکے بعد اسیطرح کہے الٰہی تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری رضا میرا مطلوب یعنی اس ذکر سے تو ہی مقصود ہے اسواسطے کہ یہ کلمہ ہر خاطر نیک اور بد کا نافی ہے تو دم بدم اخلاص تازہ کر کے ذکر کو خالص کرنا چاہیئے تاکہ باطن ماسوائے حق سے صاف ہو جاوے اور اگر ذاکر ایسا اخلاص نہ پاوے تو دعائے مذکور کو بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے اسکو انشاء اللہ تعالیٰ اخلاص حاصل ہو جاوے گا اور بازگشت اخلاص حاصل کرنا اسواسطے ذکر میں شرط عظیم ٹھہرا کہ ذاکر کے دل میں وسوسہ آتا ہے سرور خاطر سے تو اس پر مغرور ہو جاتا ہے اور اسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہے حالانکہ اس کے حق میں یہ زہر سے زیادہ تر مضر ہے وَاَمَّا نِگَاہ دَاشْت فَھُوَ عِبَارَۃٌ عَنْ طَرْدِ الْخَطْرَاتِ وَاَحَادِیْثِ النَّفْسِ فَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ السَّالِکُ مُتَیَقِّظًا فَلَا یَدَعُ خَطْرَۃً یَّخْطُرُ فِیْ قَلْبِہٖ قَالَ خَوَاجَہ نقشبند یَنْبَغِیْ اَنْ یَّصُدَّھَا السَّالِکُ فِیْ اَوَّلِ مَا یَظْہَرُ لِاَنَّھَا اِذَا ظَہَرَتْ مَالَتْ اِلَیْھَا النَّفْسُ وَاٰثَرَتْھَا فَیَعْسُرُ زَوَالُھَا فَھٰذَا طَرِیْقُ تَحْصِیْلِ مَلَکَۃِ خُلُوِّ لَوْحِ الذِّھْنِ عَنْ خُطُوْرِ الْخَطْرَاتِ وَاَحَادِیْثِ النَّفْسِ اور نگاہ داشت تو عبارت ہے خطرات اور احادیث نفس کے ہانکنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہے کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال اور خطرہ سے

کو اپنے دل میں نہ چھوڑے کہ خطور کر سکے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہے کہ خطرے کو اسکے ابتداء ظہور میں روک دے اس واسطے کہ جب ظاہر ہو چکے گا تو نفس اس کیطرف مائل ہو جاویگا اور وہ نفس میں اثر کریگا پھر اسکا دور کرنا مشکل ہوگا تو یہ معنی نگاہداشت طریقہ ہے حاصل کرنے ملکۂ خلو تختۂ ذہن کا خطرات اور وساوس کے خطور کرنے سے ف مولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت دو ساعت بھی دل میں نہ رکھنا چاہیئے بزرگوں کے نزدیک یہ امر مہم ہے اور اور اولیائے کاملین کو یہ دولت نادمان دراز حاصل رہتی ہے وَاَمَّا یَادْدَاشْت فَعِبَارَۃٌ

(۸) یاد داشت

عَنِ التَّوَجُّہِ الصِّرْفِ الْمُجَرَّدِ عَنِ الْاَلْفَاظِ وَالتَّخَیُّلَاتِ اِلٰی حَقِیْقَۃِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَالْحَقُّ اَنَّہٗ لَا یَسْتَقِیْمُ اِلَّا بَعْدَ الْفَنَآءِ التَّامِّ وَالْبَقَآءِ السَّابِغِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور یاد داشت تو عبارت ہے توجہ صرف سے جو خالی ہے الفاظ تخیلات سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہ ہے کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل نہیں ہوتا مگر فنائے تام اور بقائے کامل کے بعد واللہ اعلم خلاصہ یہ کہ یاد داشت ذات مقدس کے دھیان کا نام ہے جو بلا ذریعہ الفاظ اور تخیلات کے ہو یہ دولت منتہیان ولایت کو البتہ حاصل ہوتی ہے جَعَلَنَا اللّٰہُ مِنْھُمْ بِرَحْمَتِہِ الْوَسِیْعَۃِ اٰمِیْنَ وَاَمَّا وُقُوْفُ زَمَانِیٌّ فَقَدْ ذَکَرْنَا تَفْسِیْرَہٗ اور وقوف زمانی کی

وقوف زمانی

تفسیر کو تو ہم نے ہوش در دم کی تفسیر میں بیان کیا یعنی بعد ہر ساعت کے تامل کرنا کہ غفلت آئی یا نہیں درصورت غفلت استغفار کرنا اور آئندہ کو اسکے ترک پر ہمت باندھنا وَاَمَّا وُقُوْفُ عَدَدِیٌّ فَھُوَ الْمُحَافَظَۃُ عَلٰی عَدَدِ الْوِتْرِ وَقَدْ مَرَّ بَیَانُہٗ اور وقوف عددی تو عدد طاق کی محافظت کرنے کا نام ہے اور اس کا بیان ہو چکا یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا نہ جفت وَاَمَّا وُقُوْفُ قَلْبِیٌّ فَمَعْنَاہُ التَّوَجُّہُ اِلَی الْقَلْبِ الَّذِیْ ھُوَ مَوْدَعٌ اِلَی الْجَانِبِ الْاَیْسَرِ تَحْتَ الثَّدْیِ وَالْحِکْمَۃُ فِیْ ھٰذَا التَّوَجُّہِ کَالْحِکْمَۃِ فِیْ مُرَاعَاۃِ الضَّرَبَاتِ عِنْدَ الْجِلَالِیَّۃِ اور وقوف قلبی عبارت ہے اس قلب کی طرف جو بائیں طرف چھاتی کے نیچے موضوع ہے اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہے جیسے ضربات کی رعایت میں حکمت ہے مشائخ قادریہ کے نزدیک یعنی تا اپنے غیر کے سوا توجہ باقی نہ رہے اور خطرات بیرونی کا دل میں دخل نہ ہوتا بتدریج خدا ہی میں توجہ

وقوف قلبی

منحصر ہو جاوے ف مولانا نے فرمایا توجہ دلی اسطرح پر ہو کہ اس پر واقف رہے اثنائے ذکر میں اور دل کو ذکر حق سے مشغول کرلے اور اس کو ذکر اور اس کے مفہوم مہمل اور بیکار نہ چھوڑے خواجہ نقشبندیہ نے حبس نفس اور رعایت عدد کو ذکر میں لازم نہیں فرمایا اور وقوف قلبی تو انکے نزدیک اثنائے ذکر میں لازم ہے چنانچہ رابطہ مرشد اور مراقبات لازم ہیں بلکہ مقصود ذکر سے دفع غفلت ہے اور یہ حاصل نہیں ہوتا بدون وقوف قلبی کے اور کیا خوب کسی نے کہا ہے شعر عَلٰی بَیْضِ قَلْبِكَ کُنْ کَاَنَّكَ طَائِرٌ ؛ فَمِنْ ذٰلِكَ الْاَحْوَالُ فِيْكَ تَوَلَّدُ یعنی اپنے دل کے انڈے پر پرندے کی طرح ہو جا اس واسطے کہ اس لزوم سے تجھ میں [ای تفولہ ۱۲] حالات عجیبہ پیدا ہونگے وَلِلنَّقْشَبَنْدِيَّةِ تَصَرُّفَاتٌ عَجِيْبَةٌ مِّنْ جَمِيْعِ الْهِمَّةِ عَلٰى مُرَادٍ فَيَكُوْنُ عَلٰى وَفْقِ الْهِمَّةِ وَالتَّاْثِيْرِ فِى الطَّالِبِ وَدَفْعِ الْمَرَضِ عَنِ الْمَرِيْضِ وَاِفَاضَةِ التَّوْبَةِ عَلَى الْعَاصِىْ وَالتَّصَرُّفِ فِىْ قُلُوْبِ النَّاسِ حَتّٰى يُحِبُّوْا وَيُعَظِّمُوْا فِىْ مَدَارِكِهِمْ حَتّٰى تَتَمَثَّلَ فِيْهَا وَاقِعَاتٌ عَظِيْمَةٌ وَالْاِطِّلَاعِ عَلٰى نِسْبَةِ اَهْلِ اللّٰهِ مِنَ الْاَحْيَاءِ وَاَهْلِ الْقُبُوْرِ وَالْاِشْرَافِ عَلٰى خَوَاطِرِ النَّاسِ وَمَا يَخْتَلِجُ فِى الصُّدُوْرِ وَكَشْفِ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبِلَةِ وَدَفْعِ الْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ وَغَيْرِهَا وَنَحْنُ نُنَبِّهُكَ عَلٰى نُمُوْذَجٍ مِّنْهَا اور نقشبندیوں کے عجائب تصرفات ہیں ہمت باندھنا کسی مراد پر پس ہوتی ہے وہ مراد ہمت کے موافق اور طالب میں تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگوں کے دلوں میں تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور معظم ہو جاویں یا ان کے خیالات میں تصرف کرنا تا ان میں واقعات عظیمہ متمثل ہوں اور آگاہ ہو جانا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہوں یا اہل قبور اور لوگوں کے خطرات قلبی پر اور جو ان کے سینوں میں خلجان کر رہا ہے اس پر مطلع کرنا اور وقائع آئندہ کا مکشوف ہونا اور بلائے نازل کو دفع کر دینا اور سوائے ان کے اور بھی تصرفات ہیں اور ہم تجھکو اے کتاب کے دیکھنے والے ان میں سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہیں بطریق نمونے کے اَمَّا هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتُ عِنْدَ كُبَرَائِهِمْ اَصْحَابِ الْفَنَاءِ فِى اللّٰهِ وَالْبَقَاءِ بِهٖ فَلَهَا شَاْنٌ عَظِيْمٌ وَاَمَّا عِنْدَ سَائِرِهِمْ فَالتَّاْثِيْرُ فِى الطَّالِبِ اَنْ يَّتَوَجَّهَ الشَّيْخُ اِلٰى نَفْسِ النَّاطِقَةِ وَيُصَادِرُهَا بِالْهِمَّةِ التَّامَّةِ الْقَوِيَّةِ اَوْ يَسْتَغْرِقُ فِىْ نِسْبَتِهٖ بِالْجَمْعِيَّةِ وَهٰذَا بَعْدَ اَنْ تَكُوْنَ نَفْسُ الشَّيْخِ

حَامِلَۃً لِنِسْبَۃٍ مِّنْ نِّسَبِ الْقَوْمِ وَكَانَتْ مَلَكَۃً رَّاسِخَۃً فِيهَا فَتَنْتَقِلُ نِسْبَتُہٗ اِلَى الطَّالِبِ عَلٰى حَسْبِ اِسْتِعْدَادِہٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْرَبُ بِهٰذَا التَّوَجُّہِ الذِّكْرَ وَالضَّرْبَ عَلٰى قَلْبِ الطَّالِبِ وَاِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَاِنَّهُمْ يَتَخَيَّلُوْنَ صُوْرَتَہٗ وَيَتَوَجَّهُوْنَ اِلَيْهَا اور اس قسم کے تصرفات کاملین نقشبندیوں کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے لوگ ہیں تو انکی اور ہی شان عظیم ہے اور اکابر کے سوا باقی متوسلین کے نزدیک طالب میں تاثیر کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنی پوری قوی ہمت سے ٹکرائے پھر ڈوب جائے اپنی نسبت میں جمعیت خاطر سے اور یہ تصرف اُس کے بعد ہوگا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان بزرگوں کی نسبتوں میں سے اور اس نسبت کا اسکو ملکہ راسخہ ہو کہ ہر دم اس کے قابو میں ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اسکی لیاقت اور استعداد کے موافق اور بعضے نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی ملا دیتے ہیں اور جب کہ طالب غائب ہو تو اس کی صورت کو خیال کرتے ہیں اور اسکی طرف متوجہ ہوتے ہیں یعنی غائب کو توجہ دیتے ہیں اس کی صورت کو خیال کر کے وَاَمَّا الْهِمَّۃُ فَعِبَارَۃٌ عَنْ اِجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ وَتَاكُّدِ الْعَزِيْمَۃِ بِصُوْرَۃِ التَّمَنِّيْ وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي الْقَلْبِ خَاطِرٌ سِوٰى هٰذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ اَثِقُ بِہٖ اَنَّ مِنَ الشُّيُوْخِ مَنْ يَّشْتَغِلُ بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَيَعْنِيْ بِہٖ لَا رَادَّ لِهٰذِہِ الْاٰفَۃِ اَوْ لَا رَازِقَ اَوْ مَا يُنَاسِبُ هٰذَا اِلَّا اللّٰہُ فَاِنَّہٗ الْفَاعِلُ لِهٰذَا الْفِعْلِ اور ہمت تو عبارت ہے اجتماع خاطر اور قصد کے مضبوط ہو جانے سے بصورت آرزو اور طلب کے اس طرح پر کہ دل میں کوئی خطرہ نہ سمائے سوا اس مراد کے جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اور مجھکو خبر دی اس نے جس پر مجھکو اعتماد ہے کہ بعضے شیوخ نفی اور اثبات میں مشغول ہوتے ہیں اور لا الٰہ الا اللہ سے یہ ارادہ کرتے ہیں کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا نہیں اور کوئی روزی دینے والا نہیں یا اسکے مناسب جو مدعا ہو سوائے اللہ کے ف مولانا نے فرمایا مخبر موثوق سے مراد آخون محمد دلیل ہیں اور بعضے مشایخ سے مجددی مشایخ مراد ہیں وَاَمَّا رَفْعُ الْمَرَضِ فَعِبَارَتُہٗ اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَہُ الْمَرِيْضَ وَاَنَّ بِہٖ هٰذَا الْمَرَضَ وَيَجْمَعُ الْهِمَّۃَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِيْ قَلْبِہٖ خَطْرَۃٌ

ابوالقاسم میرزا طالب یعنی او توجہ داد

تصرف تشنگی

دُوْنَ هٰذَا فَإِنَّ الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ اِلَيْهِ وَهٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ
اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت ہے کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ میں ہے اور اس پر ہمت کو جمع کرے اس طرح پر کہ اسکے دل میں کوئی خطرہ نہ آوے سوائے اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف منتقل ہو جاویگی اور یہ امر عجائبات قدرت اور صنعت ایزدی سے ہے اسکے خلق میں ف مولانا نے فرمایا کہ سلب مرض کی دو طریقہ ہیں ایک یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جاوے یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرکے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کیطرف متوجہ بخشوع دل ہو اور زبان سے بھی کہے اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ اور اس مناجات اور تضرع کے درمیان میں کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلائے معصیت زائل ہو جاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو مصنف قدس سرہٗ نے ارشاد کیا وَاَمَّا اِفَاضَةُ التَّوْبَةِ فَصُوْرَتُهٗ اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَهٗ ذٰلِكَ الْعَاصِيَ بَعْدَ اَنْ اَثَّرَ فِيْهِ نَوْعَ تَاْثِيْرٍ كَاَنَّ نَفْسَهٗ اَفَاضَتْ اِلٰى نَفْسِهٖ وَوَقَعَ بَيْنَ النَّفْسَيْنِ اِتِّصَالٌ مَّا ثُمَّ يَسْتَاْنِفُ تَوْبَةً يَعْنِيْ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَاصِيَ يَتُوْبُ عَنْ قَرِيْبٍ اور افاضہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اسکے کہ کچھ اس میں تاثیر کرے اسطرح پر کہ گویا اسکی ذات اسکی ذات سے مل گئی اور دونوں ذاتوں میں اتصال ہو گیا پھر از سر نو شروع کرے سو اس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہو اور حق تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کریگا وَالتَّصَرُّفُ فِيْ قُلُوْبِ النَّاسِ حَتّٰى يُحِبُّوْا وَفِيْ مَدَارِكِهِمْ حَتّٰى يَتَمَثَّلَ فِيْهَا الْوَاقِعَاتُ صُوْرَتُهٗ اَنْ يُّصَادِمَ نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّةِ الْهِمَّةِ وَيَجْعَلَهَا مُتَّصِلَةً بِنَفْسِهٖ ثُمَّ يَتَخَيَّلُ صُوْرَةَ الْمَحَبَّةِ اَوِ الْوَاقِعَةِ وَيَتَوَجَّهُ اِلَيْهَا بِمَجَامِعِ قَلْبِهٖ فَاِنَّ الْمُتَوَجَّهَ اِلَيْهِ يَتَاَثَّرُ وَيَظْهَرُ فِيْهِ الْحُبُّ وَيَتَمَثَّلُ لَهُ الْوَاقِعَةُ اور تصرف کرنا لوگوں کے دل میں تاان میں محبت ہو جاوے یا ان کے محل ادراک میں تصرف کرنا ان میں واقعات متمثل ہو جاویں اس کا طریقہ یہ ہے کہ بقوت ہمت طالب کے نفس سے بھڑ جاوے اور اس کو اپنے نفس سے متصل کرے پھر محبت یا واقعہ کی صورت کو خیال کرے اور انکی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے تو اس میں اثر ہوگا . . . . . .

سلب مرض

طریق تصرف بتمثیل

جسکی طرف متوجہ ہوا اور اس میں محبت ظاہر ہو جاویگی اور واقعہ اس کے ذہن میں صورت پکڑ جاوے گا وَاَمَّا الاطلاع علی نسبۃ اہل اللہ فطریقہ ان یجلس بین یدیہ ان کان حیا او عند قبرہ ان کان میتا ویفرغ نفسہ عن کل نسبۃ ویفضی بروحہ الی روح ہذا الشخص زمانا حتی یتصل بہا ویختلط ثم یرجع الی نفسہ فکل ما وجد فیہا من الکیفیۃ فہو نسبۃ ہذا الشخص لا محالۃ اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونے کا طریقہ ہے کہ اس کے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اسکی قبر کے پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور اپنی ذاتکو ہر نسبت سے خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اسکی روح تک پہونچاوے چند ساعت یہانتک کہ اسکی روح سے متصل ہو اور ملجاوے پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس میں پاوے تو البتہ وہی اس شخص کی نسبت ہے وَاَمَّا الاشراف علی الخواطر فطریقہ ان یفرغ نفسہ عن کل حدیث وخاطر ویفضی بنفسہ الی نفس ہذا الشخص فان اختلج فی نفسہ حدیث من قبیل الانعکاس فہو خاطرہ اور اشراف خواطر یعنی دل کی باتوں کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کرے اور اپنے نفس کو اس شخص کے نفس تک پہونچا دے پھر اگر اسکے دل میں کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق پرتو پڑنے کے تو وہی بات اسکے دل کی ہے وَاَمَّا کشف الوقائع المستقبلۃ فطریقہ ان یفرغ نفسہ عن کل نوع الا انتظار معرفۃ ہذہ الواقعۃ فاذا انقطع عنہ کل حدیث وکان الانتظار کطلب الماء للعطشان جعل یرنو بنفسہ زمانا بعد زمان الی الملاء الاعلی او السافل بقدر استعدادہ ویتجرد الیہم فانہ عن قریب ینکشف علیہ الامر بہتف ہاتف او رؤیۃ واقعۃ فی الیقظۃ او رؤیا فی المنام اور وقائع آئندہ کے کشف کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل کو خالی کرے ہر چیز سے سوائے اس واقعہ کی دریافت کے انتظار کے پھر جب اس کے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے اور انتظار اس مرتبہ پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے تو اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلیٰ یا اسفل کی طرف بلند کرنا شروع کرے

طریقۂ اطلاع نسبت اہل اللہ

طریقۂ اشراف خواطر

طریقۂ کشف وقائع آئندہ

بقدر اپنی استعداد کے اور ان ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اسپر حال کھل جاوے گا
خواہ ہاتف کی آواز سے یا جاگتے ہیں اس واقعے کو دیکھکر یا خواب میں ف ملاء اعلیٰ ملائکہ
کروبین کو کہتے ہیں جو مقربین بارگاہ صمدیت ہیں اور محل اسرار قضا و قدر ہیں اور ملاء سافل وہ
فرشتے ہیں جو مراتب میں انسے نیچے ہیں وَاَمَّا دَفْعُ الْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ فَطَرِيْقُهٗ اَنْ يَّتَخَيَّلَ تِلْكَ الْبَلِيَّةَ
بِصُوْرَتِهَا الْمِثَالِيَّةِ وَيَتَخَيَّلَ مُصَادِمَتَهَا وَدَفْعَهَا بِقُوَّةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ هِمَّتَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ
وَيَرْنُوْ بِنَفْسِهٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلٰى حَيِّزِ الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اَوِ السَّافِلِ وَيَتَجَرَّدُ
اِلَيْهِمْ فَاِنَّهَا عَنْ قَرِيْبٍ تَنْدَفِعُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور بلائے نازلہ کے دفع کرنے
کا یہ طریقہ ہے کہ اس بلا کو اسکی صورت مثالی کے ساتھ خیال کرے اور اسکی
مصادمت اور دفع کرنے کو بقوت تمام خیال کرے پھر اپنی ہمت کو اس پر مجتمع کر اور
اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلیٰ یا ملاء سافل کے مکان کی طرف بلند کرے اور
ان ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو عنقریب وہ دفع ہو جاوے گی واللہ اعلم وَشَرْطُ
هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتِ وَمَا يَجْرِيْ مَجْرَاهَا اِتِّصَالُ نَفْسِ الْمُؤَثِّرِ بِنَفْسِ الْمُؤَثَّرِ فِيْهِ وَالْاِلْمَامُ
بِهَا وَالْاِفْضَاءُ اِلَيْهَا وَاَصْحَابُ التَّجْرِيْدِ مِنْ غَوَاشِيْ الْبَدَنِ يَعْرِفُوْنَ هٰذَا الْاِتِّصَالَ
وَيَقْدِرُوْنَ عَلٰى تَحْصِيْلِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مِنَ الْاَشْغَالِ
هُوَ الَّذِيْ كَانَ يَخْتَارُهٗ سَيِّدِيْ قُدِّسَ سِرُّهٗ اور ایسے تصرفات کی شرط اور جوان
کے قائم مقام ہیں متصل کرنا ہے اثر دینے والے کے نفس کو اس کے نفس سے جس میں تاثیر کرنا
منظور ہے اور ملا دینا اسکے ساتھ اور اس تک پہنچا دینا اور جو لوگ کہ بدن کے حجابوں
سے پاک ہو گئے ہیں وہ اس اتصال کو پہچانتے ہیں اور اسکے واصل کرنے پر قادر
ہیں واللہ اعلم اور یہ جو اشغال ہمنے مذکور کئے وہ ہیں جن کو ہمارے والد مرشد پسند کرتے
تھے وَلِلشَّيْخِ اَحْمَدَ السَّرْهِنْدِيِّ اَشْغَالٌ اُخْرٰى فَلْنَذْكُرْهَا بِالْاِجْمَالِ اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ
تَعَالٰى خَلَقَ فِي الْاِنْسَانِ سِتَّ لَطَائِفَ هِيَ حَقَائِقُ مُفْرَدَةٌ مُجَالُهَا كَمَا هُوَ ظَاهِرُ
كَلَامِ الشَّيْخِ وَاَتْبَاعِهٖ اَوْ جِهَاتٌ وَاعْتِبَارَاتٌ لِلنَّفْسِ النَّاطِقَةِ فَهِيَ تُسَمّٰى بِاعْتِبَارٍ
قَلْبًا وَبِهَا عْتِبَارٍ اٰخَرَ رُوْحًا اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهٗ سَيِّدِي الْوَالِدُ وَ
صَوَّرَ فِيْ صُوَرِهَا فَرَسَمَ دَائِرَةً وَقَالَ هِيَ الْقَلْبُ ثُمَّ دَائِرَةً اُخْرٰى فِيْ هٰذِهِ
الدَّائِرَةِ فَقَالَ هِيَ الرُّوْحُ اِلٰى اَنْ رَسَمَ الدَّائِرَةَ السَّادِسَةَ

وَقَالَ هِيَ أَنَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْضُهَا فِي الْبَعْضِ وَيَسْتَدِلُّ عَلَى ذٰلِكَ بِالْحَدِيْثِ الدَّائِرِ عَلَى أَلْسِنَةِ الصُّوفِيَّةِ إِنَّ فِي جَسَدِ ابْنِ آدَمَ قَلْبًا وَفِي الْقَلْبِ رُوْحًا إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ أَحْفَظْ لَفْظَهُ اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کے طریقہ میں اور اشغال ہیں تو چاہیئے کہ ہم اُن کو مجمل ذکر کریں معلوم کر حق تعالیٰ نے انسان میں تو چھ لطیفے پیدا کئے ہیں جن کے حقائق جدا جدا ہیں بذات خود چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہے شیخ موصوف کے اور ان کے تابعین کے کلام سے یا لطائف متحد جہات اور اعتبارات ہیں نفس ناطقہ کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے مسمّٰی بقلب ہے اور دوسرے اعتبار سے اس کا روح نام ہے و علیٰ ہذا القیاس باقی لطائف اور یہی قول ہمارے والد مرشد کا مختار ہے اور مجھکو ان لطائف کی صورت بنا دی تو اول ایک دائرہ یعنی کنڈل بنایا اور کہا کہ یہ دل ہے پھر اس دائرہ کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا کہ یہ روح ہے یہاں تک کہ چھٹا دائرہ لکھا اور کہا کہ یہ میں ہوں یعنی حقیقت انسانی جس کو آدمی عربی میں أَنَا سے تعبیر کرتا ہے اور فارسی میں مَن اور ہندی میں میں بولتا ہے۔

اور میں نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ بعض لطائف بعض کے اندر ہیں اور اس مدعا پر اس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو صوفیوں کی زبان پر دائر اور مشہور ہے کہ مقرر ابن آدم کے جسم میں دل ہے اور دل میں روح ہے تا آخر لطائف ستہ اور مجھکو اس حدیث کے الفاظ محفوظ نہیں ف مولانا نے فرمایا حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچھ اصل ثابت نہیں وَبِالْجُمْلَةِ فَعَرَضَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ السَّرْهِنْدِيُّ أَنَّ كُلَّ لَطِيْفَةٍ مِّنْ ذٰلِكَ اللَّطَائِفِ لَهُ اِرْتِبَاطٌ بِعُضْوٍ مِّنَ الْجَسَدِ فَالْقَلْبُ تَحْتَ الثَّدْيِ الْأَيْسَرِ بِأُصْبُعَيْنِ وَالرُّوْحُ تَحْتَ الثَّدْيِ الْأَيْمَنِ بِحِذَاءِ الْقَلْبِ وَالسِّرُّ فَوْقَ الثَّدْيِ الْأَيْمَنِ مَائِلَةً إِلَى وَسْطِ الصَّدْرِ وَالْخَفِيُّ فَوْقَ الثَّدْيِ الْأَيْسَرِ مَائِلًا إِلَى الْوَسْطِ وَالْأَخْفٰى فَوْقَ الْخَفِيِّ وَالسِّرُّ فِي الْوَسْطِ وَالنَّفْسُ فِي الْبَطْنِ الْأَوَّلِ مِنَ الدِّمَاغِ وَفِي كُلٍّ مِّنْ هٰذِهِ الْأَعْضَاءِ حَرَكَةٌ نَبْضِيَّةٌ فَالشَّيْخُ يَأْمُرُ بِمُحَافَظَةِ تِلْكَ الْحَرَكَةِ وَتَخَيُّلِهَا ذِكْرًا اِسْمَ الذَّاتِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِالنَّفْيِ مَادًّا لِلَفْظَةِ لَا عَلَى اللَّطَائِفِ كُلِّهَا وَضَارِبًا بِلَفْظَةِ إِلَّا اللّٰهُ عَلَى الْقَلْبِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ اور خلاصہ یہ کہ شیخ احمد سرہندی

اشغال طریقہ مجددیہ

کی غرض یہ ہے کہ ان لطائف میں سے ہر لطیفہ کو تعلق اور ارتباط ہے بدن کے بعض عضو سے تو قلب کا تعلق بائیں چھاتی کے نیچے دو انگل پر ہے روح کا ارتباط داہنی چھاتی کے نیچے بمقابلہ دل کے ہے اور سر کا تعلق داہنی چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوئے اور خفی بائیں چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف مائل ہے اور اخفی کا مقام خفی کے اوپر ہے اور سر وسط میں ہے اور نفس کا مقام دماغ کے بطن اوّل میں ہے اور ہر ایک عضو میں اعضائے مذکورہ سے نبض کے مانند حرکت ہے تو شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات خیال کرنے کا امر فرماتے ہیں پھر نفی اور اثبات کا امر کرتے ہیں لا کی لفظ پھیلاتے ہوئے جمیع لطائف مذکورہ پر اور الا اللہ کے لفظ کو دل پر ضرب لگاکر واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجدد کے تابعین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہے تو قلب کا نور زرد ہے اور روح کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور خفی کا نور سیاہ ہے اور اخفی کا نور سبز ہے اور سر کا مقام قلب اور اخفی کے مابین ہے اور اخفی سب لطائف میں الطف اور احسن ہے اور روح الطف ہے قلب سے مشائخ مجددیہ میں معمول ہے کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے میں لطائف مذکورہ سے القا کرتے ہیں اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہے اور اس کے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے میں درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہیں اور لطیفے کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی اور اثبات کو تعلیم کرتے ہیں کہ خیال کی زبان سے زیر ناف سے کلمہ لا کو دماغ تک پہنچا وے اور کلمہ الٰہ کو داہنے مونڈھے پر پستان راست پر پہنچا وے اور کلمہ الا اللہ کو لطائف خمسہ پر پھیرتا ہوا دل پر ضرب کرے

فصل ساتویں

بیان حقیقت نسبت

مَرْجِعُ الطُّرُقِ كُلِّهَا اِلٰى تَحْصِيْلِ هَيْئَةٍ نَفْسَانِيَّةٍ تُسَمّٰى عِنْدَهُمْ بِالنِّسْبَةِ لِاَنَّهَا اِنْتِسَابٌ وَّارْتِبَاطٌ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِالسَّكِيْنَةِ وَبِالنُّوْرِ مرجع مشائخ کے طریقوں کا ہیئات نفسانی کی تحصیل ہے جس کو صوفی نسبت کہتے ہیں اس واسطے کہ نسبت اللہ عز وجل کی انتساب اور ارتباط سے عبارت ہے اور ان کے نزدیک

مسمی بہ سکینہ اور نور ہے وَحَقِيقَتُهَا كَيْفِيَّةٌ حَالَّةٌ فِي النَّفْسِ النَّاطِقَةِ مِنْ بَابِ التَّشْبِيهِ
بِالْمَلَائِكَةِ أَوِ التَّطَلُّعِ الْجَبَرُوتِ اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت کیفیت ہے جو نفس
ناطقہ میں حلول کر گئی ہے از قسم تشبیہ بفرشتگان اطلاع یا ناظرف عالم جبروت کے وَتَفْصِيلُهَا
أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا دَامَ عَلَى الطَّاعَاتِ وَالطَّهَارَاتِ وَالْأَذْكَارِ حَصَلَ لَهُ صِفَةٌ
قَائِمَةٌ بِالنَّفْسِ النَّاطِقَةِ وَمَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ لِهَذَا التَّوَجُّهِ فَهُمَا اِثْنَانِ
جِنْسَانِ لِلنِّسْبَةِ تَحْتَ كُلٍّ مِنْهُمَا أَنْوَاعٌ كَثِيرَةٌ اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ
بندے نے جب طاعات اور طہارات اور اذکار پر مداوت کی تو اس کو ایک صفت
حاصل ہو جاتی ہے جس کا قیام نفس ناطقہ میں ہے اور اس توجہ سے ملکہ راسخہ
پیدا ہو جاتا ہے صفت قائمہ سے تشبیہ ملکوت مراد ہے اور ملکہ توجہ سے تطلع
جبروت مقصود ہے تو نسبت کی یہ دونوں جنسیں ہیں ہر جنس کے نیچے انواع کثیرہ داخل ہیں
فَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمَحَبَّةِ وَالْعِشْقِ فَتَكُونُ الْمَحَبَّةُ صِفَةً رَاسِخَةً فِي الْقَلْبِ سو منجملہ
انواع مذکورہ کے محبت اور عشق کی نسبت ہے تو اس میں محبت کی صفت محکم ہو جاتی
ہے قلب کے اندر وَمِنْهَا نِسْبَةُ كَسْرِ النَّفْسِ وَالتَّبَرِّي عَنْ حُظُوظِهَا وَكَانَ
سَيِّدِ الْوَالِدُ يُسَمِّيهَا نِسْبَةَ أَهْلِ الْبَيْتِ اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی ہے
اور بیزاری لذات کی نسبت ہے اور والد مرشد اس کو نسبت اہلیت کہتے تھے
وَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمُشَاهَدَةِ وَهِيَ مَلَكَةُ التَّوَجُّهِ إِلَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيطِ وَبِالْجُمْلَةِ
فَلِلْحُضُورِ مَعَ اللهِ أَلْوَانٌ بِحَسَبِ اقْتِرَانِ مَعْنًى مِنَ الْمَحَبَّةِ أَوْ كَسْرِ النَّفْسِ
أَوْ غَيْرِهِمَا بِالْيَادْدَاشْتِ وَالنَّفْسُ تَقُومُ بِهَا مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ مِنْ هَذَا اللَّوْنِ
وَتُسَمَّى تِلْكَ الْمَلَكَةُ نِسْبَةً وَالنِّسَبُ كَثِيرَةٌ جِدًّا وَصَاحِبُ السِّرِّ يَدْرِكُ
كُلَّ نِسْبَةٍ عَلَى حِدَتِهَا وَالْغَرَضُ مِنَ الْأَشْغَالِ تَحْصِيلُ نِسْبَةٍ وَالْمُوَاظَبَةُ
عَلَيْهَا وَالْاِسْتِغْرَاقُ فِيهَا حَتَّى تَكْتَسِبَ النَّفْسُ مِنْهَا مَلَكَةً رَاسِخَةً اور منجملہ ان
کے مشاہدے کی نسبت ہے وہ عبارت ہے ملکۂ توجہ سے مجرد بسیط کی طرف
یعنی ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت مشاہدہ ہے حاصل کلام بالاجمال
یہ ہے کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہے بحسب اتصال معنی محبت یا نفس
شکنی یا ان کے غیر کی یادداشت کے ساتھ اور نفس انسانی میں اس رنگ مخصوص کا

ملکۂ راسخہ یعنی کیفیت قویہ قائم ہو جاتی ہے اور یہی ملکہ اور کیفیت مسمیٰ بہ نسبت ہے اور نسبتیں نہایت بکثرت ہیں اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علیحدہ علیحدہ دریافت کرتا ہے اور ہر اشغال قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہا سے غرض اس نسبت کی تحصیل ہے اور اس پر دوام اور مواظبت کرنا اور اس میں ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے ملکۂ راسخہ پیدا کرلے ف حاشیۂ منہیہ میں ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طریق کا مآل کار بیان کیا کہ نسبت ہے پھر اس کو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع الی الجبروت کے چند اصناف شمار کئے پھر ان اصناف کا قاعدہ کلیہ بتایا سو اس کو تامل کرتا کہ تو راہ یاب ہو ولا تَظُنَّنَّ اَنَّ النِّسْبَةَ لَا تُحْصَلُ اِلَّا بِهٰذِهِ الْاَشْغَالِ بَلْ هٰذِهٖ طَرِيْقٌ لِتَحْصِيْلِهَا مِنْ غَيْرِ حَصْرٍ فِيْهَا وَغَالِبُ الرَّاْيِ عِنْدِیْ اَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِيْنَ كَانُوْا يُحَصِّلُوْنَ السَّكِيْنَةَ بِطُرُقٍ اُخْرٰى فَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْبِيْحَاتِ فِي الْخَلْوَةِ مَعَ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى شَرِيْطَةِ الْخُشُوْعِ وَالْحُضُوْرِ وَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الطَّهَارَاتِ وَذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِلْمُطِيْعِيْنَ مِنَ الثَّوَابِ وَلِلْعَاصِيْنَ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ فَيَحْصُلُ انْفِكَاكٌ عَنِ اللَّذَّاتِ الْحِسِّيَّةِ وَالْفِلَاعُ عَنْهَا وَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلٰى تِلَاوَةِ الْكِتَابِ وَالتَّدَبُّرِ فِيْهِ وَاسْتِمَاعِ كَلَامِ الْوَاعِظِ وَمَا فِي الْحَدِيْثِ مِنَ الرِّقَاقِ وَبِالْجُمْلَةِ فَكَانُوْا يُوَاظِبُوْنَ عَلٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ مُدَّةً كَثِيْرَةً فَتَحْصُلُ مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ وَهَيْاَةٌ نَفْسَانِيَّةٌ فَيُحَافِظُوْنَ عَلَيْهَا بَقِيَّةَ الْعُمُرِ وَهٰذَا الْمَعْنٰى هُوَ الْمُتَوَارِثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طُرُقِ مَشَائِخِنَا لَا شَكَّ فِيْ ذٰلِكَ وَاِنِ اخْتَلَفَ الْاَلْوَانُ وَاخْتَلَفَتْ طُرُقُ تَحْصِيْلِهَا اور یہ گمان نہ کیجیو کہ نسبت مذکورہ نہیں حاصل ہوتی مگر ان ہی اشغال سے بلکہ حق یہ ہے کہ یہ اشغال بھی اس کی تحصیل کا ایک طریق ہیں ان ہی میں کچھ انحصار نہیں اور میرے نزدیک ظن غالب یہ ہے کہ حضرات صحابہ اور تابعین سکینہ یعنی نسبت کو اور ہی طریقوں سے حاصل کرتے تھے سو منجملہ ان طریق تحصیل کے مواظبت ہے صلوت اور تسبیحات پر خلوت میں شرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھ اور منجملہ اس کے طہارت پر اور موت کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی ہے محافظت کرنا اور جو حق تعالٰی نے مطیعوں کے واسطے ثواب مہیا کیا ہے اور جو گنہگاروں کے واسطے عذاب معین

فرمایا اس کو ہمیشہ یاد رکھنا تو اس مواظبت اور یاد کے سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اس کے مواظبت ہے قرآن مجید کی تلاوت پر اور اس کے معانی میں غور کرنے پر اور نصیحت کرنے والے کی بات سننے پر اور ان احادیث میں تامل کرنے پر جن سے دل نرم ہو جاتا ہے خلاصہ یہ کہ حضرات صحابہ اور تابعین اشیاء مذکورہ پر بمدت کثیرہ مواظبت اور دوام کرتے تھے تو ان کو تقرب الی اللہ کا ملکۂ راسخہ اور ہیئات نفسانیہ حاصل ہو جاتی تھی اور اسی پر محافظت کیا کرتے تھے بقیہ عمر میں اور یہی مقصود متوارث ہے شارع سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوراثت چلا آیا ہمارے مرشدوں کے طریق میں اس میں کچھ شک نہیں اگرچہ الوان مختلف ہیں اور تحصیل نسبت کے طریقے رنگ برنگ ہیں ف مولانا نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہٗ سے سنا کہ قول فیصل اس بات میں یہ ہے کہ نسبت صحابہ اور تابعین کی نسبت احسانیہ ہے اور وہ نسبت طہارت اور نسبت سکینہ سے مرکب ہے برکات عدالت اور تقوی اور سماحت کے اختلاط کے ساتھ تو ان کے کلام کا محل اصلی اور ان کے خاص اور عام کا مطمح اولیٰ یہی ہے تو تجھ کو لائق ہے کہ ان حضرات کے احوال اور اقوال کو اسی پر جو ہم نے بتایا محمول کیجیو چنانچہ ان کے قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہیں اور میں نے سنا مصنف سے فرماتے تھے کہ ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو میں نے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کے دامن میں چنگل مارے ہے اور ان کا سلسلہ عالم ارواح میں خطیرۃ القدس کے ساتھ نہج عجیب و رسوخ غریب متصل ہے اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ ان کا قول عالم ارواح کے باطن در باطن میں زیادہ تر ہے خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہے حضرت مصنف محقق نے کلام دلپذیر اور تحقیق عدیم النظیر سے شبہات ناقصین کو جڑ سے اکھاڑ دیا بعضے نادان کہتے ہیں کہ قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوصہ صحابہ اور تابعین کے زمانے میں نہ تھے تو بدعت سیئہ ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ جس امر کے واسطے اولیائے طریقت رضی اللہ عنہم نے یہ اشغال مقرر کئے ہیں وہ امر زمان رسالت سے اب تک برابر چلا آیا ہے گو طریق اس کی تحصیل کے مختلف ہیں تو فی الواقع اولیائے طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوئے مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے

اشغال صوفیاء پر اعتراض کا جواب

اور اولیائے طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کے جس کو طریقت کہتے ہیں قواعد مقرر فرمائے تو یہاں بدعت سیئہ کا گمان سراسر غلط ہے ہاں یہ البتہ ہے کہ حضرات صحابہ کو بسبب صفائے طبیعت اور حضور خورشید[له] رسالت کے تحصیل نسبت میں ایسے اشغال کی حاجت نہ تھی بخلاف متاخرین کے کہ ان کو بسبب بعد زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام رضؓ کو قرآن اور حدیث کے فہم میں قواعد صرف و نحو کے دریافت کی حاجت نہ تھی اور اہل عجم اور بالفعل عرب اس کے محتاج ہیں واللہ اعلم۔

سَمِعْتُ سَیِّدِیْ الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَذْکُرُ وَاقِعَۃً لَہٗ طَوِیْلَۃً رَاٰی فِیْھَا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ فَقَالَ سَاَلْتُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ عَنْ نِسْبَتِیْ ھَلْ ھِیَ الَّتِیْ کَانَتْ عِنْدَکُمْ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِیْ بِالْاِسْتِغْرَاقِ فِیْھَا وَتَامَّلَ جِدًّا ثُمَّ قَالَ ھِیَ ھِیَ بِلَا فَرْقٍ والد مرشد قدس سرہٗ سے میں نے سُنا اپنے طویل خواب ذکر کرتے تھے جس میں حسنین اور سید الاولیا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہم کو دیکھا تو فرمایا کہ میں نے علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اپنی نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہے جو تم کو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاصل تھی تو مجھ امر کیا نسبت میں استغراق کرنے کا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا نسبت وہی ہے بلا فرق ثُمَّ لِصَاحِبِ الْمُدَاوَمَۃِ عَلَی السَّکِیْنَۃِ اَحْوَالٌ رَفِیْعَۃٌ تَنُوْبُہٗ مَرَّۃً وَمَرَّۃً فَلْیَغْتَنِمْھَا السَّالِکُ وَالْیَعْلَمْ اَنَّھَا عَلَامَاتُ قُبُوْلِ الطَّاعَاتِ وَتَاثِیْرِھَا فِیْ صَمِیْمِ النَّفْسِ وَسُوَیْدَاءِ الْقَلْبِ پھر معلوم کرنا چاہیئے نسبت پر مداومت کرنے والے کے حالات رفیع الشان نوبت بنوبت ہوتے ہیں گاہے کوئی اور کبھی کوئی سالک ان حالات رفیعہ کو غنیمت جانے اور معلوم کرے کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس اور دل کے اندر اثر کرنے کے علامات ہیں وَمِنْھَا اِیْثَارُ طَاعَۃِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلٰی جَمِیْعِ مَا سِوَاہُ عَمَلَیْہِ فَقَدْ اَخْرَجَ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیَّ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ حَائِطٍ لَہٗ فَطَارَ دُبْسِیٌّ فَطَفِقَ یَتَرَدَّدُ یَلْتَمِسُ مَخْرَجًا فَاَعْجَبَہٗ ذٰلِکَ فَجَعَلَ یَتْبَعُہٗ بَصَرَہٗ سَاعَۃً ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی صَلٰوتِہٖ فَاِذَا ھُوَ لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَقَالَ قَدْ اَصَابَتْنِیْ فِیْ

[له] مثال اس کی ایسی ہے کہ جب تک آفتاب نکلا ہوا ہے ہر چیز پڑھ سکتا ہے آدمی اور جب آفتاب غروب ہو گیا تو حاجت روشنی کی ہوئی پڑھنے کے لئے بس صحابہ رضی اللہ عنہم کیونکہ وقت میں آفتاب رسالت طلوع کئے ہوئے تھا کچھ حاجت اشغال کی حضور مع اللہ کے لئے نہ تھی فقط ایک نظر ڈالنے سے جمال یا کمال جو وہ کچھ حاصل ہوتا تھا کہ اب چلہ کشی وہ حاصل نہیں ہوتا اور اب چونکہ

مَا لِي هٰذَا فِتْنَةٌ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ الَّذِي أَصَابَهُ فِي حَائِطِهِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَضَعْهُ حَيْثُ شِئْتَ وَقِصَّةُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُشَارُ إِلَيْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ مَشْهُورَةٌ مَعْلُومَةٌ منجملہ احوال رفیعہ کے مقدم رکھنا ہے طاعات الٰہی کا اس جمیع ماسوا پر اور اس پر غیرت کرنا سوا البتہ امام مالک نے موطا میں عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت کی کہ ابو طلحہ انصاری اپنے باغ میں نماز پڑھتے تھے تو ایک چڑیا خوش رنگ اڑی سو ادھر ادھر جھانکتی پھرتی تھی اور نکل جانے کی راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت ایسے پیچاں اور زمین پر جھکے ہوئے تھے کہ اس کا نکلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہ کو یہ امر خوش معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اس کے ساتھ دوڑایا گئے پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوئے تو یہ معلوم نہ رہا کہ کتنی پڑھی تھی تو یہ کہا کہ یہ میرا مال یعنی باغ میرے حق میں فتنہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت سے یہ قصہ نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ خیرات ہے اللہ کی راہ میں اس کو رکھئے اور دیجئے جہاں کہیں چاہئے اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ جس کا اس آیت میں اشارہ ہے فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ مشہور اور معلوم ہے مترجم کہتا ہے قصہ مذکور مجملا یوں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک بار گھوڑ دیکھنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہو گئی تو فرمایا کہ گھوڑوں کی پنڈلیاں اور گردنیں کاٹ ڈالی جاویں خلاصہ یہ ہے کہ اہل کمال کے نزدیک طاعت حق ہر امر پر مقدم ہوتی ہے اگر احیاناً کسی چیز کی مشغولی نے طاعت حق میں خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اس چیز کو دفع کرنے کو مقتضی ہوتی ہے چنانچہ ابو طلحہ رضہ نے عمدہ باغ خیرات کر دیا اور حضرت سلیمان نے گھوڑوں کو مروا ڈالا وَمِنْهَا غَلَبَةُ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِحَيْثُ يَظْهَرُ عَلٰى ظَاهِرِ الْبَدَنِ وَالْجَوَارِحِ لَهُ أَثَرٌ أَخْرَجَ الْحُفَّاظُ فِي الْأُصُولِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ إِلٰى أَنْ قَالَ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَفِي الْحَدِيثِ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَامَ عَلٰى قَبْرٍ فَبَكٰى حَتّٰى ابْتَلَّتْ لِحْيَتُهُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى بِاللَّيْلِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ اور منجملہ حالات رفیعۂ مذکورہ کے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اس

اس طرح پر کہ اس کا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہو جاتا ہے حفاظ حدیث نے اصول میں یہ حدیث روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخصوں کو اللہ تعالے اپنے سایۂ رحمت میں رکھے گا یہانتک کہ پانچواں شخص[۱] فرمایا کہ وہ مرد ہے جس نے اللہ کو خالی مکان میں یاد کیا پھر اس کی دونوں آنکھیں آنسوؤں سے بہنے لگیں اور حدیث میں وارد ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کھڑے ہوئے تو اتنا روئے کہ ڈاڑھی تر ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب تہجد کی نماز پڑھتے تھے تو سینہ مبارک سے جوش کی آواز آتی تھی دیگ کے جوش کرنے کی طرح یعنی رونے کی ایسی آواز آتی تھی سینہ مبارک سے جیسے ہانڈی سن سن بولتی ہے ف مولانا نے فرمایا حدیث میں وارد ہے کہ دوزخ میں نہ داخل ہو گا وہ مرد جو رویا اللہ کے خوف سے[۲] یہانتک کہ دودھ تھن میں پھر جاوے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرد کثیر البکا تھے آنکھیں نہ تھمتی تھیں آنسوؤں سے جب کہ وہ قرآن پڑھتے تھے اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب میں نے یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنی اَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ تو گویا میرا قلب اڑ گیا خوف سے وَمِنْهَا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ قَدْ اَخْرَجَ الْحُفَّاظُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَاَنَّهٗ قَالَ لَمْ يَبْقَ بَعْدِيْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَوْ تُرٰى لَهٗ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَبِهٖ فُسِّرَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہے حافظان حدیث نے روایت نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیک مرد سے نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور آنحضرت نے فرمایا نہ باقی رہے گا میرے بعد نبوت سے مگر مبشرات صحابہ نے کہا اور مبشرات کیا ہیں یا رسول اللہ فرمایا

[۱] اسکے آگے یہ ہے کہ اس دن کہ نہیں سایہ ہو گا مگر سایہ اسکا ایک تو امام عادل اور نوجوان کہ نشو و نما پایا اس نے اللہ کی عبادت میں اور وہ شخص کہ دل اسکا مسجد میں لگا رہتا ہے جب نکلتا ہے مسجد سے یہانتک کہ پھر آوے مسجد میں اور وہ شخص کہ محبت رکھتے ہیں آپس میں اور جمع بھی ہوتے ہیں محبت پر اور جدا بھی ہوتے ہیں محبت پر یعنی حاضر اور غائب محبت یکساں رکھتے ہیں اور وہ شخص کہ یاد کیا اللہ کو تنہائی میں پس جاری ہو گئیں آنکھیں اسکی آنسوؤں سے اور وہ شخص کہ بلایا اسکو ایک عورت حسب و جمال والی نے پس کہا اس نے کہ میں ڈرتا ہوں اللہ سے اور وہ شخص کہ دیا کچھ صدقہ پس پوشیدہ دیا اسکو یہانتک کہ نہ جانا بائیں ہاتھ اسکے نے یعنی اسطرح کچھ دیا کہ داہنے ہاتھ والے کو دیا تو بائیں ہاتھ والے کو خبر نہ ہوئی اسکی یہ حدیث بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے ۱۲ مشکوٰۃ

[۲] اسکو تعلق بالمحال کہتے ہیں جیسے دودھ کا تھنوں میں پھر جانا محال ہے ایسا ہی اس کا دوزخ میں جانا محال ہے ۱۲۔

نیک خواب جس کو نیک مرد دیکھے یا اس کے واسطے دوسرا نیک مرد سچا خواب دیکھے وہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور اللہ تعالی کا یہ قول کہ ان کیواسطے بشارت ہے زندگانی دنیا میں تفسیر کیا گیا ہے بر و یائے صالحہ یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ بشارت دنیاوی سے سچے خواب مراد ہے **ف** مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام سالکوں کے خواب کی تعبیر فرمایا کرتے تھے تا اینکہ بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرت اس کی تعبیر فرماتے تھے وَالْمُرَادُ بِالرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ رُؤْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ أَوْ رُؤْيَةِ وَالنَّارِ أَوْ رُؤْيَةُ الصَّالِحِينَ وَالْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْمَشَاهِدِ الْمُتَبَرِّكَةِ كَبَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْتِ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْوَقَائِعِ الْآتِيَةِ الْمُسْتَقْبِلَةِ فَتَقَعُ كَمَا رَأٰى أَوِ الْمَاضِيَةِ عَلٰى مَا هِيَ عَلَيْهِ أَوْ رُؤْيَةُ الْأَنْوَارِ وَالطَّيِّبَاتِ كَشُرْبِ اللَّبَنِ أَوِ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ كَمَا هُوَ مَذْكُورٌ فِي كِتَابِ الرُّؤْيَا مِنَ الْأُصُولِ وَرُؤْيَةُ الْمَلَائِكَةِ فَفِي الْحَدِيثِ إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَهَرَتْ ظُلَّةٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ إِلٰى آخِرِ الْقِصَّةِ اور رویائے صالحہ سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ہے خواب میں یا دیکھنا جنت اور نار کا یا دیکھنا صالحین اور انبیاء علیہم السلام کا اس کے بعد مکانات متبرکہ کا خواب میں دیکھنا جیسے بیت اللہ محترم یا مسجد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھنا یا بیت المقدس کا اس کے بعد رتبہ ہے وقائع آیندہ کا دیکھنا کا کہ مطابق رویت کے واقع ہوں یا وقائع گذشتہ کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار اور طیبات کا دیکھنا جیسے دودھ اور شہد اور گھی کا پینا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الرویا میں مذکور ہے اور اسی طرح فرشتوں کا دیکھنا جاگنے کی حالت میں حدیث میں وارد ہے کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات تو ایک سائبان ظاہر ہوا جس میں چراغ سے تھے تا آخر قصہ **ف** قصہ مذکورہ بحوالہ صحیحین کی روایت سے یوں ہے کہ اُسید بن حضیر تہجد کے وقت سورۂ بقرہ پڑھتے تھے تو ایک سائبان آسمان کی طرف سے جس میں چراغوں کے مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ ان کا گھوڑا بھڑکنے لگا انھوں نے یہ قصہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجھ کو معلوم ہے کہ وہ

کیا تھا انھوں نے کہا کہ نہیں فرمایا کہ وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سنکر قریب ہو گئے تھے اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کے وقت ان کو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہ ہوتے مترجم کہتا ہے رویت نبوی جمیع مقامات سے اس واسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین میں ابی ہریرہ رض سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھکو خواب میں دیکھا اس نے مجھکو فی الواقع دیکھا اس واسطے کہ شیطان میری صورت نہیں پکڑ سکتا مولانا نے فرمایا کہ دودھ اور شہد کے مانند سفید کپڑوں کا بھی خواب ہے احمد ترمذی نے عائشہ صدیقہ رض سے روایت کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجۃ الکبری رض نے کہا کہ اس نے تو آپ کی تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مرگیا قبل آپ کے ظہور کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اس پر سفید پوشاک تھی اور اگر وہ دوزخی ہوتا تو اس پر لباس سفید نہ ہوتا وَمِنْهَا الْفِرَاسَةُ الصَّادِقَةُ وَالْخَاطِرُ الْمُطَابِقُ لِلْوَاقِعِ نَعَمْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ اور منجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ ہے اور وہ خاطر جو مطابق ہے واقع کے سوا البتہ حدیث میں آیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ بواسطے نور الٰہی کے نظر کرتا ہے مترجم کہتا ہے کہ فراست صادقہ سے ٹھیک اٹکل مراد ہے —

اجابت دعا

وَمِنْهَا اِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَظُهُوْرُ مَا يَطْلُبُهٗ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِجُهْدِ هِمَّتِهٖ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِي الْحَدِيْثِ رُبَّ اَغْبَرَ وَاَشْعَثَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُعْبَاُ بِهٖ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ وَبِالْجُمْلَةِ فَهٰذِهِ الْوُقَائِعُ وَاَمْثَالُهَا دَالَّةٌ عَلٰى صِحَّةِ اِيْمَانِ الرَّجُلِ وَقَبُوْلِ طَاعَاتِهٖ وَسِرَايَةِ النُّوْرِ فِيْ صَمِيْمِ قَلْبِهٖ فَلْيَغْتَنِمْهَا اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول ہونا ہے اور ظاہر ہونا اس کا جس کا اللہ سے طالب ہو اپنی ہمت کی کوشش سے اور اسی کی طرف اشارہ حدیث میں ہے کہ بعضا شخص غبار آلودہ پریشاں مو پرانے پھٹے کپڑوں والا جس کو کوئی خیال میں نہیں لاتا اگر وہ قسم کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حق تعالے اس کی قسم کو سچا کر دے یعنی خدا کے نزدیک اس کی ایسی وجاہت ہے کہ جیسا اس نے کہا ویسا ہی کر دے خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایسے حالات بلند دلالت کرتے ہیں مرد کی صحت ایمان پر اور اس کی طاعات کے قبول ہونے پر اور نور سرایت کر جانے پر اس کے قلب کے باطن میں تو سالک ان کو غنیمت جانے

ثم بعد حصول النسبة عروج آخر وهو الفناء في الله والبقاء به والحق عندي أنه ليس متواترا عن النبي صلى الله عليه وسلم بواسطة المشائخ بالسند المتصل بل هو موهبة من الله تعالى يهبه من يشاء من عباده من غير توارث ومما يشهد لهذا المعنى ما روي أن خواجه نقشبند سئل عن سلسلة شيوخه فقال لم يصل أحد إلى جذبة فأوصلني إلى الله قضية لما ورد جذبة من جذبات الله توازي عمل الثقلين هذا مع أن سلسلة شيوخه معلومة ومعروفة لمن شاء هذا العروج فليرجع إلى سائر كتبنا والله الهادي پھر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرا عروج اور ترقی ہے اور وہ عبارت ہے فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے اور میرے نزدیک واقعی یہ امر ہے کہ مرتبہ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بواسطہ مشائخ سند متصل سے متواتر نہیں بلکہ یہ تو خدا کی داد ہے جس کو اپنے بندوں میں سے چاہے عنایت کرے بدون توارث کے اور اس مدعا کا شاہد وہ امر ہے جو خواجہ نقشبند رح سے منقول ہے کہ کسی نے ان کے پیروں کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص اللہ تعالیٰ تک اپنے سلسلے کے واسطے سے نہیں پہنچا بلکہ مجھ کو کشش ربانی پہونچ گئی سو اس نے مجھ کو اللہ تک پہنچا دیا یہ کلام مطابق ہے اس حدیث مروی کے کہ کششوں ربانیہ سے ایک کشش جن اور انسان کے عمل کے مطابق ہے اس کو یاد رکھنا باینہمہ خواجہ نقشبند رح کے مرشدوں کا سلسلہ معروف اور مشہور ہے سو اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا اور بقا کے وہبی ہونے کی نہ کسبی ہونے کی تو ہماری اور کتابوں کی طرف رجوع کرے اللہ جل شانہ رہنما ہے ف مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا کہ اس مقدمہ کو ہمنے کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں بتفصیل بیان کیا ہے جسکو شوق ہو وہ اس کتاب کو دیکھے

فصل آٹھویں

في شيء من فوائد سيدي الوالد قدس سره اس فصل میں والد مرشد قدس سرہ کے بعضے فائدے مذکور ہیں یعنی حضرت مصنف رح کے خاندانی اعمال مجربہ کا اس میں ذکر ہے أوصاني سيدي الوالد قدس سره بمواظبة يا مغني كل يوم مائة وألف مرة وسورة المزمل أربعين مرة فإن لم

تَسْتَطِعْ فَاِحْدٰی عَشَرَ مَرَّةً وَقَالَ هٰذَانِ مُجَرَّبَانِ لِلْغِنٰی الْقَلْبِیِّ وَالظَّاهِرِ كِلَيْهِمَا والد مرشد قدس سرہ نے مجھ کو وصیت کی یا مغنی کی مواظبت کی ہر دن گیارہ سو بار اور سورہ مزمل پڑھنے کی چالیس بار سو اگر نہ ہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ دونوں عمل غنائے دلی اور ظاہری دونوں کے واسطے مجرب[1] ہیں وَاَوْصَانِیْ بِمُوَاظِبَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ يَوْمٍ وَقَالَ بِهَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا اور مجھ کو وصیت کی درود کی ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کی سبب ہم نے پایا جو پایا[2] .... وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِذَا جَاءَكَ مَنْ يَّشْتَكِیْ ضِرْسَهٗ اَوْ رَاْسَهٗ اَوْ تَوَجُّعَهُ الرِّيَاحُ فَخُذْ لَوْحًا طَاهِرًا وَضَعْ عَلَيْهِ رَمَلًا طَاهِرًا وَاكْتُبْ بِمِسْمَارٍ اَبْجَدْ هَوَّزْ حُطِّیْ وَشَدِّدْ بِالْمِسْمَارِ عَلَى الْاَلِفِ وَاقْرَءِ الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَصَاحِبُ الْاَلَمِ وَاضِعٌ اُصْبَعَهٗ عَلٰى مَوْضِعِ الْاَلَمِ بِقُوَّةٍ ثُمَّ اسْئَلْهُ هَلْ شُفِيْتَ فَاِنْ شُفِیَ فَبِهَا وَاِلَّا نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَى الْبَاءِ وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ مَرَّتَيْنِ وَسَأَلْتَهٗ كَالْاُوْلٰى فَاِنْ شُفِیَ فَبِهَا وَاِلَّا نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَى الْجِيْمِ وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ ثَلٰثًا وَهٰكَذَا فَلَا تَصِلُ اِلٰى اٰخِرِ الْحُرُوْفِ اِلَّا وَقَدْ شَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اور سنا میں نے والد مرشد سے فرماتے تھے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے درد یا سر کے درد سے نالاں آوے یا اس کو ریاح ستاتے ہوں تو ایک تختی یا پٹڑی پاک لے اور اس پر پاک ریتا ڈالے اور ایک کیل یا کھونٹی سے اس پر ابجد ہوز حطی لکھ اور کیل کو الف پر زور سے داب اور ایک بار سورۂ فاتحہ پڑھ اور درد والا آدمی اپنی انگلی کو درد کے مقام پر زور سے رکھے رہے پھر اس سے پوچھ کہ تجھکو آرام ہو گیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے اور نہیں تو کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی طرف نقل کرے اور دوبارہ سورہ فاتحہ پڑھے اور پوچھے پہلی بار کی طرح کہ صحت ہوئی یا نہیں اگر صحت ہو گئی تو فہو المراد اور نہیں تو جیم کی طرف کیل کو نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے دابتا جائے اور سورہ فاتحہ کو ہر بار پڑھتا

[1] اور بعض مشائخ سے پڑھنا سورۂ مزمل کا اکتالیس بار بھی منقول ہے اور بعض سے نماز میں پڑھنا اسکا اسطرح کہ عشاء کے بعد دو رکعتوں میں اکتالیس بار پڑھے اسطرح اکیس بار پہلی رکعت میں اور بیس بار دوسری رکعت میں اور مولوی فخر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مریدوں میں مجرب اسکا ایک طریق یہ ہے کہ بعد سنت فجر کے ایک بار اور بعد ہر نماز کے پنجگانہ میں سے دو دو بار کہ سب روز میں گیارہ بار ہو جاوے اور اس فقیر کو ان سب طریق کی اجازت ہے اور جو چاہے پڑھے اسکو بھی میری طرف سے اجازت ہے جَرَّبْتُ هٰذَا الْعَمَلَ فَوَجَدْتُهٗ كَذٰلِكَ [2] ظفر جلیل میں کچھ فائدے درود شریف کے اور الفاظ اس کے بیش لکھے ہیں جو چاہے اس میں سے دیکھ لے اور صلوٰۃ کا ستر بار ہر روز پڑھنا قضائے حوائج کیلئے ایک بزرگ سے مجھکو پہنچا ہے اسکی بھی اجازت ہے جو چاہے سو پڑھے"

جاوے تو آخر حرف تک تو نہ پہونچے گا مگر یہ کہ خدا اس کے اندر ہی شفا عنایت کرے گا
وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِذْ عَنَتْ لَکَ حَاجَۃٌ اَوْکَانَ لَکَ غَائِبٌ فَاَرَدْتَ اَنْ یَرْجِعَہُ اللّٰہُ سَالِمًا
غَانِمًا اَوْکَانَ لَکَ مَرِیْضٌ فَاَرَدْتَ اَنْ یَشْفِیَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاقْرَأْ سُوْرَۃَ الْفَاتِحَۃِ
اِحْدٰی وَاَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً بَیْنَ سُنَّۃِ الْفَجْرِ وَفَرْضِہٖ اور میں نے والد مرشد سے سنا
فرماتے تھے کہ جب تجھ کو کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہے
کہ حق تعالیٰ اس کو صحت بخشے تو سورہ فاتحہ کو اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان
میں پڑھ ف مولانا نے حاشیہ میں فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام منقول ہے کہ جو فاتحۃ
الکتاب کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھے اور محموم یعنی تپ والے کے منہ پر چھینٹا
مارے تو حق تعالیٰ اس کو فائدہ بخشے وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ عَضَّہُ الْکَلْبُ
الْمَجْنُوْنُ وَخِیْفَ عَلَیْہِ الْجُنُوْنُ فَاکْتُبْ لَہٗ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ عَلٰی
اَرْبَعِیْنَ کِسْرَۃً مِنَ الْخُبْزِ اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّاَکِیْدُ کَیْدًا فَمَھِّلِ
الْکٰفِرِیْنَ اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا وَمُرْہُ اَنْ یَاْکُلَ کُلَّ یَوْمٍ کِسْرَۃً اور میں نے سنا ان
ہی حضرت سے فرماتے تھے جس کو باؤلا کتا کاٹے اور اس کو دیوانہ ہو جانے کا خوف ہو تو
اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھے اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا لفظ رُوَیْدًا تک اور اس سے
کہدے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے[۲] وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْوَاقِعَۃِ کُلَّ
لَیْلَۃٍ لَمْ تُصِبْہُ فَاقَۃٌ اور میں نے ان حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات
پڑھے اس کو فاقہ نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے یہ عمل حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم[۳]
وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ عِنْدَ نَوْمِہٖ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اِلٰی اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْکَھْفِ وَسَأَلَ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْ یُوْقِظَہٗ فِیْ اَیِّ سَاعَۃٍ اَرَادَ اَیْقَظَہُ
اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْھَا اور میں نے ان حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سونے کے وقت
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سورہ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالیٰ

[۱] اور اس فقیر کو ایک بزرگ سے پہونچا ہے کہ جس لڑکے کو مسان کی بیماری ہو تو سیر محمد اکتالیس بار ساتھ وصل بسم بسم اللہ کو ساتھ الحمد کے پڑھ کر چالیس روز تک دم کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ وہ مرض اس کا جاتا رہیگا اور اگر فرصت نہو تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے ۱۲[۲] سنا اس فقیر نے اپنے استاد مولانا اسحق صاحب رحمۃ اللہ سے فرماتے تھے جس کو باولا کتا کاٹے تو ایک ٹکڑا بانات کا تھوڑے سے گڑ میں لپیٹ کر کھلا دے تو انشاء اللہ تعالیٰ زہر اس کا کہیں اثر نہ کرے گا ۱۲ ق[۳] اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ نے حزب البحر کی شرح میں حدیث سے یا کسی صحابی سے لکھا ہے کہ جو کوئی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سو بار روز پڑھ لیا کرے اس کو فاقہ نہیں ہو یگا ۱۲ ق

برائے ادائے حاجت و واپسی غائب و شفائے مریض

برائے گزیدن سگ دیوانہ

برائے دفع فاقہ

بیدار شدن از خواب

سے یہ دعا کرے کہ اس کو جگا دے جس وقت کا ارادہ کرے تو حق تعالیٰ اس کو جگا دیگا اسی وقت مترجم کہتا ہے سورۂ کہف کی آیات مذکورہ یہ ہیں ...... اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۝ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ۝ یہ عمل حدیث کے موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اُكْتُبْ هٰذِهِ التَّعْوِيْذَةَ وَعَلِّقْهَا فِيْ عُنُقِ الطِّفْلِ يَحْفَظُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور سنا میں نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو لکھ اور لڑکے کی گردن میں لٹکا حق تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے گا بسم اللہ آخر تک تعویذ مذکور ہے ترجمہ اس کا یہ ہے کہ بواسطہ کلمات الٰہیہ کے جو اپنی تاثیر میں پورے ہیں میں پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان اور کاٹنے والے کیڑے اور نظر لگانے والے کی آنکھ کے شر سے میں نے پناہ پکڑی دس لاکھ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے قلعہ میں وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ هٰذَا الدُّعَاءُ اَمَانٌ مِّنْ كُلِّ اٰفَةٍ يَقْرَأُ صَبَاحًا وَّمَسَاءً بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اور سنا میں نے ان سے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ ہے ہر آفت سے پڑھا کرے اس کو صبح اور شام ترجمہ اس کا یہ ہے کہ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے خداوندا تو میرا رب ہے اور کوئی معبود برحق نہیں سوائے تیرے تجھی پر میں نے بھروسا کیا اور تو ہی مالک ہے عرش عظیم کا اور نہ بچاؤ ہے گناہ

عمل حفظ اطفال

دعا برائے امان از ہر آفت

سے اور نہ قوت ہے بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ ہے جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا میں گواہی دیتا ہوں اس کی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور مقرر اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہے اور ہر چیز کو شمار میں کر لیا ہے گن کر خداوندا میں پناہ مانگتا ہوں اپنی ذات کی برائی سے اور ہر چلنے والے جاندار کی برائی سے جس کی چوٹی کو تو تھامنے ہے یعنی تیری قبضۂ قدرت میں ہے مقرر میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے اور تو ہر چیز کا نگہبان ہے البتہ میرے کام کا بنانے والا اللہ ہے جس نے قرآن اتارا اور وہ نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے سو اگر وہ نہ مانیں اور گردن کشی کریں تو کہہ مجھکو اللہ کافی ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے اُس کے اُسی پر میں نے اعتماد اور بھروسا کیا اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْيَقُلْ كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِيْتُ فَلْيَقْبِضْ كُلَّ اِصْبَعٍ مِنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِنَ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ مِنَ الْيُسْرٰى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِنَ الثَّانِيْ ثُمَّ لِيَفْتَحْهُمَا جَمِيْعًا فِيْ وَجْهِ مَنْ يَخَافُ مِنْهُ اور میں نے حضرت والد سے سُنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے ڈرے اس کو چاہیئے یوں کہے كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِيْتُ اور چاہیئے کہ دہنے ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کرے لفظ اوّل کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائیں ہاتھ کی ہر انگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کئے چلا جاوے پھر دونوں کو کھولدے اس کے سامنے جس سے ڈرتا ہے مترجم کہتا ہے لفظ اوّل سے كٓهٰيٰعٓصٓ اور لفظ ثانی سے حمعسق مراد ہے یعنی جب کاف کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک انگلی بند کرے پھر جب ہا کہے یعنی دوسرا حرف بولے تو دوسری انگلی بند کرلے اور یائے تحتانیہ کے بعد تیسری انگلی اور عین کے بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچویں بند کرلے اور علی ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک ایک انگلی بائیں ہاتھ کی بند کرے وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سِتُّ اٰيَاتٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ تُسَمّٰى بِاٰيَاتِ الشِّفَاءِ يَكْتُبُهَا لِلْمَرِيْضِ فِيْ اِنَاءٍ فَيَمْحُوْهَا بِالْمَاءِ وَيَشْرَبُ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاءٌ اور میں نے سنا حضرت والد ماجد سے فرماتے تھے کہ چھ آیتیں ہیں قرآن کی جن کا آیات شفا نام ہے بیمار کے واسطے ان کو ایک برتن

برائے دفع حاکم

آیات شفا برائے مریض

ہیں لکھے اور پانی سے دھو کر پلا دے آیات مذکورہ وَيَشْفِ سے آخر تک ہیں ...... وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً تَنْفَعُ مِنَ السِّحْرِ وَتَكُوْنُ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطٰنِ وَاللُّصُوْصِ وَالسِّبَاعِ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ وَاٰيَتَانِ بَعْدَهَا اِلٰى خَالِدُوْنَ وَثَلٰثٌ مِّنْ اٰخِرِ الْبَقَرَةِ وَثَلٰثٌ مِّنَ الْاَعْرَافِ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ اِلٰى مُحْسِنِيْنَ وَاٰخِرُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ وَعَشْرُ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الصّٰٓفّٰتِ اِلٰى لَازِبٍ وَاٰيَتَانِ مِنْ سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ اِلٰى تَنْتَصِرَانِ وَاٰخِرُ الْحَشْرِ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاٰيَتَانِ مِنْ قُلْ اُوْحِيَ وَاَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا اِلٰى شَطَطًا فَصْلٌ وَهِيَ الْاٰيَاتُ الْمُسَمَّاةُ بِثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ اٰيَةً وَكَانَ سَيِّدِي الْوَالِدُ يَزِيْدُ عَلَيْهَا الْفَاتِحَةَ وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَيَاْخُذُ مِنْ اَوَّلِ السُّوْرَةِ قُلْ اُوْحِيَ اِلٰى شَطَطًا اور میں نے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے تینتیس آیتیں ہیں کہ جادو کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیطان اور چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ ہو جاتی ہے چار آیتیں سورہ بقرہ کے اوّل سے اور آیۃ الکرسی اور دو آیتیں اور اس کے بعد کی خَالِدُوْنَ تک اور تین آیتیں آخر سورہ بقرہ کی یعنی لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ سے آخر تک اور تین آیتیں سورہ اعراف کی اِنَّ رَبَّكُمُ سے مُحْسِنِيْنَ تک اور سورہ بنی اسرائیل کی پچھلی آیت قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ سے آخر تک اور دس آیتیں صَافَّاتِ کے اوّل سے لَازِبٍ تک اور دو آیتیں سورہ رحمٰن کی يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ سے تَنْتَصِرَانِ تک اور آخر سورہ حشر کی لَوْ اَنْزَلْنَا سے آخر تک اور دو آیتیں سورہ جن یعنی قُلْ اُوْحِيَ کی وَاَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا سے شَطَطًا تک تو یہی آیات مذکورہ تینتیس آیت سے مسمّٰی ہیں اور ہمارے والد مرشد آیات مذکورہ پر سورہ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس زیادہ کرتے تھے اور سورہ جن سے اوّل آیت یعنی قُلْ اُوْحِيَ سے شَطَطًا تک لیتے تھے مترجم کہتا ہے حضرت مصنف قدس سرہٗ نے آیات مذکورہ کا پتہ بتایا بطور اختصار کے کہ واقف سمجھ لے گا تو ناواقفوں کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیت ممدوحہ کو یہاں پورا ذکر کر دیجئے کہ تلاش نہ کرنی پڑے الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ

يؤمنون بما انزل اليك وما انزل من قبلك ۚ وبالاخرة هم يوقنون ۝ اولئك
على هدى من ربهم واولئك هم المفلحون ۝ الله لا اله الا هو الحي القيوم ۚ
لا تاخذه سنة ولا نوم ۚ له ما في السموت وما في الارض ۗ من ذا الذي يشفع
عنده الا باذنه ۚ يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ۚ ولا يحيطون بشيء من علمه
الا بما شاء ۚ وسع كرسيه السموت والارض ۚ ولا يؤده حفظهما ۚ وهو العلي
العظيم ۝ لا اكراه في الدين ۚ قد تبين الرشد من الغي ۚ فمن يكفر بالطاغوت
ويؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقى لا انفصام لها ۗ والله سميع عليم
الله ولي الذين امنوا يخرجهم من الظلمات الى النور ۚ والذين كفروا اولياؤهم
الطاغوت يخرجونهم من النور الى الظلمات ۗ اولئك اصحاب النار ۚ هم فيها
خالدون ۝ لله ما في السموت وما في الارض ۗ وان تبدوا ما في انفسكم او تخفوه
يحاسبكم به الله ۖ فيغفر لمن يشاء ويعذب من يشاء ۗ والله على كل شيء قدير
امن الرسول بما انزل اليه من ربه والمؤمنون ۚ كل امن بالله وملئكته وكتبه
ورسله لا نفرق بين احد من رسله ۚ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانك ربنا
واليك المصير ۝ لا يكلف الله نفسا الا وسعها ۚ لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت
ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا ۚ ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته على
الذين من قبلنا ۚ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به ۚ واعف عنا وقف واغفر لنا وقف
وارحمنا وقف انت مولنا وقف فانصرنا على القوم الكافرين ۝ ان ربكم الله الذي خلق السموت
والارض في ستة ايام ثم استوى على العرش يغشي الليل النهار يطلبه حثيثا ۙ
والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامره ۗ الا له الخلق والامر ۗ تبارك الله رب العلمين
ادعوا ربكم تضرعا وخفية ۚ انه لا يحب المعتدين ۝ ولا تفسدوا في الارض بعد اصلاحها
وادعوه خوفا وطمعا ۚ ان رحمت الله قريب من المحسنين ۝ قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن
ايا ما تدعوا فله الاسماء الحسنى ۚ ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ بين ذلك
سبيلا ۝ وقل الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن
له ولي من الذل وكبره تكبيرا ۝ والصافات صفا ۝ فالزاجرات زجرا ۝ فالتاليات
ذكرا ۝ ان الهكم لواحد ۝ رب السموت والارض وما بينهما ورب

الْمَشَارِقِ ۝ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ
مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ
وَاصِبٌ ۝ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ
خَلْقًا أَم مَّنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ۝ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ
أَن تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانفُذُوا لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۝ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرَانِ ۝ لَوْ أَنزَلْنَا
هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ
نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ
الشَّهَادَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ۝ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا
عَجَبًا ۝ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۝ وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ
رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۝ وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۝ و
يَقُولُ إِذَا ظَهَرَ مَرَضُ الْحَصْبَةِ فَخُذْ خَيْطًا أَزْرَقَ وَاقْرَأْ سُورَةَ الرَّحْمٰنِ وَكُلَّمَا مَرَرْتَ
عَلَىٰ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فَاعْقِدْ عُقْدَةً وَانْفُثْ فِيهَا وَعَلِّقِ
الْخَيْطَ فِي عُنُقِ الصَّبِيِّ يُعَافِهِ اللّٰهُ تَعَالَىٰ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ اور میں نے حضرت والد
مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور
اس پر سورہ رحمٰن پڑھ اور ہر بار کہ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پر پہنچے تو ایک گرہ
دے اور اس پر پھونک ڈال اور تاگے کو لڑکے کی گردن میں باندھ دے حق تعالیٰ اسکو
اس بیماری سے آرام دے گا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ أَسْمَاءُ أَصْحَابِ الْكَهْفِ
أَمَانٌ مِّنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالنَّهْبِ وَالسَّرَقِ إِلٰهِي بِحُرْمَةِ يَمْلِيخَا مَكْسَلْمِينَا كَشْفُوطَط
أَذَرْفَطْيُونُسْ كَشَافَطْيُونُسْ تَبْيُونُسْ يُوَانِسْ بُوسْ وَكَلْبُهُمْ قِطْمِيرٌ وَعَلَى اللّٰهِ
قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ اور سنا میں نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اصحاب
کہف کے نام امان ہیں ڈوبنے اور جلنے اور غارتگری اور چوری سے الٰہی سے آخر تک دعا کرے

وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ إِذَا اعْتَرَضَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَاقْرَأْ يَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ أَلْفًا وَمِائَتَيْ مَرَّةٍ اِثْنَا عَشَرَ يَوْمًا فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْضِيْ حَاجَتَكَ هٰذِهِ عَزَائِمُ أَجَازَنِيْ سَيِّدِيْ الْوَالِدُ بِهَا فِيْ جُمْلَةِ مَا أَجَازَنِيْ اور سنا میں نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ جب تجھ کو کوئی حاجت درپیش آوے تو یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک کہ حقتعالیٰ تیری حاجت برلاویگا اور ان اعمال مذکورہ کو اول فصل سے یہانتک مجھ کو میرے والد مرشد نے اجازت دی ہے منجملہ اور اعمال کے کہ جنمیں مجھکو اجازت فرمائی ہے لِقَضَاءِ الْحَاجَاتِ الْمُهِمَّةِ يَرْكَعُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِي الْأُوْلٰى بَعْدَ الْفَاتِحَةِ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ رَبِّ أَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الثَّالِثَةِ وَأُفَوِّضُ أَمْرِيْ إِلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الرَّابِعَةِ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَقُوْلُ رَبِّ أَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ مِائَةَ مَرَّةٍ

حاجات مشکل کے برآنے کے واسطے چار رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ کو سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے رَبِّ إِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ سو بار پڑھے اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے وَأُفَوِّضُ أَمْرِيْ إِلَى اللّٰهِ ط إِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ سو بار پڑھے پھر سلام پھیر کر کے رَبِّ إِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ سو بار **ف** مولانا نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چاروں آیتیں اسم اعظم ہیں کہ جن کے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہو اور مجھ کو تعجب آتا ہے اُس شخص سے کہ بواسطہ انکے دعا کرے

ل صلوٰۃ الحاجۃ جو حدیث شریف میں آئی ہے وہ ظفر جلیل وغیرہ کتب حدیث میں مذکور ہے پڑھنا اسکا سب سے افضل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے ۲ جناب مولانا عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ نے بیچ تفسیر سورۂ نون کے تحت آیت لَوْلَآ أَنْ تَدَارَكَهٗ نِعْمَةٌ الآیۃ کے لکھا ہے کہ مشائخ معتبرین سے واسطے دفع ہر غم و اندوہ کے آیت لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ سُبْحَانَكَ الآیۃ پڑھنا بارہا مجرب ہے اور طریق اسکے پڑھنے کے دو ہیں ایک تو یہ کہ سوا لاکھ بار بہیئت اجتماعی ایک مجلس میں پڑھے دوسری یہ کہ ایک شخص تن تنہا اس آیت کو تین سو بار بعد نماز عشا کے تاریک مکان میں بیٹھ کر ساتھ شرائط طہارت اور استقبال قبلہ پڑھے اور پیالہ پانی کا بھر کر اپنے پاس رکھا ہوے اور لمحہ لمحہ اس پانی میں ہاتھ اپنا ڈالکر اپنے بدن اور منہ پر پھیرتا رہے تین دن یا سات یا چالیس روز اسی ترکیب سے پڑھے انتہی اور ظفر جلیل میں دشمن دعاؤں دفع غم کی قول حضرت امام جعفر صادق کا بیچ فضائل ان چاروں آیتوں کے خوب لکھا ہے جو چاہے دیکھ لے ۱۲

برائے حاجت بردواری

نماز برائے قضائے حاجات

اور قبول نہو فائدہ جلیلہ حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہٗ نے چار باب میں فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب میں جلالی ہو یا جمالی حکم میں کبریت احمر کے ہے اور اسکو اسم اعظم شمار کیا ہے وہ یہ آیت ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہے کہ مچھلی کی پیٹ میں فرمائی جو مسلمان جس مطلب کے کیواسطے اس آیت سے دعا کریگا قبول ہو گی اور حق یہ ہے کہ یہ دعا نہایت مجرب التاثیر اور کمال سریع الاثر ہے جس امر میں چاہے اس آیت سے دعا کرے اور مشایخ اسکی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہیں اور طریقہ دعا کا انھوں سے باقسام متعدد ذکر کیا ہے آسان تر دو طریقے ہیں ایک یہ کہ بارہ دن تک بنیت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول اور آخر چند بار درود پڑھ لے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے خلاصہ یہ کہ اسکی قوت تاثیر میں کچھ شک نہیں اسواسطے کہ ایسا کوئی عمل نہیں کہ جس کی صحت قرآن مجید سے بھی ہوا اور صحیح حدیث سے بھی اور مشائخ کے اقوال سے بھی سوائے اس کے قرآن میں اس کی شان میں وارد ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ

وَلِمَنْ خَبَطَهُ الشَّيْطَانُ يَقْرَاُ فِيْ اُذُنِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ٥ اور جسکو شیطان باولا کر ڈالے یعنی جسپر آسیب کا خلل ہو تو اسکے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ٥ وَاَيْضًا يُؤَذِّنُ فِيْ اُذُنِهٖ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّيَقْرَاُ الْفَاتِحَةَ وَالْمُعَوِّذَاتِ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالطَّارِقِ وَاٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَسُوْرَةِ الصّٰٓفّٰتِ كُلِّهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْتَرِقُ اور دفع آسیب کا یہ عمل بھی ہے کہ اسکے کان میں سات بار آذان دے اور سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورۂ طارق یعنی والسماء والطارق اور سورۂ حشر کی آیتیں یعنی ہو اللہ الذی سے آخر تک اور سورہ صافات ساری پڑھے آسیب جل جاوے گا وَاَيْضًا يَقْرَاُ فِيْ اُذُنِهٖ اَفَحَسِبْتُمْ اِلٰى اٰخِرِ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور آسیب زدہ کیواسطے یہ بھی عمل ہے کہ اس کے کان میں آخر سورۂ مومنین کی یہ آیتیں پڑھے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ٥ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ٥

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ وَاَيْضًا يُقْرَأُ عَلٰى مَاءٍ طَاهِرٍ اَلْفَاتِحَةَ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ وَخَمْسَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْجِنِّ وَيُرَشُّ بِهٖ وَجْهُهٗ فَاِنَّهٗ يُفِيْقُ وَاِذَا اَحَسَّ بِالْجِنِّيِّ فِيْ مَكَانٍ فَرُشَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فِيْ نَوَاحِ الْمَكَانِ فَاِنَّهٗ لَا يَعُوْدُ اِلَيْهِ

اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ پاک پانی پر سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورہ جن کی پڑھے اور اس پانی کا اس کے منہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش میں آجاوے گا اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہو سو اسی پانی سے اس مکان کی نواحی[1] میں چھینٹے مارے تو وہاں پھر نہ آویگا مترجم کہتا ہے سورۂ جن کی آیت مذکورہ یہ ہیں قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝ وَلِاِلْمَامِ الشَّيْطَانِ بِالْبَيْتِ وَرَمْيِهِمْ بِالْحِجَارَةِ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝ اِلٰى رُوَيْدًا ۝ عَلٰى اَرْبَعِ مَسَامِيْرَ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً ثُمَّ يَدْفِنُهَا فِيْ اَرْبَعَةِ اَطْرَافِ ذٰلِكَ الْبَيْتِ

اور واسطے قریب ہونے شیطان کے گھر سے اور انکے پتھر پھینکنے کے لئے یہ آیت پڑھے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝ چار لوہے کی کیلوں پر ہر کیل پر پچیس پچیس بار پھر ان کو گھر کے چاروں کونوں میں ٹھونک دے وَاَيْضًا يَكْتُبُ اَسْمَاءَ اَصْحٰبِ الْكَهْفِ فِيْ جُدْرَانِ الْبَيْتِ اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہے کہ اصحاب کہف کے نام گھر کی دیواروں میں لکھے

وَلِلْعَقِيْمَةِ يَكْتُبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِيْ رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ ثُمَّ يُعَلِّقُ فِيْ عُنُقِهَا وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اِلٰى جَمِيْعًا وَاَيْضًا يَقْرَأُ عَلٰى اَرْبَعِيْنَ قَرَنْفُلًا عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَوْ كَظُلُمٰتٍ اِلٰى نُوْرٍ ۝ تَاْكُلُ كُلَّ يَوْمٍ وَاحِدًا وَّابْتَدَاَتْ مِنْ وَقْتِ فَرَاغِهَا مِنْ غُسْلِ الْحَيْضِ وَيُوَاقِعُهَا زَوْجُهَا فِيْ تِلْكَ الْاَيَّامِ

اور عقیمہ یعنی بانجھ عورت کے واسطے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا

[1] بمعنی اطراف ۱۲

ایضاً عمل برائے آسیب زدہ و برائے دفع از خانہ ایضاً برائے عقیمہ

پھر اس تعویذ کو اس کی گردن میں باندھے اور یہ بھی عقیمہ کیواسطے ہے کہ چالیس لونگوں پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ط ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ط اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ٥ اور ایک لونگ کو ہر دن کھاوے اور شروع کرے حیض کے غسل کی ہونے سے اور ان دنوں میں اسکا زوج اس سے صحبت کرتا رہے ف مولانا نے فرمایا اور شرائط اس عمل کی یہ ہے کہ لونگ رات کو کھاوے اس پر پانی نہ پیئے وَالَّتِيْ تُمْلِصُ جَنِيْنَهَا يَاْخُذُ خَيْطًا مُعَصْفَرًا عَلٰى مِقْدَارِ طُوْلِهَا وَيَعْقِدُ عَلَيْهِ تِسْعَ عُقَدٍ يَنْفُثُ فِيْ كُلٍّ مِّنْهَا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلٰى مُحْسِنُوْنَ ٥ وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اِلٰى اٰخِرِهَا اور جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا اسکے قد کے برابر لے اور اس پر نو گرہیں لگا دے اور ہر گرہ پر وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ٥ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور قل یاایہا الکافرون پڑھے اور پھونک دالتی ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ يَكْتُبُ فِيْ رُقْعَةٍ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ٥ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اَهْيًا اَشْرَاهِيًا وَيَلُفُّ الرُّقْعَةَ فِيْ ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَّيُعَلِّقُهَا فِيْ فَخِذِهَا الْيُسْرٰى فَاِنَّهَا تَلِدُ سَرِيْعًا قُلْتُ حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ دُعَاءُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ اور جس عورت کو دردزہ ہو یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے تو پرچہ کاغذ میں یہ آیت لکھے وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ٥ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ٥ اَهْيًا اَشْرَاهِيًا اور اس پرچہ کو پاک کپڑے میں لپیٹے اور اسکی بائیں ران میں باندھے تو وہ جلد جنے گی میں کہتا ہوں مجھ کو یاد ہے جلال الدین سیوطی کی کتاب درمنثور سے بروایت اعمش کے یہ کلمہ یعنی اھیاً اشراھیاً جناب موسی علیہ السلام کی دعا ہے معنی اس کے یہ کہ اے زندہ قبل ہر چیز کے اور اے زندہ بعد ہر چیز کے ف مترجم کہتا ہے اِھیاً بکسر ہمزہ و اِشراھیاً بفتح ہمزہ و شین لفظ یونانی ہے یعنی قدیم ازلی کہ کبھی اسکو زوال نہیں اور اِشراھیاً کہنا بدون ہمزہ کے خطا ہے بزعم علمائے یہود کے کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورۃ سے حقت تک شیر ینی پر پڑھے اور حاملہ کو کھلا وے تو جلد جنے الخ

برائے دفع اسقاط جنین

برائے دردزہ

لا ذٰلِکَ اِلّا اُنْثیٰ یَکْتُبُ قَبْلَ اَنْ یَمْضِیَ عَلیٰ حَبَلِہَا ثَلٰثَۃُ اَشْہُرٍ عَلیٰ رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثیٰ وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ ۝ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ۝ وَھٰذِہِ الْاٰیَۃَ یٰزَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ الْاٰیَۃَ ۝ ثُمَّ یَکْتُبُ بِحَقِّ مَرْیَمَ وَعِیْسٰی اِبْنًا صَالِحًا طَوِیْلَ الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اور جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو لکھے اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثیٰ وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ط وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ ۝ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ۝ اور اس آیت کو لکھے یٰزَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ اسْمُہٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا پھر یہ لکھے بِحَقِّ مَرْیَمَ وَعِیْسٰی اِبْنًا صَالِحًا طَوِیْلَ الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ یعنی پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھے رہے وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ اَثِقُ بِہٖ لِلْمِقْلَاتِ لَا یَعِیْشُ لَہَا وَلَدٌ یَاخُذُ نَانْخُوَاہ وَالْفِلْفِلَ الْاَسْوَدَ وَیَقْرَأُ عَلَیْہِمَا عِنْدَ ظَہِیْرَۃِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً سُوْرَۃَ الشَّمْسِ یَبْدَأُ کُلَّ مَرَّۃٍ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَخْتِمُ بِہَا تَاکُلُہَا الْمَرْاَۃُ کُلَّ یَوْمٍ مِّنْ حَمْلِہَا اِلٰی فِطَامِ الْوَلَدِ اور اس شخص نے جس پر مجھ کو اعتماد ہے خبر دی کہ جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجوائن اور کالی مرچ لے دونوں چیزوں پر دوشنبے کے دن دوپہر کو چالیس بار سورۃ والشمس پڑھے ہر بار درود پڑھکر شروع کرے اور اسی پر ختم کرے اسکو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھٹرانے تک وَاَخْبَرَنِیْ اَیْضًا لِلَّتِیْ لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثیٰ اَنْ یَخُطَّ خَطًّا مُسْتَدِیْرًا عَلٰی بَطْنِہَا سَبْعِیْنَ مَرَّۃً فِیْ کُلِّ مَرَّۃٍ یَقُوْلُ مَعَ اِدَارَۃِ الْاِصْبَعِ یَا مَتِیْنُ اور یہ بھی اسی شخص معتمد نے مجھے خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اس کے پیٹ پر گول لکیر کھینچے ستر بار ہر بار انگلی کے پھیرنے کے ساتھ ثُمَّ نَعُوْدُ اِلَی الْکَلَامِ الْاَوَّلِ فَنَقُوْلُ مِنْ تِلْکَ الْعَزَائِمِ لِلصَّبِیِّ الَّذِیْ اَصَابَہٗ عَیْنٌ عَائِنَۃٌ یَخُطُّ خَطًّا مُسْتَدِیْرًا بِالسِّکِّیْنِ وَھُوَ یَقْرَأُ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَھٰذِہِ الْاٰیَاتِ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا ۝ وَیُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وَیُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکٰفِرِیْنَ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

برائے آنکہ دختر نہ پیدا ہو بلکہ فرزند نرینہ پیدا ہو

ایضاً برائے فرزند نرینہ

گول لکیر یعنی دائرہ

وَيَمْحُو اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ٥ ثُمَّ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ يَا حَفِيْظُ يَا رَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٥ ثُمَّ يَرْكُزُ السِّكِّيْنَ فِيْ وَسْطِ الدَّائِرَةِ وَيَقُوْلُ رَكَزْتُهَا فِيْ قَلْبِ الْعَائِنِ ثُمَّ يَسْتُرُهَا تَحْتَ صَحْفَةٍ اَوْ قَعْبٍ پھر ہم رجوع کرتے ہیں پہلے کلام کی طرف تو کہتے ہیں ان ہی عزیمتوں سے یعنی جنکی والد ماجد سے اجازت ہے یہ عمل ہے اس لڑکے کے واسطے جس کو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگ گئی ہو اس عورت کو ڈائن اور ٹھیا بھی کہتے ہیں ایک گول لکیر چھری سے کھینچے آیۃ الکرسی اور ان آیتوں کو پڑھتے ہوئے وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ٥ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِيْنَ ٥ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ٥ وَيَمْحُو اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ٥ پھر یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَّامَّةٍ يَا حَفِيْظُ يَا رَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ پھر چھری کو کنڈل کے اندر گاڑ دے اور کہے کہ میں نے چھری ٹھونک دی نظر لگانے والے کے دل میں پھر اسکو ڈھک دے رکابی کے نیچے یا قعب کے نیچے یعنی طباق کے نیچے وَاَيْضًا مَنْ قَالَ لِلْعَائِنِ اَوِ السَّاحِرِ يَا فُلَانُ وَدَعَاهُ بِاسْمِهٖ وَقْتَ اِصَابَتِهٖ اَوْ وَقْتَ حِكَايَتِهٖ عَنْ نَفْسِهٖ بَطَلَ عَمَلُهٗ اور یہ بھی ہے کہ جو نظر لگانیوالے یا جادوگر کو کہے یا فلانے اور اس کا نام لیکر پکارے نظر لگانے کے وقت یا اس وقت جب خود اسکا ذکر کرے تو اس کا اثر باطل ہو جائیگا وَاَيْضًا اِذَا تَحَقَّقَ الْعَيْنُ وَالْعَائِنُ اُمِرَ اَنْ يَّغْسِلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فِيْ اِنَاءٍ وَّصَبَّ ذٰلِكَ الْمَاءَ عَلَى الْمَعْيُوْنِ بَرَاءٌ مِّنْ سَاعَتِهٖ قُلْتُ اَخْرَجَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا اَمْرَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِعَائِنٍ قَرِيْبًا مِّنْ هٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ اور یہ بھی ہے کہ جب نظر لگانا اور نظر کا لگانیوالا ثابت ہو جائے تو اسکے منھ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اور اسکی شرمگاہ کے دھونے کو کہے ایک برتن میں اور اس پانی کو اسپر چھڑکے جس پر نظر لگی تو اسی دم اچھا ہو جاوے میں کہتا ہوں امام مالک نے موطا میں روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لگانے والے کو اسیطرح کے مانند

اعمال برائے دفع ساحر ... ڈائن و ٹھیا گویند

ایضاً برائے دفع چشم زخم

حکم کے مانند حکم یعنی شرم گاہ وغیرہ کے دھونے کا ف مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تم سے دھلاوے تو دھو دو یعنی اگر دفع نظر کیواسطے کوئی تم سے درخواست کرے کہ منھ وغیرہ دھو دیجئے تو دھو دینا چاہیئے کہ شاید تمہاری ہی نظر لگ گئی ہو اور اس کا برا ماننا عیب ہے اور روایت ہے کہ عثمان رض نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا کہ اسکی ٹھوڑی ہیں کالا ٹیکہ[1] لگا دو کہ اسکو نظر نہ لگے مترجم کہتا ہے کہ جو لڑکے کے کالا ٹیکہ لگا دیتے ہیں معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہیں ہے واللہ اعلم

وَایضًا اُذْرَعُ مِنْ خَیْطٍ طَاهِرٍ ثَلٰثَةَ اَذْرُعٍ وَاَتْرُکُهٗ عِنْدَ مَنْ یَّحْفَظُ ثُمَّ اِقْرَأْ هٰذِهِ الْعَزِیْمَةَ عَلَى الْمَعْیُوْنِ ثُمَّ اَذْرَعُ ثَانِیًا فَاِنْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَهُوَ مَعْیُوْنٌ فَکَرِّرِ الْعَمَلَ ثَلٰثًا یَذْهَبُ اَثَرُ الْعَیْنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَتَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ عَزَمْتُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ اَوْ فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانَةَ بِعِزِّ عِزِّ اللّٰهِ وَبِنُوْرِ عَظَمَةِ وَجْهِ اللّٰهِ بِمَا جَرٰی بِهِ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِلٰی خَیْرِ خَلْقِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ اَشْرَاهِیًا بَرَاهِیًا اَدُوْنَیًا اَصْبَاؤُتْ اٰلْ شَدَّایْ عَزَمْتُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ شَهْتٍ بَهْتٍ اِشْمَتْ یَا قَنْطَا ع النَّجَا بِالَّذِیْ لَا یَقْوٰی عَلَیْهِ اَرْضٌ وَلَا سَمَاءٌ اَنْ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ کَمَا اُخْرِجَ یُوْسُفُ مِنَ الْمَضِیْقِ وَجُعِلَ لِمُوْسٰی ع فِی الْبَحْرِ طَرِیْقٌ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِیْئَةٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاللّٰهُ تَعَالٰی بَرِیْءٌ مِنْكِ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِاَلْفِ اَلْفِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْءِ بِاَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ط فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا ط وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ط حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہے کہ ایک پاک تاگا تین

[1] کالا ٹیکا لگا کر [illegible]

براۓ مسحور و مریض مایوس العلاج

ہاتھ ناپ اور اسکے پاس رکھ جو نظر زدہ ہے پھر یہ عزیمت یعنی عزمت علیک سے آخر تک پڑھ جس پر نظر لگی ہے پھر اس تاگے کو دوسری بار ناپ سو اگر تین ہاتھ سے بڑھ جاوے یا کم ہو جاوے تو معلوم کر کہ اسکو نظر لگی ہے تو اس عمل کو میں دو تین بار مکرر کر نظر کا اثر دور ہو جاۓ گا طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کو تین بار پڑھے اور سورہ فاتحہ کو تین بار پڑھ کر عزیمت مذکورہ شروع کرے اور بجاۓ فلان بن فلانہ کے اس کا اور اس کی ماں کا نام لے وَلِلْمَسْحُوْرِ وَالْمَرِيْضِ الَّذِيْ اَعْيَا الْاَطِبَّاءَ مَرَضُهٗ يَكْتُبُ فِيْ اِنَاءٍ صِيْنِيٍّ اَبْيَضَ يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ يَا حَيُّ فَيَمْحُوْهُ بِالْمَاءِ وَيَشْرَبُ اِلٰى اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا قُلْتُ وَرَاَيْتُ سَيِّدِيْ الْوَالِدَ يَزِيْدُ عَلَيْهِ الْفَاتِحَةَ اور جس پر جادو کا اثر ہو اور اس بیماری کے واسطے جس کی بیماری نے طبیبوں کو عاجز کر دیا ہو چینی کے سفید برتن میں یہ اسم لکھے یا حی حین لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حی پھر اسکو پانی سے دھو کر چالیس دن پیئے میں کہتا ہوں میں نے حضرت والد مرشد کو دیکھا کہ اس اسم پر سورۂ فاتحہ زیادہ کرتے تھے

براۓ گم شدہ

وَمَنْ ضَاعَ لَهٗ شَيْءٌ فَقَالَ يَا حَفِيْظُ مِائَةَ مَرَّةٍ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَنُقْصَانٍ ثُمَّ قَرَاَ يَا بُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ اِلٰى يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ط مِائَةَ مَرَّةٍ وَتِسْعَ عَشَرَةَ مَرَّةً رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ ضَالَّتَهٗ اور جس کی کوئی چیز کھوئی جاوے پھر کہے یا حفیظ ایک سو ایس بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت يَا بُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ط ایک سو انیس بار پڑھے تو حقتعالی اُسکی گم ہوئی چیز کو اسکے پاس پھر لاوے گا

براۓ شناختن دزد

وَلِمَعْرِفَةِ السَّارِقِ يَتَقَابَلُ اِثْنَانِ وَيُمْسِكَانِ الْاِبْرِيْقَ بَيْنَهُمَا وَيَجْعَلَانِ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِمَا السَّبَّابَتَيْنِ وَيَكْتُبُ اسْمَ الْمُتَّهَمِ فِي الْاِبْرِيْقِ وَيَقْرَاُ سُوْرَةَ يٰسٓ اِلٰى مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ فَاِنْ كَانَ هُوَ الَّذِيْ سَرَقَ دَارَ الْاِبْرِيْقُ فَاِنْ لَمْ يَدُرْ فَلْيَمْحُ اِسْمَهٗ وَلْيَكْتُبِ اسْمَ غَيْرِهٖ وَهٰكَذَا حَتّٰى يَدُوْرَ قُلْتُ وَيَجِبُ عَلٰى مَنِ اطَّلَعَ عَلَى السَّارِقِ بِاَمْثَالِ هٰذِهٖ اَنْ لَّا يَجْزِمَ بِسَرِقَتِهٖ وَلَا يُشِيْعَ فَاحِشَتَهٗ بَلْ يَتَّبِعَ الْقَرَائِنَ الخ وَاِنَّمَا هِيَ طَرِيْقُ اتِّبَاعِ الْقَرَائِنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اور چور کے پہچاننے کیواسطے دو شخص آمنے سامنے

---

[1] یعنی اے زندہ اسوقت کہ نہیں تھا کوئی زندہ قائم ہے تو بیچ بادشاہت ہمیشہ اپنی کے بقاء اپنی کے کہ زندہ اچھا کر دے اس بیمار کو ۱۲

بیٹھیں اور بدھنی کو اپنے درمیان نھانیے رہیں اور اسکو کلمے کی دو انگلیوں سے اٹھائے رہیں اور جس پر چوری کی تہمت ہو اس کا نام بدھنی میں لکھے اور سورہ لیسین کو من المکرمین تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدھنی گھوم جاویگی پھر اگر نہ گھومے تو اس کا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک پڑھے اور اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا جاوے یہانتک کہ گھومے میں کہتا ہوں کہ جو شخص یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل کرکے چور پر مطلع ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ اسکے چرانے پر یقین نہ کرے اور اسکو بدنام نہ کرے بلکہ قرآن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرآن کا ایک طریقہ ہے حقتعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا اور نہ پیچھے پڑ اس چیز کے جس کا تجھ کو یقین نہیں مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاویگا وَاِذَا اَبَقَ لَكَ اٰبِقٌ فَاكْتُبْ فِيْ قِرْطَاسٍ وَّاجْعَلْهُ فِيْ غِطَاءٍ وَاتْرُكْهُ فِيْ بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَضَعْهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ وَهِيَ الْفَاتِحَةُ وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ ثُمَّ اكْتُبْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِيْهِنَّ فَاجْعَلْ اَللّٰهُمَّ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِيْهِمَا عَلٰى عَبْدِكَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ اَضْيَقَ مِنْ خَلْقِهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ثُمَّ اكْتُبْ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ اِلٰى فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَّمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور اگر تیرا غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ اور اس کو کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیری کوٹھری میں دو پتھروں کے بیچ میں رکھ دے یعنی سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو لکھ پھر اللّٰھم سے یا ارحم الرحمین تک لکھ پھر یہ آیت لکھ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ سے آخر تک

مراد سے شیخ [illegible]

وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ يُّنْجِحَ اللّٰهُ حَاجَتَكَ فَاقْرَأْ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ بِاَنْ تُوْصِلَ مِيْمَ الْبَسْمَلَةِ بِلَامِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ تَبْدَأُ مِنْ يَوْمِ الْاَحَدِ بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْضِهِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَالْيَوْمَ الثَّانِيْ سِتِّيْنَ وَهٰكَذَا تَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ عَشَرَةً حَتّٰى يَكُوْنَ يَوْمَ السَّبْتِ عَشْرَ مَرَّاتٍ اور جب تو چاہے کہ حقتعالیٰ تیری مراد برلادے تو سورۂ فاتحہ کو پڑھ اس طرح کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی میم کو الحمد للہ کے لام سے ملادے یکشنبے کے دن سے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ اور تیسرے دن پچاس بار اسیطرح ہر روز دس دس بار پڑھے وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَرٰى فِيْ مَنَامِكَ مَا فِيْهِ تَخْرُجُ مِمَّا اَنْتَ فِيْهِ مِنَ الضِّيْقِ فَتَوَضَّأْ وَالْبَسْ ثِيَابًا طَاهِرَةً وَّلْتَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ عَلٰى يَمِيْنِكَ وَاقْرَأْ وَالشَّمْسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَاللَّيْلِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ بَدَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ سُوْرَةَ التِّيْنِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلِ اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰى اِجَابَةِ دَعْوَتِيْ فَاِنْ رَأَيْتَ مَا يَسُرُّكَ وَاِلَّا فَافْعَلْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَاِنْ رَأَيْتَ وَاِلَّا فِي الثَّالِثَةِ اِلَى السَّابِعَةِ لَا يَعْدُوْهَا الْاَمْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَرَّبَهَا جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِنَا اور جب تو چاہے کہ اپنے خواب میں وہ حال دیکھے جس میں تیری نکاسی ہے اس تنگی سے جس میں تو مبتلا ہے تو وضو کر اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی کروٹ پر لیٹ اور سورۂ والشمس کو سات بار اور سورۂ واللیل کو سات بار اور قل ھو اللہ کو سات بار پڑھ اور دوسری روایت میں قل ھو اللہ کے عوض سورہ والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہے پھر یوں کہے خداوند مجھکو میرے خواب میں ایسا اور ایسا دکھلادے اور میرے اس حال میں کشادگی اور نکاسی کردے اور میرے خواب میں وہ چیز دکھلادے جس سے میں اپنی دعا کے قبول ہوجانے کو دریافت کرجاؤں تو اگر تو اسی رات وہ چیز خواب میں دیکھے جس کو تو چاہتا ہے تو خواب ہوا اور نہیں تو اسی طرح دوسری رات کو سو اگر مطلب حاصل ہو فہو المراد اور نہیں تو تیسری رات بھی اسی طرح کر ساتویں رات تک انشاء اللہ تعالیٰ ساتویں کے آگے نہ بڑھے گا کہ حال کھل جائیگا اس عمل کا ہمارے صحبت والوں نے تجربہ کیا ہے رُقْيَةُ الْمَحْمُوْمِ اَنْ يَّكْتُبَ وَيُعَلِّقَ عَلٰى عَضُدِهٖ بِسْمِ

سریعا باذن اللہ تعالی بسم اللہ الرحمن الرحیم براءۃ من اللہ العزیز الحکیم الی ام ملدم التی تاکل اللحم وتشرب الدم وتهشم العظم اما بعد یا ام ملدم ان کنت مومنۃ فبحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان کنت یهودیۃ فبحق موسی الکلیم علیہ السلام وان کنت نصرانیۃ فبحق المسیح عیسی بن مریم علیهما السلام ان لا تاکلی لفلان بن فلانۃ لحما ولا تشربی له دما ولا تهشمی له عظما وتحولی عنه الی من اتخذ مع اللہ الها اخر لا اله الا هو العزیز الحکیم والا فانت بریئۃ من اللہ تعالی واللہ تعالی بریء منک وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآله وصحبه وسلم جسکو تپ آتی ہو اسکا افسون یہ ہے کہ ایک کاغذ میں لکھے اور اس کے بازو میں باندھے جلد اچھا ہو جاوے گا اللہ تعالی کے حکم سے بسم اللہ سے آخر تک لکھے ف ام ملدم عرب کی زبان میں تپ کی کنیت ہے اور بجائے فلاں بن فلانہ کے مریض کا اور اس کی ماں کا نام لکھے وایضا یقرء کل یوم بعد صلوۃ العصر سورۃ المجادلۃ ثلث مرات اور یہ بھی عمل ہے دفع تپ کا کہ ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورہ مجادلہ تین بار پڑھے تپ والے پر ولمن به الخنازیر یعقد علی سهم من الادیم علی مقدار طول المریض احدی واربعین عقدۃ ینفث فی کل عقدۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بنور اللہ وقدرۃ اللہ وقوۃ اللہ وعظمۃ اللہ وبرهان اللہ وسلطان اللہ وکنف اللہ وجوار اللہ وامان اللہ وحرز اللہ وصنع اللہ وکبریاء اللہ ونظر اللہ وبهاء اللہ وجلال اللہ وکمال اللہ لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ من شر ما احاذر اور جسکی گردن میں کنٹھ مالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ سے آخر تک، ولمن ظهرت علی بدنه الحمرۃ یرقیه بهذا الدعاء سبع مرات ویشیر بالسکین بسم اللہ الرحمن الرحیم اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد وبارک وسلم بسم اللہ العظیم الحکیم الکریم الرحمن الرحیم رب العرش العظیم بعزۃ اللہ وقدرته وسلطانه

افسون برائے تپ

برائے خنازیر

لہ معمول مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ اور مولانا شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ کا تپ کے دفع کیلیے بیٹھا گلے میں باندھنے کیلیے لکھ دینے تھے

یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراهیم اور دینے کیلیے بیماری دفع ہونیکے لیے سلام قولا من رب رحیم ۲

اَیَّتُھَا الْحُمْرَۃُ جَآءَتْکَ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ وَقَالَ سُلَیْمَانُ اَیَّتُھَا الرِّیْحُ اَجِیْبِیْ دَاعِیَ اللّٰہِ وَمَنْ لَّمْ یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ فَمَا لَہٗ مِنْ مَّلْجَاءٍ وَّمَا لَہٗ مِنْ ظَھِیْرٍ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِالثَّنَاءِ الطَّیِّبِ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰہُ یَکْفِیْکَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ دَآءٍ یُّؤْذِیْکَ وَمِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ تَعْتَرِیْکَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

دعا برائے سرخ بادہ

اور جس کے بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو وہ افسوں کرے اس دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھتے کے وقت چھری سے وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے وَلِمَنْ یَّشْکُوْ بَصَرَہٗ یَقْرَأُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ بَعْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ اور جو ضعف بصارت سے نالاں ہو وہ یہ آیت پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ وَلِمَنِ ابْتُلِیَ بِالصَّرْعِ یَاْخُذُ لَوْحًا مِّنَ النُّحَاسِ فَیَنْقُشُ فِیْہِ اَوَّلَ سَاعَۃٍ مِّنْ یَّوْمِ الْاَحَدِ فِیْ طَرَفٍ مِّنْہُ یَا قَھَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ انْتِقَامُہٗ یَا قَھَّارُ وَفِی الطَّرَفِ الْاٰخَرِ یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَھْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِہٖ یَا مُذِلُّ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ

برائے ضعف بصر

اور جو مرگی میں مبتلا ہو تو تانبے کی ایک تختی لے سو اس میں یکشنبہ کی پہلی ساعت میں اس تختی کے ایک طرف یہ کھدوائے یَا قَھَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ انْتِقَامُہٗ یَا قَھَّارُ اور دوسری طرف یہ کھدوائے یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَھْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِہٖ یَا مُذِلُّ اور اللہ توفیق دینے والا ہے اور مددگار یعنی اعمال کا اثر توفیق الٰہی و اعانت ربانی پر منحصر ہے

برائے مرض صرع

فصل نویں

آداب عالم حقانی

مصنف قدس سرہٗ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونوں سے کامل ہے اس کے آداب اس فصل میں ارشاد کئے ہیں قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَیْھِمْ لَعَلَّھُمْ یَحْذَرُوْنَ حق تعالیٰ نے فرمایا سو کیوں نہیں نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کریں اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی سے ڈرا دیں جب ان کی طرف پلٹ جاویں شاید وہ پرہیز کریں نافرمانی سے ف مولانا نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیئے

کر اپنی نہایت سعی اور عمدہ غرض فقاہت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا انکا ٹھرا و .. بن اور ڈرانے کو اس واسطے خاص کر ذکر فرمایا نہ مژدہ رسانی کو ڈرانا اہم ہے رہنمائی سے اور اس آیت میں دلیل ہے اسپر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہے یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور ہر گاؤں میں چند لوگوں پر علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگوں کو سکھانا ضرور ہے اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین سیکھنے سے یہ غرض ہے کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگوں کو دین پر لاوے اور یہ نہیں کہ اپنے علم کے گھمنڈ سے لوگوں کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف جھکا دے دنیا حاصل کرنے کو مترجم کہتا ہے حکیم سنائی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا نظم

علم کز تو ترا نہ بستاند		جہل ازان علم بہ بود صد بار
نہ بدان لعنت است بر ابلیس		کہ نداند ہمین بمین ولیار
بل بدان لعنت است کاندر دین		علم داند بعلم نہ کند کار

اَلْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِيْ يَكُوْنُ وَارِثَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ فَهُوَ مَنْ يُحَافِظُ عَلٰى اُمُوْرٍ عالم ربانی اور فقیہ حقانی جو انبیاء اور مرسلین کا وارث ہے وہ ہے جو نگہبانی کرے چند امور پر اِنَّا نَجِدُ مصنف حقانی فی پانچ امر یہاں بیان فرمائے مِنْهَا اَنْ يُدَرِّسَ الْعُلُوْمَ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَالسُّلُوْكِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِالْكَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيِّيْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ منجملہ ان امور کے جن کی محافظت عالم ربانی پر ضرور ہے یہ ہے کہ پڑھاوے علم کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے اور اس کو لازم نہیں کہ علم کلام اور اصول اور منطق سے مشغول رہے حق تعالیٰ نے سورہ جمعہ میں فرمایا کہ اللہ وہ ہے جس نے بن پڑھوں میں رسول بھیجا ان ہی میں سے یعنی وہ بھی امی ہے خواندہ نہیں تلاوت کرتا ہے ان پر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہے انکو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث ف مصنف قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہے قرآن اور حدیث میں اور

فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے مستخرج اور مستنبط ہیں کتاب اور سنت بجائے متن ہیں اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجائے شرح کے نحو اور صرف اس واسطے علم دین میں شمار ہوئے کہ فہم کتاب اور سنت کا اس پر موقوف ہے اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہے اسواسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہیں اور اصول سے اصول فقہ اور اصول حدیث مراد نہیں اس واسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوئے تو ان کے اصول بھی اصول دینیہ میں داخل ہیں مولانا نے حاشیہ میں فرمایا عقائد اور کلام میں فرق یہ ہے کہ عقائد علم باللہ اور اس کی صفات اور افعال سے عبارت ہے دلائل عقلیہ سے خالص ہو کر اور اگر دلائل عقلیہ کہیں مذکور بھی ہوں تو بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور علم کلام میں تو مباحث اور منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہیں اور وہ یعنی کلام تو مبنی ہے مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ سے وَمَا يَجِبُ فِي التَّدْرِيسِ مُرَاعَاتُهُ أَشْيَاءُ كَشَرْحِ الْغَرِيبِ لُغَةً اور تدریس میں جس کی مراعات واجب ہے چند چیزیں ہیں (۱) شرح غریب کرنا باعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال ہو جس کے معنی نہ مفہوم ہوتے ہوں تو اس کو بیان کرے بحسب لغت یا اصلاح کے وَالْعَوِيصِ الْمُغْلَقِ نَحْوًا (۲) اور جو مشکل مغلق ہو بنا بر قواعد نحو یہ کے اس کو بیان کرے یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچ دار کہ شاگردوں کے ذہن پر صعب ہو تو اس کو موافق صرف و نحو کے حل کر دے وَتَوْجِيهُ الْمَسَائِلِ بِأَنْ يُصَوِّرَهَا بِالْأَمْثِلَةِ الْجُزْئِيَّةِ وَيُبَيِّنَ حَاصِلَهَا (۳) اور توجیہ مسائل کی اس طرح پر کرنا کہ اس کی صورت باندھ دے جزئی مثالوں سے اور ان کا حاصل بیان کرے یعنی اگر کتاب میں قواعد کلیہ مذکور ہوں اور طلبہ کے ذہن میں نہ آتی ہوں تو صاف صاف عبارت سے انکی بعض جزئی مثالیں مذکور کرے اور خلاصہ انکا اس طرح بیان کرے کہ مخاطبین کے ذہن میں آجاوے وَتَقْرِيبُ الدَّلَائِلِ لِتَحْصُلَ النَّتِيجَةُ بِلُزُومِ بَعْضِ الْمُقَدِّمَاتِ لِبَعْضٍ وَانْدِرَاجِ بَعْضِهَا فِي بَعْضٍ (۴) اور تقریب دلائل اس طرح پر کرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جائے بسبب لازم ہونے بعضے مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے بعض مقدمات کے بعض میں یعنی اگر کتاب میں کسی مسئلہ پر دلیل قائم ہو تو اس کے مقدمات پیچیدہ کو اس طرح رواں کرے کہ اگر شرطیات

سے قیاس مرکب ہے تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو اور اگر کلیات سے قیاس مرکب ہے تو بسبب اندراج بعض کے بعض میں نتیجہ حاصل ہوجاوے تقریر دلیل عبارت ہے سوق دلیل سے اس طرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو وَفَوَائِدِ الْقُيُوْدِ فِی التَّعْرِيْفَاتِ وَالْقَوَاعِدِ الْكُلِّيَاتِ (۵) اور فوائد قیود کے بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ میں یعنی تعریف اور قاعدے میں ہر قید کا فائدہ بیان کرے تا حد جامع اور مانع اور غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلانی قید اس واسطے مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی صورت نکل جاوے جو معرف کے افراد میں نہیں ہے مثلاً کلمے کی تعریف میں لفظ اس واسطے مذکور ہوا کہ دوال اربع سے احتراز ہوجاوے اس واسطے کہ وہ کلمے کے افراد میں نہیں اور اسیطرح سے قواعد کلیہ ہیں چنانچہ علم اصول میں یوں کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہیں تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہوگیا جیسے سعید بن المسیبؒ کے مراسل امام شافعیؒ کے نزدیک واجب العمل ہیں کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَوُجُوْهُ الْحَصْرِ فِی التَّقْسِيْمَاتِ (۶) اور تقسیمات میں وجوہ حصر کے بیان کرنا یعنی بحسب استقرار یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ میں منحصر ہے وَدَفْعِ الشُّبُهَاتِ الظَّاهِرَةِ كَالْمُخْتَلِفَيْنِ يُرٰى أَنَّهُمَا مُشْتَبِهَانِ أَوْ مُشْتَبِهَيْنِ يُرٰى أَنَّهُمَا مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاهِبِ وَالتَّوْجِيْهَاتِ وَالْعِبَارَاتِ (۷) اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسے دو مختلف مذہب یا توجیہ یا عبارت کا مشتبہ خیال میں آنا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر دو مذہب یا دو توجیہیں یا دو عبارتیں اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقت مخالف اور مختلف ہیں وہ ظاہر میں مشتبہ معلوم ہوتے ہوں تو دونوں میں تقریر واضح فرق بیان کرے اس کو تفریق ملتبسین کہتے ہیں اور دو مشتبہ کو مختلف گمان کرے تو اس کے حل اختلافات کو تطبیق مختلفین بولتے ہیں خواہ اختلاف دونوں کا بدلالت مطابقی ہو یا ایک مطابقی اور دوسرا تضمنی یا التزامی وَكَلُزُوْمِ مَا يَمْتَنِعُ فِی التَّعْرِيْفَاتِ كَالِاسْتِدْرَاكِ وَذِكْرِ الْأَخْفٰی وَالْبَرَاهِيْنِ كَجُزْئِيَّةِ الْكُبْرٰی وَسَلْبِ الصُّغْرٰی اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ لازم آنا اس کا جو تعریفات میں ممتنع ہے جیسے استدراک اور خفی تر کا ذکر کرنا وعلی ہذا القیاس عدم جمع ومنع یا لازم آنا اس کا جو براہین میں ممتنع ہے چنانچہ جزئی ہونا کبریٰ اور سالبہ ہونا صغریٰ کا مترجم کہتا ہے استدراک عبارت ہے اس

لفظ سے جو کلام میں زیادہ ہو یا لا فائدہ اور تعریف میں اخفیٰ کالانا چنانچہ نار کی تعریف میں کہنا ھو اسطقس فوق الاسطقسات او قادح فی اللزوم والاندراج او مخالفۃ بعبارۃ اخری او لکلام امام من الائمۃ یا دفع کرنا اس کا جو قیاس استثنائی میں لزوم کا اور قیاس اقترانی میں اندراج کا قادح ہے یا دفع کرنا مخالفت کا اس کتاب کی دوسری عبارت سے یا کسی امام کی سے وہ امام جو اس فن کے اماموں میں داخل ہو یعنی اگر مصنف کی عبارت اس کی کتاب کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اس فن کے امام کی مخالف ہو تو اس کی توجیہ کرنا چاہیئے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی الرائے میں نظر آتا ہو تا اس کا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر لشست نہ کھاتا ہو تو اس کا دفع کرنا ضرور ہے ہکذا صرح المصنف قدس سرہ فی رسالۃ الاخری فالعالم الایفید تلامذتہ فائدۃ تامۃ حتی یبین لھم ھذہ الامور وینبہ علیھا فی درسہ تو عالم اپنے شاگردوں کو فائدہ تامہ کا افادہ نہ کرے گا جب تک ان سے ان امور مذکورہ کو نہ بیان کر دے پھر ان ہی امور پر اثنائے درس میں آگاہ کرتا جاوے تا ان قواعد مجملہ کی مواقع مخصوصہ میں شرح اور تفصیل ہوتی جاوے گویا معقول محسوس ہو گیا ومنہا ان یلقن الاشغال وقد ذکرناھا بالتفصیل ولیکن لہ وقت یجلس فیہ مع الناس متوجھا الیھم یلقی علیھم السکینۃ فان حجۃ اللہ تعالی لاتتم الا بالاستطاعۃ المیسرۃ ومن الثانیۃ الصحبۃ والحث علی الاشغال قولاً و فعلاً و تصرفا بالقلب واللہ اعلم والیہ الاشارۃ فی قولہ تعالی و یزکیھم اور منجملہ ان امور کے جن کی محافظت عالم ربانی پر لازم ہے یہ ہے کہ اشغال طریقت کی تلقین کرے اور ہم نے ان کو بتفصیل تمام فصول سابقہ میں ذکر کیا ہے اور اس کو ایک وقت مقرر کرنا چاہیئے جس میں لوگوں کے ساتھ بیٹھے ان کی طرف متوجہ ہو کر ان پر نسبت ڈالنے کو اس واسطے کہ حجت الہٰی تمام نہیں ہوتی مگر استطاعت ممکنہ سے اسکے استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی یعنی استطاعت میسرہ سے صحبت ہے اور رغبت دلانا اشغال پر قول سے اور فعل سے اور دل کے تصرف سے واللہ اعلم اور اسی کی طرف یعنی صفائی دل برکت صحبت کے اشارہ ہے حق تعالیٰ کے اس قول میں ویزکیھم یعنی رسول کرتا ہے ان کو پاک کرتا ہے اپنے انوار صحبت سے

ومنها ان یتخولهم بالموعظة قال الله تعالیٰ لرسوله صلی الله علیه وسلم فذکر ان نفعت الذکریٰ ولیجتنب القصص فقد روینا فی الاصول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم واصحابه من بعده کانوا یتخولون بالموعظة وروینا فی سنن ابن ماجة وغیره ان القصص لم تکن فی زمان رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا فی زمان ابی بکر وعمر رضی الله عنهما وروینا ان الصحابة کانوا یخرجون القصاص من المساجد فعلمنا ان القصص غیر موعظة وانه مذموم وانها محمودة اور منجملہ امور مذکورہ کے یہ ہے کہ لوگوں کا خبر گیر رہے وعظ اور نصیحت سے حق تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیئے کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے کہ مقرر ہم کو روایت پہنچی ہے کتب حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آں کے اصحاب ان کے بعد خبر گیری کیا کرتے تھے مسلمین کے وعظ اور نصیحت سے اور ہم کو روایت پہنچی ہے سنن ابن ماجہ وغیرہ میں ہے کہ قصہ خوانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھی اور نہ ابو بکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں اور ہم کو بروایت ثابت ہوا ہے کہ صحابہ کرام قصہ خوانوں کو مساجد سے نکال دیتے تھے تو ہم نے ان روایات سے معلوم کیا کہ قصہ گوئی اور چیز ہے وعظ اور نصیحت کے سوا اور یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع میں مذموم اور معیوب ہے کہ زمانہ صحابہ میں نہ تھی اور وہ قصہ خوانوں کو نکال دیتے تھے اور وعظ اور نصیحت محمود اور پسندیدہ ہے اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہے۔ فالقصص هو ان یذکر الحکایات النادرة ویبالغ فی فضائل الاعمال او غیرها بما لیس بحق ولا یقصد فی ذلک تدریج تلقینهم وتمرینهم بها بل التشوق والاعجاب والتمیز عن الناس بالفصاحة وحسن ایراد الحکایات والامثال وبالجملة فالفرق بینهما امر مهم وسنعقد له فصلاً سو قصہ گوئی سے مراد یہ ہے کہ حکایات عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال یا اسکے غیر کو مبالغہ تمام بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس گفتار سے اسکو یہ مقصود نہیں کہ لوگوں کو اتباع سنت کی تلقین بتدریج کرے اور آہستہ آہستہ ان کو اتباع سنت

کانوں کو گرد ے بلکہ مقصود اظہار زبان آوری اور عجوبہ گفتاری اور لوگوں میں ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایات اور برمحل مثل گوئی سے خلاصہ کلام یہ ہے کہ قصہ گوئی اور وعظ میں فرق کرنا ضروری امر ہے اور اسکے بعد ہم ایک فصل بیان کرینگے شرائط تذکیر اور وعظ گوئی میں ف مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصہ کربلا اور قصہ وفات اور قصہ معراج کا نہایت طویل عرض کر کے نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اسیطرح صحابہ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے کان بہرے ہو جاویں ایسے ہی حکایات مصداق ہیں اس حدیث کے جو صحیح مسلم میں ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچھلی امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو تم سے ایسی حدیثیں نقل کریں گے کہ تم نے اور تمہارے باپوں نے نہیں سنیں تو اُن کی صحبت سے آپ کو بچاتے دور رہیو ومنہا الامر بالمعروف والنھی عن المنکر والوضوء والصلوٰۃ بان یری احدا لا یستوعب الغسل فینادی ویل للعراقیب من النار ولا یتم الطمانیۃ فیقول صل فانک لم تصل وفی اللباس والکلام وغیر ذلک قال اللہ تعالی ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون والادب فیھما الرفق واللین وانما العنف والشدۃ شان الامراء والملوک قال اللہ تعالی وجادلھم بالتی ھی احسن اور منجملہ امور مذکورہ کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے وضو میں اور نماز میں کہ اگر دیکھے کسی کو کہ پاؤں کو پورا نہیں دھوتا تو پکار کے کہے کہ عذاب ہے ایڑیوں کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان بہ طمانینت نہیں کرتا تو کہے کہ نماز پھر پڑھ البتہ تو نے نماز نہیں پڑھی بکذا فی الحدیث اور پوشاک اور گفتگو اور انکے سوا اور امور میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہیئے حق تعالی فرماتا ہے اور چاہیے کہ تم میں بعضے لوگ دعوت الی الخیر کریں اچھے کام کا امر کریں اور برے کام خلاف شرع سے روکیں اور وہی لوگ رستگار فلاح یاب ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں تلطف اور نرم کلامی آداب ہے اور سختی اور جھڑکنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں امرا اور سلاطین کا طریقہ ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا اپنے نبی کریم سے مجادلہ کر ان سے اس طریقہ پر جو نیک تر ہے یعنی تلطف اور نرمی سے ومنہا ضر اساءۃ الفقراء وطالبی العلم

بقدر الامکان فان لو یقدر وکان له اخوان موافقون حرضهم وحثهم علی المواساة
فاذا وجدت هذه الصفات مجتمعة فی شخص واحد فلا تشکن انه
وارث الانبیاء والمرسلین وانه الذی یدعی فی الملکوت عظیما
وانه الذی یدعو له خلق الله حتی الحیتان فی جوف الماء کما ورد فی الحدیث
فلازمه لا یفوتنك فانه الکبریت الاحمر والله اعلم اور منجملہ امور مذکورہ کے
خبر گیری اور حسن سلوک ہے فقرا اور طالب علموں سے بقدر امکان کا اور اگر مقدور
نہوا اور اس کی برادران دینی موافق مزاج مقدور والا ہوں تو انکو تحریض اور
ترغیب دلاوے انکے ساتھ سلوک کرنے کی تو اگر یہ صفات جو مفصل مذکور ہو چکے ایک شخص
میں مجتمع ہوں تو ہرگز شک نہ کرنا اس کے وارث الانبیاء والمرسلین ہونے
میں اور یہی شخص ملکوت آسمانی میں عظیم الشان مشہور ہے اور ایسے ہی شخص
کو خلق اللہ دعا دیتی ہے یہانتک مچھلیاں پانی کے اندر دعا کرتی ہیں چنانچہ حدیث
میں وارد ہے تو اے مخاطب اس کا ساتھ نہ چھوڑیو کہیں ایسے شخص کی صحبت نہ فوت
ہو جاوے اس واسطے کہ بلاشک یہ تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہے واللہ اعلم
ف مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ فضیلت عالم کی عابد پر جیسے
میری فضیلت تمہارے ادنی شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام دو
گروہ پر گذرے اور طالبان علم کی فضیلت ذکر کر کے انہیں میں بیٹھے اور فرمایا
اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنی میں تعلیم کے واسطے مبعوث ہوا ہوں اور شاید کہ اسمیں بھید یہ ہے
کہ علم حقانی فی نفسہ کمال ہے اور ایسی فضیلت ہے جس سے انسان رب العالمین کا
مظہر ہو جاتا ہے اور یہی سر ہے خلافت کا اس واسطے کہ اسی کے سبب سے قوت علمیہ
اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہے خلق میں اور اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں
هُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ لہذا اس فصل کے سرے پر مصنف قدس سرہ
اس آیت کو لایا واعلم ان کل من انتصب منصب الهدایة والدعوة الی الله متی
ما اخل فی شیٔ من هذه الامور فان فیه ثلمة حتی یسدها اور معلوم کر کہ جو
شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کی منصب پر قائم ہوا جب کہ وہ خلل انداز ہوگا کسی
امر میں مذکورہ سے تو اس میں رخنہ ہے تا اینکہ اسکو بند کرے یعنی اس صفت

کو حاصل کرے تب کامل ہووے یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہے جو علم ظاہر اور علم باطن دونوں کا جامع ہو والا نقصان سے خالی نہیں عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہے اور باطنی نسبت والا کتاب کے حاصل کرنے کا حاجت مند ہے تا جامع النورین اور مجمع البحرین اور یادگار اولیائے سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین ہو جاوے۔ وَأَنَا أُوصِي طَالِبَ الْحَقِّ بِأُمُورٍ مِنْهَا أَنْ لَا يَصْحَبَ الْأَغْنِيَاءَ إِلَّا لِدَفْعِ مَظْلِمَةٍ عَنِ النَّاسِ أَوْ بَعْثِ عَامَّتِهِمْ عَلَى الْخَيْرِ وَهٰذَا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِيقِ بَيْنَ الْأَحَادِيثِ الدَّالَّةِ عَلَى ذَمِّ صُحْبَةِ الْمُلُوكِ وَبَيْنَ مَا صَحِبَهُمْ كَثِيرٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَرَةِ اور میں وصیت کرتا ہوں طالب حق کو چند امور کی از انجملہ یہ ہے کہ اغنیاء اور امراء سے صحبت نہ رکھے مگر بہ نیت دفع کرنے ظلم کے خلق پر سے یا ان کو مستعد کرنے کے واسطے خیر پر اور یہی وجہ ہے جس سے ان احادیث کو درمیان میں جو صحبت ملوک کی مذمت پر دلالت کرتی ہیں اور درمیان اسکے کہ اکثر علمائے صالحین نے انکی صحبت اختیار کی ہے اتفاق ہو کر تعارض دفع ہوتا ہے۔ وَمِنْهَا أَنْ لَا يَصْحَبَ جُهَّالَ الْمُتَعَبِّدِينَ وَلَا الْمُتَقَشِّفَةَ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَلَا الْغُلَاةَ مِنْ أَصْحَابِ الْمَعْقُولِ وَالْكَلَامِ بَلْ يَكُونُ عَالِمًا صُوفِيًّا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمَ التَّوَجُّهِ إِلَى اللّٰهِ مُنْصَبِغًا بِالْأَحْوَالِ الْعَلِيَّةِ رَاغِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَتَبِّعًا لِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآثَارِ الصَّحَابَةِ طَالِبًا لِشَرْحِ وُجُوهِهَا وَبَيَانِهَا مِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ الْمُحَقِّقِينَ الْمَائِلِينَ إِلَى الْحَدِيثِ عَنِ النَّظَرِ وَأَصْحَابِ الْعَقَائِدِ الْمَأْخُوذَةِ مِنَ السُّنَّةِ النَّاظِرِينَ فِي الدَّلِيلِ الْعَقْلِيِّ تَبَعًا وَأَصْحَابِ السُّلُوكِ الْجَامِعِينَ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالتَّصَوُّفِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَالْمُتَعَمِّقِينَ زِيَادَةً عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَصْحَبُ إِلَّا مَنِ اتَّصَفَ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ اور از انجملہ یہ وصیت ہے کہ صحبت نہ اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان عبادت شعار کی اور نہ فقیہوں کی جو زاہد خشک ہیں اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت رکھتے ہیں اور نہ اصحاب معقول اور کلام کی جو منقول کو ذلیل سمجھ کر استدلال عقلی میں افراط کرتے ہیں بلکہ طالب حق کو چاہیئے

ف امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں من تصوف ولم یتفقہ فقد تزندق ومن تفقہ ولم یتصوف فقد تفسق ومن جمع بینهما فقد تحقق یعنی جو صوفی ہوا اور فقہ [illegible] حاصل کی پس بلاشبہ زندیقی ہو یعنی کھیٹ کا فر اس لیئے کہ اس میں نہیں ہوتا مگر دین کو برباد کر نیسے اور جو کوئی فقیہ ہوا اور تصوف نہ حاصل کیا پس

بلاشبہ زاہد خشک اور پھیکا پھاکا ملا ہے اور جس نے جمع کیا تصوف اور فقہ ہیں پس بلاشبہ محقق ہوا ۱۲ ف

کہ عالم صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اللہ کو دھیان میں حالات بلند میں ڈوبا سنت مصطفویہ میں راغب حدیث اور آثار صحابہ کرام کا متجسس حدیث اور آثار کی شرح اور بیان کا طلب کرنے والا ان فقیہان محققین کے کلام سے جو حدیث کی طرف مائل ہیں نظر سے اور ان اصحاب عقائد کے کلام سے جنکے عقائد ماخوذ ہیں سنت سے جو ناظر ہیں دلیل عقلی میں بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور ان اصحاب سلوک کے کلام سے جو جامع ہیں علم اور تصوف کے تشدد کرنیوالے نہیں اپنے نفوس پر اور نہ وقف کرنیوالے سنت نبویہ پر بڑھکر اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اس شخص کی جو متصف بصفات مذکورہ ہے

ف مصنف قدس سرہ نے مرد حق پرست کو عنایت شفقت سے اہل نقصان کی صحبت سے منع فرمایا تا صحبت ان اشخاص کی راہزن دین نہو حافظ شیراز علیہ الرحمۃ نے فرمایا شعر نخست موعظت پیر صحبت این سخن است :: کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنند :: صوفی جاہل اور عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کمتر خالی ہوتا ہے سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا شعر خیالات نادان خلوت نشین :: بہم برکند عاقبت کفر و دین :: اور فقیہ زاہد خشک نور باطن اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالیان اصحاب معقول اکثر عقائد اسلامیہ میں متردد نامنکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ بخلاف اس مرد کامل الوجود کے جو کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار ہو کر وارث سید الابرار ہے ایسے فرد کامل کی صحبت سے بڑی سعادت ہے حق تعالیٰ اپنی رحمت بے غایات سے ہم کو نصیب کرے آمین ثم آمین وَمِنْهَا اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيْحِ مَذَاهِبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ بَلْ يَضَعُهَا كُلَّهَا عَلَى الْقَبُوْلِ بِجُمْلَةٍ وَيَتَّبِعُ مِنْهَا مَا وَافَقَ صَرِيْحَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوْفَهَا فَاِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ كِلَاهُمَا مُخَرَّجَيْنِ اتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْاَكْثَرُوْنَ فَاِنْ كَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ وَيَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا مَذَاهِبَ وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ

اور از انجملہ یہ ہے کہ گفتگو نہ کرے فقہائے کبار کے مذاہب میں ایک کو دوسرے پر ترجیح دیکر بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو بالاجمال مقبول جانے اور ان میں سے اس پر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو سو اگر کسی صورت میں فقہا کے دو قول اور دونوں ماخود مستنبط ہوں سنت سے تو اس قول پر چلے جس پر

اکثر فقہا ہیں اور اگر دونوں طرف کثرت فقہا برابر ہی تو وہ مختار رہے۔ چاہے اس قول پر عمل کرے چاہے دوسرے پر اور ائمۂ اربعہ کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون تعصب کے ف چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذاہب اربعہ میں حق دائر ہے لہٰذا اسکو مجملاً حق جاننے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اسواسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان میں مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہے چنانچہ اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہیں اور بعضے شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہیں اسی بھید سے افضل الخلق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے مجھکو افضل نہ کہو واللہ اعلم مصنف نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہے جس کا مطلب ماہرین لغت عرب کے افہام میں متبادر ہو اور معرفت سے مراد وہ ہے جو بخاری اور مسلم میں متفق علیہ ہو یا ترمذی اور ابوداؤد اور انکے سوا اور ائمۂ حدیث نے اسکی روایت اور تصحیح کی ہو اور سب مذاہب فقہا کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہے کہ اسکا اعتقاد کرے کہ فیما بین شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہی جیسے حنفیوں کا اختلاف بعض کیساتھ آپس میں تو وہ شخص درصورت اختلاف مختار ہے یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور مخرج سے مراد وہ ہے جس پر صریح نص نہ دلالت کرے لیکن نص اسکی نظیر میں وارد ہے سو فقہا نے اس پر قیاس کر لیا ہے یا سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہے جس سے جواب اس مسئلہ کا نکلتا ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ نص دوسرے مقدمے کیساتھ ملکر جواب مسئلہ کے مقتضی ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ اس حکم کیطرف مشیر ہے مترجم کہتا ہے کہ موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات عمل سے قرار دیا سو اس عالم محقق ماہر فی الحدیث کے حق میں ہے جو اسانید اور متون حدیث پر محیط ہے اور معرفت صحیح ناسخ اور منسوخ ہو دل پر قادر ہو حدیث صحیح صریح غیر معارض کی انتیاز کہتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر علمائے محققین کی تصانیف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہے اور وہ کہ مانحن فیہ مخاطب اس کلام کا نہیں

ف ۱ صحیح ہے یہ بات اسلئے کہ کفایہ میں لکھا ہے العامی اذا سمع حدیثا لیس له ان یاخذ بظاهره لجواز ان یکون مصروفا عن ظاهره او منسوخا بخلاف الفتوی انتہی اور تفریح شرح تحریر میں مولانا عبدالعلی لکھتے ہیں لیس للعامی الاخذ بظاهر الحدیث لجواز کونه مصروفا عن ظاهره او منسوخا بل علیه الرجوع الی الفقهاء اور یہ بات ظاہر [illegible]

جو مشکوٰۃ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کرے آپکو محدث قرار دیتا ہے شعر
تکیہ بر جائی بزرگان نتوان زد بگزاف ؛ مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی ؛ ومنہا ان
لا یتکلم فی ترجیح طرق الصوفیۃ بعضہا علی البعض ولا ینکر علی المغلوبین منہم ولا
علی المأولین فی السماع وغیرہ ولا یتبع ہو نفسہ الا ما ہو ثابت فی السنۃ ومشی علیہ
اصحاب العلم من المحققین الراسخین واللہ الموفق والمعین ۔ اور از انجملہ یہ ہے کہ گفتگو نہ
کرے صوفیوں کے طریقوں میں بعض کو بعض پر ترجیح دینے میں اور جو ان میں مغلوب الحال
ہیں ان پر انکار نہ کرے اور نہ ان پر جو سماع وغیرہ میں تاویل کرتے ہیں اور خود پیروی
نہ کرے مگر اسکی جو سنت سے ثابت ہے اور جسپر وہ اہل علم چلے ہیں جو منجملہ محققین راسخین ہیں اور حق
تعالیٰ توفیق دینے والا ہے اور مددگار ف اولیائے طریقت کے طریقے حصول نسبت اور
وصول الی اللہ کو جامع ہیں پھر یوں کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل و راجح ہے قادریہ
اور چشتیہ سے یا عکس اسکے کہنا بے فائدہ ہے جسکو سہل معلوم ہوا اور پسند آوے وہ اسکو
اختیار کرے اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال[1] وغیرہ پر انکار نہ کرے سو بیان ہے
خواجہ نقشبند رح کے قول کا کہ نہ انکار می کنم و نہ این کار می کنم یعنی مغلوبین اہل سماع وغیرہ
پر انکار اسواسطے نہیں کہ وہ تاویل سے یہ فعل کرتے ہیں تحلیل حرام صریح نہیں
کرتے جو انکا انکار واجب ہو اور پیروی انکی اسواسطے منع فرمائی کہ یہ امر مسنون
نہیں چنانچہ حضرت مصنف رح نے دوسرے رسالہ میں فرمایا خذ ما صفا ودع ما کدر
نسبت صوفیہ غنیمت کبری است و رسوم ایشان ہیچ نمی ارزد

فصل دسویں

اس فصل میں آداب تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہیں جسکے بیان کا مصنف قدس
سرہ العزیز نے وعدہ کیا تھا قال اللہ تعالیٰ لرسولہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فذکر
انما انت مذکر وقال لکلیمہ موسیٰ علیہ السلام وذکرہم

[1] ظاہراً مغلوبین سے مجاذیب و مغلوب الحال مراد ہیں اور مأولین فی السماع سے وہ صوفی مراد ہیں کہ سماع میں اظہار
شوق الٰہی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بعض احادیث سے سننا غنا کا حضرت سے ثابت ہے لیکن مجاذیب پر عدم انکار ظاہر
ہے کہ وہ دائرہ تکلیف سے خارج ہیں اور مأولین کی وجہ عدم انکار کی وہی ہے جو مترجم علیہ الرحمہ نے
لکھی لیکن معلوم ہو کہ مذہب حنفی کو بجز قائل ہونے حرمت کے کچھ نہیں ہے کہ در مختار اور ردالمحتار اور بحر وغیرہا
میں صریح حرمت غنا کی ثابت ہے اگرچہ بعض نے اعراس و عیاد میں مباح بھی لکھا ہے لیکن بحسب قاعدہ
اذا اجتمع الحلال مع الحرام کے مباح کرنا درست نہیں ہے ۱۲ واللہ اعلم

بِأَيَّامِ اللّٰهِ فَالتَّذْكِيرُ رُكْنٌ عَظِيمٌ وَالتَّكَلُّمُ فِي صِفَةِ الْمُذَكِّرِ وَكَيْفِيَّةِ التَّذْكِيرِ وَالْغَايَةِ الَّتِي يَطْلُبُهَا الْمُذَكِّرُ مِنْ أَيِّ عِلْمٍ يَسْتَمِدُّهُ وَمَا الْأَرْكَانُ وَمَا آدَابُ الْمُسْتَمِعِينَ وَمَا الْآفَاتُ الَّتِي تَعْتَرِي فِي وُعَّاظِ زَمَانِنَا وَمِنَ اللّٰهِ الْاِسْتِعَانَةُ حق تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھایا کر تو ہی مذکر اور واعظ ہے اور اپنے ہم کلام موسیٰ سے فرمایا کہ ان کو یاد دلایا کر وقائع سالفہ کو۔ نص قرانی سے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین میں رکن عظیم ہے اور ہمکو چاہیئے کہ کلام کریں مذکر کی صفت میں اور تذکیر کی کیفیت میں اور اس غایت میں جو مذکر کا مقصود اصلی ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہو اور تذکیر کی کیا ارکان ہیں اور وعظ سننے والوں کو کیا آداب ہیں اور کیا کیا آفتیں ہمارے زمانہ کے واعظوں کو وعظ میں پیش آتی ہیں اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہے۔ فَأَمَّا الْمُذَكِّرُ فَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ مُكَلَّفًا عَدْلًا كَمَا اشْتَرَطُوا فِي رَاوِي الْحَدِيثِ وَالشَّاهِدِ سو مذکر اور واعظ کو ضرور ہے کہ مکلف یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہد میں علماء نے وہ تکلیف اور عدالت شرط کی ہے ف مولانا نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسے شیعہ اور خارجی لائق تذکیر نہیں مُحَدِّثًا مُفَسِّرًا عَالِمًا بِجُمْلَةٍ كَافِيَةٍ مِنْ أَخْبَارِ السَّلَفِ الصَّالِحِينَ وَسِيَرِهِمْ اور واعظ کو ضرور ہے کہ محدث اور مفسر ہو اور سلف صالح یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی اخبار اور سیرت سے فی الجملہ بقدر کفایت کے واقف ہو وَنَعْنِي بِالْمُحَدِّثِ الْمُشْتَغِلَ بِكُتُبِ الْحَدِيثِ بِأَنْ يَكُونَ قَرَأَ لَفْظَهَا وَفَهِمَ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ صِحَّتَهَا وَسُقْمَهَا وَلَوْ بِإِخْبَارِ حَافِظٍ أَوِ اسْتِنْبَاطِ فَقِيهٍ وَكَذٰلِكَ بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغِلَ بِشَرْحِ غَرِيبِ كِتَابِ اللّٰهِ وَتَوْجِيهِ مُشْكِلِهِ وَبِمَا رُوِيَ عَنِ السَّلَفِ فِي تَفْسِيرِهِ اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ کتب حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہا سے شغل رکھتا ہو اسطرح پر کہ حدیث کے الفاظ کو استاد سے پڑھ کر سند حاصل کر چکا ہو اور انکے معانی کو پوچھا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت اور سقم کی حافظ حدیث یا استنباط فقیہ سے ثابت ہوئی ہو اور اسیطرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشکلہ کی توجیہ اور تاویل سے واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی

لہ اور فرمایا وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ یعنی نصیحت کیا کر نصیحت نفع دیتی ہے مومنوں کو ۱۲

لہ مذکر وعظ کہنے والا اور تذکیر وعظ کہنا اور نصیحت کرنا ۱۲ ق

ہے اسکو جانتا ہو وَيُسْتَحَبُّ مَعَ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ فَصِيْحًا لَا يَتَكَلَّمُ مَعَ النَّاسِ اِلَّا قَدْرَ فَهْمِهِمْ وَاَنْ يَكُوْنَ لَطِيْفًا ذَا وَجَاهَةٍ وَمُرُوَّةٍ اور اسکے ساتھ مستحب ہے کہ فصیح یعنی صاف ہو نہ گفتگو کرتا ہو لوگوں کیساتھ مگر بقدر انکے فہم کے اور یہ کہ مہربان صاحب وجاہت اور مروت ہو مولانا نے فرمایا بالاتر از فہم کی گفتگو اسواسطے منع ہوئی کہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگوں سے اسقدر جتنا انکی سمجھ میں آوے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب کریں یعنی جب لوگ ایسا کلام سنینگے جو انکی عقل میں نہیں آتا ہو تو اسکا انکار کرینگے مترجم کہتا ہے پس معلوم ہوا کہ واعظ کو دقائق توحید اور مسائل مشکلہ فقہ کی عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہیں کہ اسمیں ضلالت کا خوف ہے مولانا نے فرمایا کہ واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اسواسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگوں میں بے حقیقت ہے اسکا کلام اثر نہیں کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ میں مروت یعنی جوانمردی اور حسن سلوک کا عمل اسواسطے مطلوب ہوا کہ جسمیں یہ صفت حاصل نہیں وہ ان لوگوں کی مشابہ ہے جنکا قول فعل کے موافق نہیں تو ایسے شخص کے وعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہیں وَاَمَّا كَيْفِيَّةُ التَّذْكِيْرِ اَنْ لَا يَذْكُرَ اِلَّا غِبًّا وَلَا يَتَكَلَّمَ وَفِيْهِمْ مَلَالٌ بَلْ اِذَا عَرَفَ فِيْهِمُ الرَّغْبَةَ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ وَفِيْهِمْ رَغْبَةٌ اور کیفیت وعظ گوئی کی یہ ہے کہ وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دیکر یعنی ہر روز ہر وقت نہ کہا کرے اور نہ کلام کرے اس حالت میں جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اسوقت وعظ شروع کرے جب لوگوں میں رغبت اور شوق کو دریافت کرلے اور قطع کلام کرے درصورتیکہ انمیں رغبت باقی ہو مترجم کہتا ہے اسواسطے کہ سماع بلا رغبت میں تاثیر نہیں ہوتی سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا مصرع

از آن پیش بس کن کہ گویند بس ×

وَاَنْ يَجْلِسَ فِيْ مَكَانٍ طَاهِرٍ كَالْمَسْجِدِ وَاَنْ يَبْدَأَ الْكَلَامَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْتِمَ بِهِمَا وَيَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عُمُوْمًا وَلِلْحَاضِرِيْنَ خُصُوْصًا اور یہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان میں بیٹھے چنانچہ مسجد میں اور یہ کہ حمد اور درود سے کلام شروع کرے اور ان ہی پر ختم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کیواسطے عموماً اور حاضر لوگونکے واسطے خصوصاً وَلَا يَخُصُّ فِي التَّرْغِيْبِ اَوِ التَّرْهِيْبِ فَقَطْ بَلْ هُوَ يَشُوْبُ كَلَامَهُ مِنْ هٰذَا اَوْ مِنْ ذٰلِكَ كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللّٰهِ اِذْ اَرْدَفَ الْوَعْدَ بِالْوَعِيْدِ وَالْبِشَارَةَ بِالْاِنْذَارِ اور یہ کہ مخصوص نہ کرے کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے میں یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے میں بلکہ کلام کو ملاتا جلاتا رہے

کبھی اُس سے اور کبھی اس سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید میں وعدہ کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کیساتھ انذار اور تخویف کو ملانا ف اسواسطے کہ فقط ترغیب سے آدمی بیباک ہو جاتا ہے اور فقط ترہیب سے یاس اور ناامیدی حاصل ہوتی ہو تو ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیئے مصرع چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است ؍ وَاَنْ يَكُوْنَ مُتَبَسِّمًا لَا مُعَبِّسًا وَيُعَمِّمَ بِالْخِطَابِ وَلَا يَخُصَّ طَائِفَةً دُوْنَ طَائِفَةٍ وَاَلَّا يُشَافِهَ بِذَمِّ قَوْمٍ اَوِ الْاِنْكَارِ عَلٰى شَخْصٍ بَلْ يُعَرِّضُ مِثْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَفْعَلُوْنَ كَذَا وَكَذَا اور واعظ کو لازم ہو کہ آسانی کرنیوالا ہو نہ سختی کرنیوالا اور یہ کہ خطاب کو عام کرے اور خاص نہ کرے ایک گروہ کی خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معین پر انکار بالمشافہہ نہ کرے بلکہ بطریق اشارہ کہے چنانچہ یوں کہے کہ کیا حال ہے لوگوں کا کہ ایسا ایسا کرتے ہیں ف مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہہ مذمت اور انکار واعظ کی عداوت باطنی پر محمول ہو گا اُس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعید نہیں ہے کہ بعضے سامعین کا دل منقبض ہو اور دلوں سے اسکی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہو گا وَلَا يَتَكَلَّمُ بِسَقْطٍ وَهَزْلٍ اور وعظ میں کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ نہ بولے ف اسواسطے کہ کلام سخیف اور خوش طبعی کی بات رعب اور ہیبت کو کھو دیتی ہو تو غرض تذکیر میں خلل واقع ہو گا وَيُحَسِّنَ الْحَسَنَ وَيُقَبِّحَ الْقَبِيْحَ وَيَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا يَكُوْنُ اِمَّعَةً اور خوبی بیان کرے نیک بات کی اور برائی کھولدے امر قبیح کی اور معروف شرعی کا امر کرے اور منکر سے نہی کرے اور مرد ہر جائی یکابی مذہب نہو کہ جس محفل میں جاوے انکی خواہش نفسانی کے موافق وعظ کرے وَاَمَّا الْغَايَةُ الَّتِيْ يَلْحَظُهَا فَيَنْبَغِيْ اَنْ يَزْرَعَ فِيْ نُفُوْسِهِمْ صِفَةَ الْمُسْلِمِ فِيْ اَعْمَالِهِ وَحِفْظِ لِسَانِهِ وَاَخْلَاقِهِ وَاَحْوَالِهِ الْقَلْبِيَّةِ وَمُدَاوَمَتِهِ عَلَى الْاَذْكَارِ لِتَتَحَقَّقَ فِيْهِمْ تِلْكَ الصِّفَةُ بِكَمَالِهَا بِالتَّدْرِيْجِ عَلٰى حَسْبِ فَهْمِهِمْ فَيَاْمُرُهُمْ اَوَّلًا فَضَائِلَ الْحَسَنَاتِ وَمَسَاوِيْ السَّيِّئَاتِ فِي اللِّبَاسِ وَالزِّيِّ وَالصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا فَاِذَا تَاَدَّبُوْا فَلْيَاْمُرْ بِالْاَذْكَارِ فَاِذَا اَثَّرَ فِيْهِمْ فَلْيُحَرِّضْهُمْ عَلٰى ضَبْطِ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ وَلْيَسْتَعِنْ فِيْ تَاْثِيْرِ هٰذِهٖ فِيْ قُلُوْبِهِمْ بِذِكْرِ اَيَّامِ اللّٰهِ وَوَقَائِعِهِمْ مِنْ بَاهِرِ اَفْعَالِهٖ وَنَصْرِهِمْ وَتَعْذِيْبِهٖ

إِلَيْهِمْ فِي اللَّهِ بِأَنْ يُنَوِّهَ بِهَوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشِدَّةِ يَوْمِ الْحِسَابِ عَذَابِ النَّارِ كَذَلِكَ بِتَرْغِيبَاتٍ عَلَى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَا اور غایت وعظ کی جو مقصود ہے سو مناسب یوں ہے کہ اپنے دل میں تصور کرے مسلمان کی صفت کو اسکے اعمال میں اور اسکے حفظ لسان اور اخلاق میں اور اسکے حالات قلبی اور اسکے اذکار کی مداومت میں پھر چاہیئے کہ اسی صفت متخیلہ کو علی وجہ الکمال سامعین میں ثابت اور متحقق کر دے اندک اندک انکے فہم کے موافق تو پہلے حسنات کی خوبیوں اور سیئات کی برائیوں کا امر کرے لباس اور شکل اور نماز وغیرہ میں پھر جب اسکے خوگر ہو جاویں تو انکو اذکار کی تلقین کرے پھر جب انہیں ذکر کا اثر معلوم ہو تو انکو رغبت اور شوق دلاوے زبان اور دل کی روکنے پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور انکی ولولوں ان امور کی تاثیر کرنی میں اعانت چاہیے ایام سابقہ اور وقائع گذشتہ کی ذکر کرنیسے منجملہ حق تعالیٰ کی افعال ظاہرہ اور اسکی تعریف اور تعذیب کے جو اگلی امتوں پر دنیا میں ہو چکی ہے پھر استعانت چاہے موت کی دہشت اور قبر کی عذاب اور شدت یوم الحساب اور دوزخ کی عذاب ذکر کرنیسے اور اسیطرح ذکر ترغیبات سے استعانت چاہے اسکے موافق جیسا ہم مذکور کر چکے ہیں وَأَمَّا إِمْدَادُهُ يَكُنْ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَى تَأْوِيلِهِ الظَّاهِرِ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ الْمَعْرُوفَةِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِينَ وَأَقَاوِيلِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ مِنْ صَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ وَبَيَانِ سِيرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور وعظ گوئی کی استمداد کو کتاب اللہ سے چاہیے اسکی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کی موافق اور حدیث نبوی سے جو محدثین کی نزدیک معروف ہے اور صحابہ اور تابعین اور انکے سوا اور مومنین صالحین کی اقوال سے اور سیرۂ نبوی کی بیان کرنیسے ف مولانا نے فرمایا کہ قرآنکی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہے جو لفظ قرآن کی اندر سے مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطائف شاعرانہ کو مقام وعظ میں ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہیں اسواسطے کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارے میں فرق نہیں کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر محمول کرینگے اور گمراہوں گے چنانچہ ہمارے زمانے کی واعظین میں سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معنے میں خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کی یہانتک اسکی جہالت کی نوبت پہونچی کہ اس نے طٰہٰ کی تفسیر کی بجستا حمل کہ چودہ عدد ہوئے تو یہ خطاب ہے خدا کا اپنے نبی علیہ الصلاۃ والسلام سے کہ اے چودھویں رات کے چاند تو غور کر کہ اس واعظ کی جہالت اور بے

انتہائی اس کو کہاں کھینچ لے گئی اور یہ فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور ان احادیث کا ذکر کرنا جن کی کچھ اصل اہلحدیث کے نزدیک ثابت نہیں جائز نہیں وَلَا يَذْكُرُ الْقَصَصَ الْمُجَازَفَةَ فَإِنَّ الصَّحَابَةَ أَنْكَرُوا عَلَى ذَلِكَ أَشَدَّ الْإِنْكَارِ وَأَخْرَجُوا أُولَئِكَ مِنَ الْمَسَاجِدِ وَضَرَبُوهُمْ وَأَكْثَرُ مَا يَكُونُ هَذَا فِي الْإِسْرَائِيلِيَّاتِ الَّتِي لَا يُعْرَفُ صِحَّتُهَا وَفِي السِّيَرِ وَشَانِ نُزُولِ الْقُرْآنِ اور واعظ کو چاہیئے کہ بیہودہ قصوں کو جو بروایت صحیح ثابت نہیں ہیں ذکر نہ کرے اسواسطے کہ صحابہ کرام نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا ہے اور قصہ خوانوں کو مساجد سے نکالدیا ہے یا ان کو مارا ہے اور یہ وہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات میں ہوتے ہیں جن کی صحت معلوم نہیں اور سیرت اور قرآن کی شان نزول میں وَأَمَّا أَرْكَانُهُ فَالتَّرْغِيبُ وَالتَّرْهِيبُ وَالتَّمْثِيلُ بِالْأَمْثَالِ الْوَاضِحَةِ وَالْقَصَصِ الْمُرَقِّقَةِ وَالنِّكَاتِ النَّافِعَةِ فَهَذَا طَرِيقُ التَّذْكِيرِ وَالشَّرْحِ اور وعظ کے ارکان تو ترغیب اور ترہیب ہیں اور مثال گذرانا کھلی مثالوں سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنیوالے اور نکات منفعت بخش سو یہ طریقہ ہے تذکیر اور شرح کا وَالْمَسْأَلَةُ الَّتِي يَذْكُرُهَا إِمَّا مِنَ الْحَلَالِ أَوِ الْحَرَامِ أَوْ مِنْ بَابِ آدَابِ الصُّوفِيَّةِ أَوْ مِنْ بَابِ الدَّعَوَاتِ أَوْ مِنْ عَقَائِدِ الْإِسْلَامِ فَالْقَوْلُ الْجَلِيُّ إِنَّ هُنَاكَ مَسْأَلَةً يَعْلَمُهَا وَطَرِيقًا فِي تَعْلِيمِهَا اور جس مسئلے کو واعظ ذکر کرے چاہیئے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے پس ظاہر قول یہ ہے کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ جسکو جانتا ہو اور اسکے سکھانیکا طریق معلوم ہو وَأَمَّا آدَابُ الْمُسْتَمِعِينَ فَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْمُذَكِّرَ وَلَا يَلْعَبُوا وَلَا يَلْغَطُوا وَلَا يَتَكَلَّمُوا فِيمَا بَيْنَهُمْ وَلَا يُكْثِرُوا السُّؤَالَ مِنَ الْمُذَكِّرِ فِي كُلِّ مَسْأَلَةٍ بَلْ إِذَا عَرَضَ خَاطِرٌ فَإِنْ كَانَ لَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَسْأَلَةِ تَعَلُّقًا قَوِيًّا أَوْ كَانَ دَقِيقًا لَا يَتَحَمَّلُهُ فُهُومُ الْعَامَّةِ فَلْيَسْكُتْ عَنْهُ فِي الْمَجْلِسِ الْحَاضِرِ فَإِنْ شَاءَ سَأَلَهُ فِي الْخَلْوَةِ وَإِنْ كَانَ لَهُ تَعَلُّقٌ قَوِيٌّ كَتَفْصِيلِ إِجْمَالٍ وَشَرْحِ غَرِيبٍ فَلْيَنْتَظِرْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى كَلَامُهُ سَأَلَهُ اور وعظ کی سماعت کرنیوالوں کے آداب سو یہ ہیں کہ مذکر کے سامنے ہوں اور لہو ولعب کریں اور شور نہ مچائیں اور آپس میں وعظ کے اندر باتیں نہ کریں اور ہر امر میں واعظ سے سوال نہ کریں بلکہ اگر سامع کو کوئی خطرہ عارض ہو تو اگر اسکو مسئلہ

مذکورہ کے ساتھ تعلق قوی نہ ہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام کی فہم نہیں اٹھا سکتی تو اس سوال سے سکوت اختیار کرے حاضرین مجلس میں پھر اگر چاہے تو اسکو خلوت میں پوچھ لے اور اگر اسکو مسئلہ کو ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر رہے تا اینکہ اسکا کلام آخر ہو تو دریافت کر لے وَلْيُعِدِ الْمُذَكِّرُ كَلَامَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادہ کرے

ف بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب کلام فرماتے تھے تو تین[1] بار اعادہ فرماتے تھے تا خوب سمجھ میں آجاوے فَإِنْ كَانَ هُنَاكَ أَهْلُ لُغَاتٍ شَتَّى وَالْمُذَكِّرُ يَقْدِرُ أَنْ يَتَكَلَّمَ أَلْسِنَتَهُمْ فَلْيَفْعَلْ ذٰلِكَ وَلْيَجْتَنِبْ دِقَّةَ الْكَلَامِ وَإِجْمَالَهُ سو اگر مجلس وعظ میں کئی قسم کی بولی والے لوگ ہوں اور واعظ انکی زبان پر قادر ہو تو اسکو یہ کرنا چاہیئے یعنی ہر زبان میں کلام کرے اور پرہیز کرنا چاہیئے دقیق اور مجمل کلام سے یعنی اسواسطے کہ کلام باریک اور مجمل سے علی العموم فائدہ حاصل نہیں وَأَمَّا الْآفَاتُ الَّتِي تَعْتَرِي الْوُعَّاظَ فِي زَمَانِنَا فَمِنْهَا عَدَمُ تَمْيِيزِهِمْ بَيْنَ الْمَوْضُوعَاتِ وَغَيْرِهَا بَلْ غَالِبُ كَلَامِهِمُ الْمَوْضُوعَاتُ وَالْمُحَرَّفَاتُ وَذِكْرُهُمُ الصَّلَوَاتِ وَالدَّعَوَاتِ الَّتِي عَدَّهَا الْمُحَدِّثُونَ مِنَ الْمَوْضُوعَاتِ اور وہ آفتیں جو ہمارے زمانہ کے واعظوں کو پیش آتی ہیں سو ان میں سے ایک عدم تمیز ہے درمیان موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب کلام ان کا موضوعات اور محرفات ہیں اور مذکور کرنا ان کا نمازوں اور دعاؤں کو جن کو اہل حدیث نے موضوعات میں شمار کیا ہے

ف سبب اس کا یہ ہے کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سند نہیں کیا اور شوق ہوا وعظ گوئی کا جو روایت اور قصہ کسی کتاب میں عوام فریب پایا اسکو بے تمیزی سے ذکر کر دیا حالانکہ حدیث صحیح میں ثابت ہے کہ جو عمداً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھے گا وہ جہنمی ہے مترجم کہتا ہے کہ اہل ایمان پر واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت کی طرف نسبت نہ کرے اور سوائے اہل حدیث کی کتابوں مشہور کے ہر کتاب سے حدیث نقل نہ کرے اسواسطے کہ خود جھوٹ باندھنا یا جھوٹی حدیث بے تحقیق نقل کرنا دونوں برابر ہیں عذاب میں وَمِنْهَا مُبَالَغَتُهُمْ فِي شَيْءٍ مِنَ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ اور از آنجملہ مبالغہ ذکر کرنا واعظوں کا کسی شئی میں ترغیب

[1] لیکن تین بار صرف حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ ہر کلام کو تین بار فرماتے بلکہ بعض عظیم الشان میں ہوتی تھی نہ ہر کلام میں ۱۲ نواب قطب الدین خان مرحوم

اور ترتیب ہے ف چنانچہ یوں کہنا کہ اگر دو رکعت فلانی فلانی سورة سے فلانی دن اور فلانی ساعت میں پڑھے تو تمام عمر کی قضائی نماز کا عذاب دور ہو جاتا ہے جو کوئی بھنگ پیئے اس نے گویا اپنی ماں سے کعبہ معظمہ میں فعل بد کیا حقتعالیٰ بے تمیزی اور بد احتیاطی اور افترا پردازی سے اپنی پناہ میں رکھے آمین ومنھا قصصھم قصّا کو بلاء والوفاة وغیر ذلک وخطبھم فیھا اور از انجملہ قصہ کربلا اور وفات کی قصہ خوانی اور اس کے سوائے اور موسموں میں قصہ گوئی اور انمیں خطبہ خوانی کرنا ف اسواسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ میں نہ تھا اور روایا موضوعہ اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہے بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ تیار ہوتا ہے تا رقت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا الٹا زمانہ ہو گیا ہے کہ اگر نماز نہ پڑھے اور فرائض ایمانیہ کو ادا کرے اور مساجد میں جمعہ اور جماعت کیواسطے نہ حاضر ہو کوئی اسپر طعن و تشنیع نہیں کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری میں نہ جاوے اور انکی بدعات میں نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہے بلکہ اسکے ایمان میں حرف آتا ہے کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہلبیت ہے شعر بریدہ ز اصل کا رو پیوستہ بفرع :. کم معتقد خدا و لیسیا البشرع

فصل گیارھویں

اس فصل میں مصنف قدس سرہٗ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہے صُحبتنا وتعلّمنا لاٰداب الطریقة والسلوك متصلة الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم بالسند الصحیح المستفیض المتصل وان لم یثبت تعیّن الاٰداب والاشغال ہماری صحبت اور طریقت اور سلوک کے آداب کو سیکھنا متصل ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند اور متصل ہے یعنی مصنف سے تا مبداء رسالت بیچ میں کوئی واسطہ منقطع نہیں اگرچہ تعین اُن آداب کا اور تقرر ان اشغال کا ثابت نہیں یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کے اتصال تفصیلی نہیں بلکہ اجمالی ہے فالعبد الضعیف ولی اللّٰہ عفا اللّٰہ عنہ والحقہ بسلفہ الصالحین صحب اباہ الشیخ الاجل عبد الرحیم رضی اللّٰہ عنہ وارضاہ دھرا طویلا وتعلم منہ العلوم الظاہرة وتادّت

فصل صحبتنا سے سلاسل طریقت

عَلَيْهِ بِآدَابِ الطَّرِيقَةِ وَرَأَى مِنْهُ الْكَرَامَاتِ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُشْكِلَاتِ وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِيرًا مِنْ فَوَائِدِ الطَّرِيقَةِ وَالْحَقِيقَةِ وَمَا جَرَى عَلَيْهِ وَعَلَى شُيُوخِهِ مِنَ الْوَاقِعَاتِ وَالْأَحْوَالِ وَالْكَرَامَاتِ جَزَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ عَنْهُ وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِيدِيهِ خَيْرًا

تو بندہ ضعیف ولی اللہ کہتا ہے کہ حق تعالیٰ اس سے عفو کرے اور اس کو اس کے سلف صالحین کے ساتھ ملا دے زمانہ دراز صحبت رکھی اپنے والد شیخ اجل عبدالرحیم (1) کی خدا راضی ہوا اُن سے اور انکو راضی کرے اور اُن ہی سے علوم ظاہر اور آداب طریقت کے سیکھے اور ان ہی سے کرامات دیکھیں اور مشکلات پوچھیں اور انسے اکثر فوائد طریقت اور حقیقت کے سنے اور جو اُن پر اور انکے مرشدوں پر واقعات اور حالات اور کرامات گذری انسے مسموع ہوا اللہ سبحانہ مولف اور باقی انکے مستفیدوں کی طرف سے انکو نیک بدلا دے وَصَحِبَ هُوَ شُيُوخًا كَثِيرًا أَجَلُّهُمْ ثَلَاثَةٌ أَوَّلُهُمْ خَوَاجَه خُرْدٌ صَحِبَ الشَّيْخَ أَحْمَدَ السَّهْرَنْدِيَّ وَالشَّيْخَ الْهِدَادَ وَخَوَاجَه حُسَامَ الدِّينِ صَحِبُوا خَوَاجَه مُحَمَّدَ بَاقِي وَثَانِيهِمُ السَّيِّدُ عَبْدُ اللّٰهِ صَحِبَ الشَّيْخَ آدَمَ الْبَنُورِيَّ صَحِبَ الشَّيْخَ أَحْمَدَ السَّهْرَنْدِيَّ صَحِبَ خَوَاجَه مُحَمَّدَ بَاقِي وَثَالِثُهُمُ الْخَلِيفَةُ أَبُو الْقَاسِمِ صَحِبَ مُلَّا وَلِيَّ مُحَمَّدٍ الْأَمِيرَ أَبَا الْعُلَا

اور شیخ عبدالرحیم بہت مرشدوں کی صحبت میں رہے ہیں بزرگتر ان میں سے تین مرشد ہیں اول نمبر خواجہ خرد ہیں جو شیخ احمد سہرندی اور شیخ الہداد اور خواجہ حسام الدین کی صحبت میں رہے اور تینوں خواجہ محمد باقی کی صحبت میں رہے اور دوسرے مرشد شیخ عبدالرحیم کے سید عبداللہ (2) ہیں جو شیخ آدم بنوری کی صحبت میں رہے اور وہ شیخ احمد سہرندی کی صحبت میں رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت میں رہے اور تیسرے مرشد شیخ عبدالرحیم کے خلیفہ ابوالقاسم (3) ہیں جو ملا ولی محمد کی صحبت میں رہے۔ اور وہ امیر ابوالعلا کی صحبت میں رہے ف سہرند شہر لاہور کے قریب اور بنور بروزن تنور قصبہ ہے سہرند کے توابع سے

ثُمَّ الْخَوَاجَه مُحَمَّدٌ الْأَمْكَنَكِيُّ صَحِبَ أَبَاهُ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا دَرْوِيشَ صَحِبَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا زَاهِدَ صَحِبَ خَوَاجَه عُبَيْدَ اللّٰهِ الْأَحْرَارَ وَالْأَمِيرُ أَبُو الْعُلَا صَحِبَ الْأَمِيرَ عَبْدَ اللّٰهِ صَحِبَ الْأَمِيرَ يَحْيَى صَحِبَ خَوَاجَه عَبْدَ الْحَقِّ صَحِبَ خَوَاجَه عُبَيْدَ اللّٰهِ الْأَحْرَارَ الْمَذْكُورَ

پھر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنگی کی صحبت میں رہے وہ اپنے باپ مولانا درویش محمد کی صحبت میں رہے وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ احرار کی صحبت میں رہے اور امیر ابو العلا امیر عبد اللہ کی صحبت میں رہے وہ امیر سجی کی صحبت میں رہے اور وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور کی صحبت میں رہے وَالْخَوَاجَۃُ اَحْرَارُ صَحِبَ شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ مِنْھُمْ مَوْلٰنَا یَعْقُوْبُ الْچَرْخِیُّ وَخَوَاجَۃُ عَلَاءُ الدِّیْنِ الْغُجْدُوَانِیُّ صَحِبَا خَوَاجَۃَ نَقْشْبَنْد بِلَا وَاسِطَۃٍ وَصَحِبَ الْاَوَّلُ اَیْضًا خَوَاجَۃَ عَلَاءَ الدِّیْنِ عَطَّارَ وَالثَّانِیْ خَوَاجَۃَ مُحَمَّدْ پَارْسَا ھُمَا مِنْ کِبَارِ اَصْحَابِ خَوَاجَۃِ نَقْشْبَنْد اور خواجہ احرار نے بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی ان میں سے مولانا یعقوب چرخی اور خواجہ علاء الدین غجدوانی ہیں وہ دونوں خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاء الدین عطار کی بھی صحبت میں رہے اور دونوں یعنی عطار اور پارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ مرید ہیں ف چرخ قریہ ہے غزنین کے توابع سے اور غجدوان بکسر غین معجمہ ایک موضع ہے بخارا کے توابع سے اور نقشبند کمخاب باف کو کہتے ہیں خواجہ نقشبند اور انکے والد یہی پیشہ کرتے تھے وَالْخَوَاجَۃُ نَقْشْبَنْد صَحِبَ شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّھُمْ خَوَاجَۃُ مُحَمَّدْ بَابَا سَمَّاسِیْ وَخَلِیْفَتُہُ الْاَمِیْرُ سَیِّدْ کُلَالْ وَالْخَوَاجَۃُ مُحَمَّدْ صَحِبَ خَوَاجَۃَ عَلِیَّ نِ الرَّامِیْتَنِیْ صَحِبَ خَوَاجَۃَ مَحْمُوْد اَبَا الْخَیْرِ الْفَغْنَوِیَّ صَحِبَ خَوَاجَۃَ عَارِفْ رِیْوَگَرِیْ صَحِبَ خَوَاجَۃَ عَبْدَ الْخَالِقِ الْغُجْدُوَانِیْ صَحِبَ خَوَاجَۃَ یُوْسُفَ الْھَمَدَانِیَّ صَحِبَ عَلِیَّ نِ الْفَارْمَدِیَّ اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت میں رہے بزرگتر ان میں خواجہ محمد بابا سماسی اور ان کے خلیفہ امیر سید کلال اور خواجہ محمد بابا سماسی خواجہ علی رامیتنی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ محمود ابو الخیر فغنوی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عارف ریوگری کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی صحبت میں رہے اور وہ خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت میں رہے ف سماس بفتح سین وتشدید میم قریہ ہے طوس کے توابع سے اور رامیتین قصبہ ہے بخارا کے توابع سے اور فغنہ بفتح فا و سکون غین معجمہ قریہ

ہے بخارا کے توابع سے اور ریوگر بکسر رائے مہملہ قصبہ ہے بخارا کے مضافات سے اور فارمد قریہ ہے طوس کے توابع سے صَحِبَ شُيُوخًا كَثِيرِينَ اَجَلُّهُمْ اثْنَانِ اَحَدُهُمَا الْاِمَامُ اَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَيْرِيُّ صَحِبَ اَبَا عَلِيِّ نِ الدَّقَّاقِ صَحِبَ اَبَا الْقَاسِمِ النَّصْرَابَادِيَّ وَاَبُو الْحُسَيْنِ الْحَضْرَمِيِّ صَحِبَ الشِّبْلِي صَحِبَ سَيِّدَ الطَّائِفَةِ الْجُنَيْدَ الْبَغْدَادِيَّ وَالثَّانِي خَوَاجَهْ اَبُو الْقَاسِمِ الْكُرْكَانِيُّ صَحِبَ اَبَا عُثْمَانَ الْمَغْرِبِيَّ صَحِبَ اَبَا عَلِيِّ نِ الْكَاتِبِ صَحِبَ اَبَا عَلِيِّ نِ الرُّوذْبَارِيَّ صَحِبَ جُنَيْدَ نِ الْبَغْدَادِيَّ علی فارمدی بہت مشائخ کی صحبت میں رہے بزرگتر ان میں سے دو ہیں ایک امام ابوالقاسم قشیری وہ ابوعلی دقاق کی صحبت میں رہے وہ ابوالقاسم قشیری وہ ابوعلی دقاق کی صحبت میں رہے وہ ابوالقاسم نصرآبادی اور ابوالحسین حضری کی صحبت میں رہے اور دونوں یعنی نصرآبادی اور حضری شبلی کی صحبت میں رہے وہ سید الطائفہ جنید بغدادی کی صحبت میں رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابوالقاسم کرکانی ہیں جو ابوعثمان مغربی کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی کاتب کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی رودباری کی صحبت میں رہے وہ جنید بغدادی کی صحبت میں رہے

ف ابوالقاسم قشیری رسالہ قشیریہ کے مصنف ہیں جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کے بیان میں نہایت عمدہ کتاب ہے قشیر قبیلہ ہے عرب کا اور دقاق بفتح دال و تشدید قاف ہے اور کرکان بضم کاف عربی و تشدید رائے مہملہ و کاف عجمی ایک گاؤں کا نام ہے اور رودباری منسوب بناحیہ کہ انکے آبا کا منشا تھا وَالْجُنَيْدُ الْبَغْدَادِيُّ صَحِبَ خَالَهُ السَّرِيَّ السَّقَطِيَّ صَحِبَ مَعْرُوفَ الْكَرْخِيَّ صَحِبَ شُيُوخًا كَثِيرِينَ اَجَلُّهُمْ اثْنَانِ اَحَدُهُمَا الْاِمَامُ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ مُوسَى الْكَاظِمَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ جَعْفَرَ نِ الصَّادِقَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ مُحَمَّدَ نِ الْبَاقِرَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ حُسَيْنَ صَحِبَ اَبَاهُ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ صَحِبَ سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَانِيهِمَا دَاوُدُ الطَّائِيُّ صَحِبَ فُضَيْلًا وَحَبِيبَانِ الْعَجَمِيُّ وَذَا النُّونِ صَحِبُوا شُيُوخًا كَثِيرِينَ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَتَبَعِهِمْ اَجَلُّهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ صَحِبَ هٰؤُلَاءِ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَنَسٌ

خَادِمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَافِظُ سُنَّتِہٖ فَھٰذِہٖ سِلْسِلَۃٌ
لقمعبار لَا شَکَّ فِیْ صِحَّتِھَا وَاتِّصَالِھَا اور جنید بغدادی اپنے ماموں سری سقطی
کی صحبت میں رہے بزرگتر ان میں دو مرشد ہیں ایک تو امام علی بن موسی رضا ہیں وہ اپنے والد
امام موسی کاظم کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام جعفر صادق کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد
امام محمد باقر کی صحبت میں رہے والد امام زین العابدین کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام حسین کی صحبت
وہ اپنے والد امیر المومنین علی بن ابی طالب کی صحبت میں رہے وہ سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت
میں رہے اور معروف کرخی کے دوسرے مرشد داؤد طائی ہیں جو فضیل
عیاض اور حبیب عجمی اور ذو النون مصری کی صحبت میں رہے اور بہتوں حضرات تابعین
اور تبع تابعین میں سے بہت بزرگوں کی صحبت میں رہے بزرگتر ان میں سے
حسن بصری ہیں اور تابعین اصحاب کبار کی صحبت میں رہے ان میں سے انس
بن مالک ہیں جو خادم تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے احادیث
کے حافظ تو یہ سلسلہ ہے صحبت کا اس کی صحت اور اتصال میں کچھ شک نہیں
ف مولانا نے فرمایا کہ میں نے حضرت ولی نعمت یعنی مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابو علی
فارمدی کو کہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں اس رسالہ میں کیوں
نہ ذکر کیا فرمایا کہ یہ نسبت اویسیت کی ہے یعنی روحی فیض ہے اور اس
رسالہ میں غرض یہ ہے کہ نسبت صحبت کی من وعن عالم شہادت
میں جو ثابت ہے مذکور ہو ولیکن اویسیت کی نسبت قوی اور صحیح ہے
شیخ ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہے اُن کو
بایزید بسطامی کی روحانیت سے اور ان کو امام جعفر صادق کی روحانیت
سے تربیت ہے چنانچہ رسالہ قدسیہ میں خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ
نے مذکور کیا وَلِلْاِمَامِ جَعْفَرِ نِ الصَّادِقِ رض اَیْضًا اِنْتِسَابٌ اِلٰی جَدِّہٖ اِلٰی اُمِّہٖ الْقَاسِمِ
بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ...... اور امام
جعفر صادق رض کو انتساب ہے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی طرف بھی اور
قاسم بن محمد کو انتساب ہے سلمان فارسی سے ان کو ابی بکر صدیق رض سے ان کو رسول اللہ

[illegible] طریقت کا اتصال حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک

صلی اللہ علیہ وسلم سے وَمِنْهَا سَلَاسِلُ اُخْرٰی اَلْاِتِّصَالُ فِي طَرَفٍ مِنْهَا بِالصُّحْبَةِ وَفِي طَرَفٍ بِالْبَيْعَةِ اَوِ الْخِرْقَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ فَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ وَلِيُّ اللّٰهِ اَخَذَ الطَّرِيقَةَ عَنْ اَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ اللّٰهِ مِنَ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّيْخِ آدَمَ عَنِ الشَّيْخِ اَحْمَدَ السَّهْرَنْدِيِّ عَنْ اَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ شَاهِ كَمَالٍ اور یہ ہمارے اور بھی سلاسل ہیں جنکے بعض میں بنا بر صحبت کے اتصال ہوا اور بعض میں بنا بر بیعت یا خرقہ پوشی سو تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ لیا اپنے والد شیخ عبد الرحیم سے انھوں نے سید عبد اللہ سے انھوں نے شیخ آدم بنوری سے انھوں نے شیخ احمد سہرندی سے انھوں نے اپنے والد شیخ عبد الاحد سے انھوں نے شاہ کمال سے وَاَيْضًا عَنِ الشَّيْخِ سِكَنْدَرَ عَنْ جَدِّهِ الشَّيْخِ كَمَالٍ نِ الْمَذْكُورِ عَنِ السَّيِّدِ فُضَيْلٍ عَنِ السَّيِّدِ گَدَا رَحْمٰنِ عَنِ السَّيِّدِ شَمْسِ الدِّينِ عَارِفٍ عَنِ السَّيِّدِ گَدَا رَحْمٰنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ شَمْسِ الدِّينِ الصَّحْرَائِيِّ عَنِ السَّيِّدِ عَقِيلٍ عَنِ السَّيِّدِ بَهَاءِ الدِّينِ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنِ السَّيِّدِ شَرَفِ الدِّينِ قَتَّالٍ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِيهِ اِمَامِ الطَّرِيقِ اَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ نِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِي الْفَرَجِ الطَّرَطُوسِيِّ عَنْ اَبِي الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ التَّمِيمِيِّ عَنْ اَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّمِيمِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِ نِ الشِّبْلِيِّ بِسَنَدِهِ الْمَذْكُورِ اور شیخ احمد سہرندی کو شیخ سکندر سے بھی طریقہ ملا اور انکو اپنے دادا شیخ کمال مذکور سے انکو سید فضیل سے انکو سید گدا رحمن سے انکو سید شمس الدین عارف سے انکو سید گدا رحمن بن ابو الحسن سے انکو سید شمس الدین صحرائی سے انکو سید عقیل سے انکو سید بہاء الدین سے انکو سید عبد الوہاب سے انکو سید اشرف الدین قتال سے انکو سید عبد الرزاق سے انکو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبد القادر جیلانی رح سے انکو ابو سعید مخزومی سے انکو ابو الحسن قرشی سے انکو ابو الفضل عبد الواحد تمیمی سے ان کو اپنے باپ شیخ عبد العزیز تمیمی سے ان کو ابو بکر شبلی سے انکو اس سند سے جو قبل اس کے مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی رح سے تا شاہ ولایت علی مرتضی ف اور شرف الدین کا لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کی ریاضت کے مخرم بغیم و تشدید رائے مہملہ مشدد دہ مفتوحہ بغداد کا ایک کوچہ ہے

شاہ صاحب کا دوسرا سلسلہ طریقت

تادب شیخنا عبد الرحیم علی روح جده لامه الشیخ رفیع الدین محمد واجاز له قبل ان یولد بسنین بطریق خرق العادة عن ابیه قطب العالم عن نجم الحق جا بیلده عن الشیخ عبد العزیز اور بھی ہمارے مرشد شاہ عبد الرحیم ادب آموز ہوئے اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد کی روح سے اور انھوں نے ان کو اجازت طریقت دی اُن کے پیدا ہونیسے چند سال کے پہلے بطریق کرامت کے شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم سے اور انکو نجم الحق جا بیلده سے انکو شیخ عبد العزیز سے جو رسالہ عزیزیہ کے مصنف ہیں ولہ طرق اخری اجاز له السید عظمة الله الاکبر ابادی عن ابائه عن الشیخ عبد العزیز عن قاضی خان یوسف الناصحی عن حسن بن طاهر عن سید راجی حامد شاه عن الشیخ حسام الدین المانك فوری عن خواجه نور قطب العالم عن ابیه علاء الحق بن سعد اللاهوری البنگالی عن اخی سراج عثمان الاودی عن الشیخ نظام الدین اولیاء عن الشیخ فرید الدین گنج شکر عن خواجه قطب الدین بختیار کاکی عن خواجه معین الدین السنجری عن خواجه عثمان هارونی عن حاجی شریف الزندنی عن خواجه مودود چشتی عن ابیه خواجه یوسف بن محمد بن سمعان چشتی عن خاله خواجه محمد چشتی عن ابیه خواجه ابی احمد چشتی عن خواجه ابی اسحاق الشامی عن ممشاد علو الدینوری عن ابی هبیرة البصری عن حذیفة المرعشی عن ابراهیم بن ادهم عن فضیل بن عیاض عن عبد الواحد بن زید عن الحسن البصری عن علی رضی الله تعالی عنه عن سید المرسلین صلی الله علیه وسلم

اور شیخ عبد الرحیم کے اور بھی طریق ہیں ان کو اجازت دی سید عظمت اللہ اکبر آبادی نے انکو سند حاصل ہوا اپنے باپ داداؤں سے انکو شیخ عبد العزیز سے انکو قاضی خان یوسف ناصحی سے انکو حسن بن طاہر سے انکو سید راجی حامد شاہ سے انکو شیخ حسام الدین مانکپوری سے انکو خواجہ نور قطب عالم سے انکو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے جو اصل میں لاہوری ہیں اور مسکن میں بنگالی ان کو اخی سراج عثمانؒ اودھی سے انکو

سلطان المشائخ نظام الدین اولیاسے انکو شیخ فرید الدین گنجشکر سے انکو خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی سے ان کو حضرت خواجہ معین الدین سنجری یعنی سیستانی سے
انکو خواجہ عثمان ہارونی سے انکو حاجی شریف زندنی سے انکو خواجہ مودود چشتی سے انکو
اپنے والد خواجہ محمد بن سمعان چشتی سے انکو اپنے ماموں خواجہ محمد چشتی سے ان کو
اپنے والد خواجہ ابو احمد چشتی سے ان کو خواجہ ابو اسحٰق شامی سے انکو ممشاد علو دینوری
سے ان کو ابو ہبیرہ بصری سے انکو حذیفہ مرعشی سے انکو ابراہیم بن ادھم سے انکو
فضیل بن عیاض سے انکو عبد الواحد بن زید سے انکو حسن بصری سے ان کو
امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے انکو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے
ف مولانا نے فرمایا مانکپور پورب میں ایک قصبہ ہے آلہ آباد کے قریب اور
اودھ ایک شہر ہے پورب میں جسکو اب فیض آباد کہتے ہیں اور سنجری بکسر سین
مہملہ و سکون جیم و زائے معجمہ منسوب ہے سنجستان کی طرف معرب ہے سیستان کا اور
ہر چند اولیا جمع ہے ولی کی لیکن حضرت نظام الدین کا اس واسطے لقب ہوا گویا کہ
ایک ولی اولیائے کثیر کے مانند ہے چنانچہ قرآن مجید میں ابراہیم علیہ السلام کو امت فرمایا
اور اسکی مثالیں بہت ہیں جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہے اور کعب کا لقب احبار اور زندنہ
ایک پرگنہ ہے بخارا کے سات پرگنوں میں سے اور ہارون قریہ ہے زندنہ سے
آدھ کوس پر اور چشت شہر ہے درہ کوہ میں واقع ہے دو منزل ہرات سے
اور اب اسکو شاقلان کہتے ہیں اور مرعش ایک شہر ہے شام کی نوابع سے وتادبت
سیدی الوالد ایضاً بحسب الباطن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وذلک انہ راٰہ فی مبشرۃ فبایعہ وعلمہ النفی والاثبات وایضاً
من زکریا النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فانہ علمہ اسم الذات
اور ہمیرے والد مرشد آداب آموز طریقت کے ہوئے بحسب باطن کے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بایں طریق کہ آنحضرت کو خواب میں دیکھا سو اُن سے
بیعت کی اور آپ نے ان کو نفی و اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت زکریا پیغمبر
سے بھی علیہ الصلوٰۃ والسلام ادب آموز ہوئے کہ اسم ذات کی انھوں نے تعلیم
فرمائی وایضاً من روح الائمۃ الشیخ ابی محمد عبد القادر الجیلانی

خود ہی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی سے انسان کو ملاقات...

ام کی زیارت اور بیعت

وَالْخَوَاجَۃِ بَهَاءِ الدِّيْنِ مُحَمَّدٍ نَقْشَبَنْد وَالْخَوَاجَۃِ مُعِيْنِ الدِّيْنِ ابْنِ حَسَنٍ چِشْتِيْ وَاٰنَّہٗ رَاٰهُمْ وَاَخَذَ مِنْهُمُ الْاِجَازَةَ وَعَرَفَ نِسْبَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَلٰى حِدَتِهَا مِمَّا فَاضَ مِنْهُمْ عَلٰى قَلْبِهٖ وَكَانَ يَحْكِيْ لَنَا حِكَايَتَهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ـ

اور یہ بھی والد مرشد نے فیض پایا ائمہ طریقت کی روح سے یعنی شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہاؤ الدین محمد نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن چشتی کی روح سے اور انکو خواب میں دیکھا اور ان سے اجازت لی اور ہر بزرگ کی نسبت ان سے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جس کا فیض ہوا ان حضرات کی طرف سے انکے دل پر اور حضرت والد ہم سے اسکی حکایت بیان فرماتے تھے حق تعالیٰ ان سے اور ان حضرات سب سے راضی ہو وَاَمَّا الْعُلُوْمُ الظَّاهِرَةُ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ وَالْكَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ فَقَدْ تَعَلَّمْنَا مِنْ سَيِّدِ الْوَالِدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ قَرَاَ صِغَارَ الْكُتُبِ عَلٰى اَخِيْهِ اَبِي الرِّضَا مُحَمَّدٍ وَالْكِبَارَ مِنْهَا عَلٰى اَمِيْرْزَاهِدِ نِالْهَرَوِيِّ صَاحِبِ الْحَوَاشِيِّ الْمَشْهُوْرَةِ عَنْ مِيْرْزَا اَفَاضِلٍ عَنْ مُلَّا يُوْسُفَ الْكَوْسَجِ عَنْ مِيْرْزَا جَانْ وَغَيْرِهٖ عَنِ الْمُحَقِّقِ مُلَّا جَلَالِ الدَّوَّانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَسْعَدَ وَغَيْرِهٖ عَنْ تَلَامِذَةِ الْعَلَّامَةِ التَّفْتَازَانِيِّ وَالْعَلَّامَةِ الشَّرِيْفِ الْجُرْجَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ اور علوم ظاہرہ منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول اور منطق کی سوا انکو ہم نے پڑھا اپنے والد مرشد رضی اللہ عنہ سے اور والد نے چھوٹی کتابیں اپنے بھائی ابو الرضا محمد سے پڑھیں اور بڑی کتابیں میرزاہد ہروی سے پڑھیں جو مصنف ہیں حواشی مشہورہ درسیہ کے اور میرزاہد نے میرزا فاضل سے انھوں نے ملا یوسف کوسج سے انھوں نے میرزا جان وغیرہ سے انھوں نے محقق ملا جلال دوانی سے انھوں نے اپنے باپ اسعد وغیرہ تلامذہ علامہ تفتازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم ف علامہ تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما میں مشہور اور معلوم ہے لہذا مصنف نے اسکو نہ ذکر فرمایا وَاَجَازَنِيْ لِلْمِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ وَصَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ وَغَيْرِهٖ مِنَ

اور ارواح مشائخ عظام کی زیارت تھی

الصّحاح السّتۃ الشیخ حاجی محمّد افضل عن الشیخ عبد الاحد عن ابیہ الشیخ محمّد سعید عن جدّہٖ شیخ الطّریقۃ الشیخ احمد السّہر ندی بسندہ الطّویل المذکور فی مقاماتہٖ وھذا آخر ما اردنا ایرادہ فی ھذہ الرّسالۃ والحمد للّٰہ اوّلا وّآخرا وّ ظاھرا وّ باطنا

اور مجھ کو اجازت دی مشکوٰۃ المصابیح اور صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی معتمد ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ عبد الاحد سے انھوں نے اپنے والد شیخ محمد سعید سے انھوں نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سہرندی سے ان کی سند طویل مذکور ہے ان کے مقامات اور تصانیف میں اور یہ تمامی ہے اس مضمون کی جسکے لانے کا ہم نے اس رسالے میں ارادہ کیا تھا اور شکر ہے حق تعالی کا ابتدا میں بھی اور انتہا میں بھی اور ظاہر میں بھی اور باطن میں بھی مترجم کہتا ہے الحمد للہ کہ اس کے حسن توفیق سے ترجمہ قول الجمیل کا چوبیسویں ربیع الآخر سنہ ۱۲۶۰ بارہ سو ساٹھ ہجری میں پورا ہوگیا حق تعالی میری بھول چوک و کج فہمی کو ببرکت ارواح طیبہ اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے اور ان حضرات کی نور باطن سے میرے ظلمت کدہ دل کو نورانی فرماوے آمین اور اہل اسلام کو اس ترجمہ سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ میں رکھے آمین ثم آمین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی نوالہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر البریۃ محمد وعلی الہ وعلی سائر اصحابہ اما بعد یہ کتاب فیض انتساب قول الجمیل تصنیف لطیف عارف کامل عارف عالم فاضل مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مع ترجمہ موسوم بہ شفاء العلیل مولوی خرم علی صاحب بلھوری مرحوم اور فوائد مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی و حواشی مولانا نواب قطب الدین خاں صاحب دہلوی یہ تصحیح مولوی حشمت علی صاحب مراد آبادی مظاہری ثم القاسمی حسب ایماء جناب مولوی اسحاق صاحب مالک کتبخانہ رحیمیہ دیوبند بماہ فروری ۱۹۴۸ء حلیہ طبع سے مزین ہوئی شائقین وناظرین مالک مطبع و مصحح و کاتب کو بدعائے خیر یاد فرمائیں

ہر قسم کی عربی اردو فارسی کتب بکفایت ملنے کا پتہ کتبخانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی) (غالب اختر)

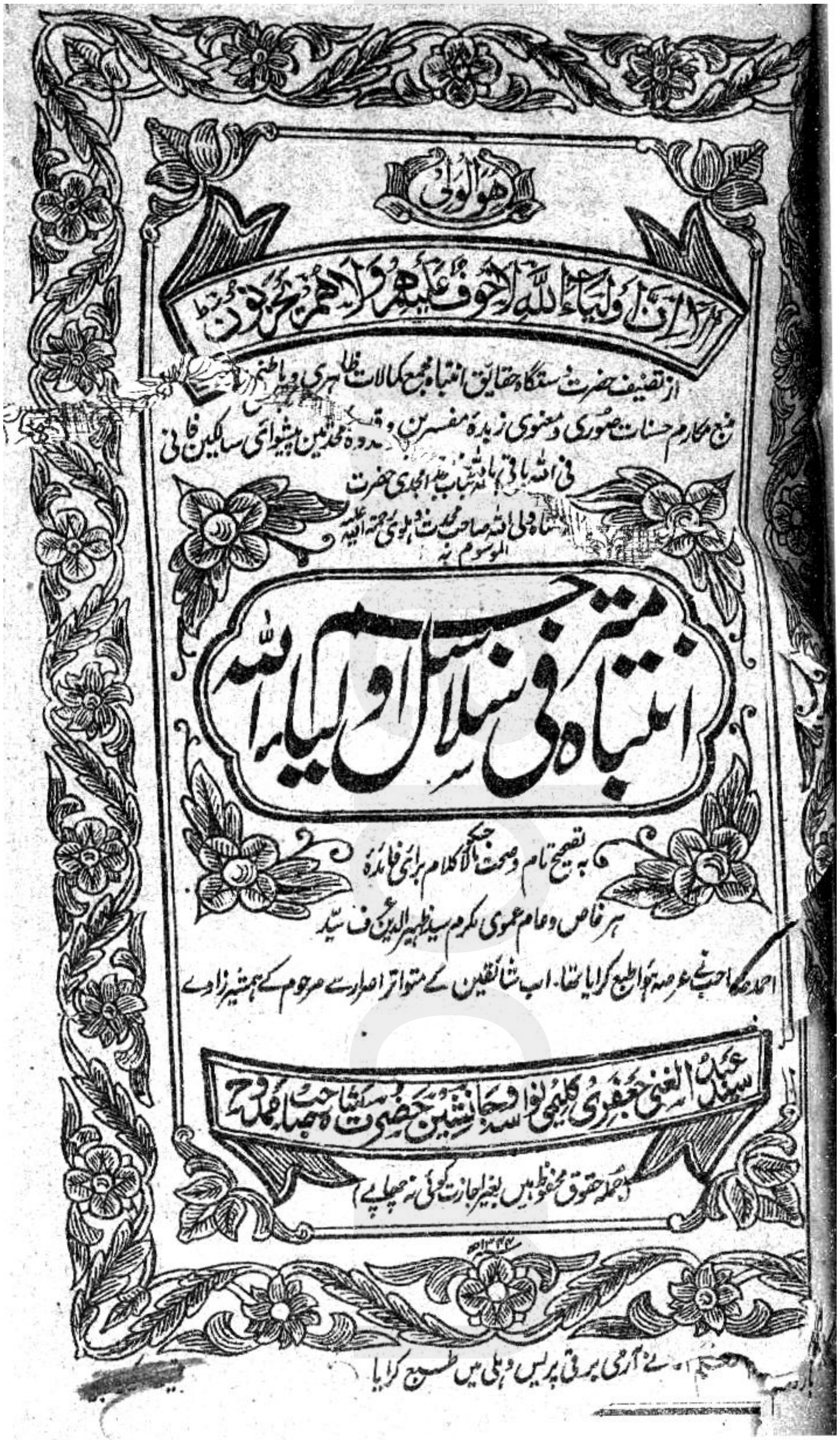

هو الولی

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

از تصنیف حضرت دستگاہ حقائق انتباہ مجمع کمالات ظاہری و باطنی
منبع مکارم حسنات صوری و معنوی زبدۂ مفسرین و قدوۂ محدثین پیشوائی سالکین فانی
فی اللہ باقی باللہ [illegible] حضرت
شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
الموسوم بہ

مترجم
انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

بہ تصحیح تمام و صحت مالا کلام برائے فائدہ
ہر خاص و عام عموی مکرم سید ظہیر الدین عرف سید
احمد صاحب نے عرصہ ہوا طبع کرایا تھا۔ اب شائقین کے متواتر اصرار سے مرحوم کے ہمشیر زادے

سید عبد الغنی جعفری کلیمی نواسہ و جانشین حضرت شاہ صاحب محمد ...

جملہ حقوق محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی نہ چھاپے

۱۳۴۲ھ

... نے آرمی برقی پریس دہلی میں طبع کرایا

عبارت فارسی وعربی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی بعث نبیہ محمدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بشیراً و
نذیرا۔ وداعیا الی اللہ باذنہ و
سراجا منیرا۔ ففضل اصحابہ برویۃ
محیاہ واستماع کلامہ وصحبتہ ثم
اتبعھم فی الفضل ناسا من امتہ صح
لھم السند فی ظاھر العلم و باطنہ
الیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وتظاھر اتصالھم الباطن والظاھر
بہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فھم
حجۃ اللہ علی عبادہ وصفوتہ
من خلقہ وائمۃ الھدی وقادۃ التقی
ولولا العلم الماثور منہ صلی اللہ علیہ

ترجمہ یعنی عبارت اردو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب حمد وثنا خدائی جل شانہ کو ہے۔ جسنے اپنے نبی محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشیر ونذیر کرکے بھیجا۔
یعنے اُسکے حکم سے مسلمانوں کو بشارت دینے والے
اور کافروں کو ڈرانے اور اُنکو سراج منیر یعنی چراغ روشن
کیا پھر اُنکے اصحاب کو فضیلت بخشی کہ وہ آنحضرت صلعم کے
دیدار مبارک سے مشرف ہوئے اور اُنکی حدیث شریف سنی
اور صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ صحابہ کے بعد تابعین کو فضیلت
عطا کی۔ کہ آنحضرت صلعم کے علم ظاہر وباطن کی اُنسے سند لیجاتی
ہے۔ اور اُنکے ظاہر وباطن کا اتصال آنحضرت صلعم سے ظاہر
ومستحکم ہوا پس وہ اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں۔ اُسکے بندوں پر
اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں۔ اُسکی مخلوق میں۔ اور
ہدایت کے امام اور تقویٰ کے پیشوا ہیں۔ اور علم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر روایت اور منقول نہ ہوتا

۲

والہ وسلم بالاسانید والفہم الذی یوتیہ اللہ عز وجل من شاء فی ذلک العلم لم یعبد اللہ ولم یہتد احد ولا تقرب بشر وصلی اللہ علی افضل خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد می گوید احمد بن عبد الرحیم العمری الدہلوی المعروف بولی اللہ تغمدہ اللہ تعالی ومشائخہ ووالدیہ برحمۃ العظمی۔ این رسالہ ایست مسمی بانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ واسانید وارثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مؤلف برائے تعریف سلاسل مشہورہ کہ این فقیر در ظاہر علم و باطن علم بآن متمسک شدہ وخود را بر طرفے ازان بستہ جعل اللہ تالیفہا خالصا لوجہہ الکریم واعاد علی وعلی الناس منہا الحظ الجسیم

مقدمہ۔ باید دانست کہ یکے از نعم خدائے تعالی بر امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات آنست کہ ارتباط در سلسلہ ہائی ایشان تا پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صحیح و ثابت است اگرچہ اوائل امت را با واخر امت در بعض امور اختلاف بودہ باشد لیکن صوفیہ صافیہ ارتباط ایشان در زمن اول بصحبت و تعلیم و تادب بآداب تہذیب نفس بودہ است نہ بخرقہ

اسناد سے اور اس فہم سے جو اللہ تعالے جسے چاہتا ہے بخشتا ہے۔ تو کوئی اللہ تعالے کی عبادت نہ کرتا اور کوئی ہدایت نپاتا۔ اور نہ کوئی بشر مقرب ہوتا۔ اللہ جل شانہ کا وصلی اللہ علی افضل خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اسکے بعد کہتا ہے۔ احمد بن عبد الرحیم عمری دہلوی عرف ولی اللہ خدا اسکو اور اس کے مشائخ اور والدین کو اپنی رحمت عظمی میں ڈھانک لیوے۔ یہ رسالہ ہے کہ اسکا نام انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ واسانید وارثی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ تالیف کیا گیا واسطے تعریف اُن سلسلوں مشہورہ کے جن سے یہ فقیر علم ظاہر و باطن میں سند رکھتا ہے۔ خدا اس تالیف کو خالص لوجہ اللہ کرے۔ اور مجھے اور اور لوگوں کو اس سے نصیب کامل عطا فرماوے۔ مقدمہ جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالی کی جو نعمتیں اس امت محمدی پر ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ سلسلوں کا ربط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک صحیح و ثابت ہے۔ اگرچہ بعض امور میں اوائل امت اور اواخر امت کا اختلاف ہوا ہو تو حضرات صوفیہ صافیہ جو اول زمانہ میں ہوئے ہیں۔ تو اُن کا ارتباط صحبت اور تعلیم اور نفس کی تہذیب کے آداب سے مؤدب ہونے سے تھا۔ اُس وقت خرقہ

سلاسل طریقت کا ربط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ثابت ہے۔

۳

وبیعت و در زمن سیّد الطائفہ جنید بغدادی رسم خرقہ ظاہر شد بعد از آن رسم بیعت پیدا گشت وارتباط سلسلہ بہیّہ این امور متحقق است واختلاف صور ارتباط ضرری نکند وخرقہ وبیعت را اصلے ہست از سنت سنیہ اما خرقہ پس اصلش الباس آنحضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمامہ را بہ عبدالرحمن بن عوف در وقتیکہ امیر لشکر گردانید۔ واما بیعت پس وجود آن و اعتبار بآن از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستفیض یقینی ست کما لا یخفی وعلمائے کرام ارتباط ایشان در زمن اوّل باستماع احادیث وحفظ آن در وعاء قلب بود بعد از ان تصنیف کتب وقرأۃ ومناولہ۔ واجازت ووجادۂ آن پیدا شد وارتباط سلسلہ بہمہ این امور صحیح است واختلاف صور را اثری نیست وہر یکے ازین امور اصلے دارد از سنت سنیہ۔ اما قرأۃ پس اصلش قرأۃ عبداللہ بن مسعود است وسوال اعرابی ومناولہ اصلش کتابت آنحضرت ست باطراف بلدان ومناولہ صحیفہ بعبداللہ بن جحش و ہمچنین اجازت ووجادہ را اصول است کہ کتب حدیث مبین می شود بالجملہ رسم قدیم صوفیہ است کہ یاران خود را خرقہ می پوشانند از قلنسوہ وعمامہ وقمیص وقبا

اور بیعت نہ تھی اور سیّد الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ کے زمانہ میں خرقہ کی رسم ظاہر ہوئی۔ اور بعد اُسکے بیعت کا دستور جاری ہوا۔ اور ارتباط اُن اُمور کے سلسلہ روشن کا متحقق یعنی صحیح وثابت ہے۔ اور ارتباط یعنی رابطے کی صورتیں جو مختلف ہیں اُن سے کچھ ضرر نہیں۔ اور خرقہ اور بیعت کی اصل ہے سنت سنیہ تو خرقہ کی اصل تو الباس عمامہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کو عطا فرمایا تھا جب اُنکو امیر لشکر کیا تھا اور بیعت کی اصل خود آنحضرت صلعم سے مستفیض اور متواتر یقینی ہے۔ کچھ پوشیدہ نہیں۔ پس زمانۂ اول میں علمائے کرام کا ارتباط حدیثین سُننے اور اُنکو اپنے دل میں محفوظ کرنا تھا۔ بعد اسکے کتابیں تصنیف ہوئیں اور قرأۃ اور مناولہ اور اجازت اور وجادت جاری ہوئی اور سلسلوں کا ارتباط ان سب اُمور میں صحیح ہے۔ اور صورتوں کے اختلاف کا ہمیں کچھ مضائقہ نہیں۔ اور ان سب باتوں کی سُنت سنیہ میں اصل ہے چنانچہ قرأۃ کی اصل تو حضرت عبداللہ بن مسعود سے اور اعرابی کا سوال اور مناولت کی اصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان لکھنے اطراف بلدان میں اور مناولہ صحیفہ عبداللہ بن جحش اور اسیطرح اجازت اور وجادت کے اصلین ہیں جنکا کتب حدیث میں بیان ہے غرض صوفیہ کی رسم قدیم ہے کہ اپنے یاروں کو خرقہ پہناتے ہیں خواہ کلاہ خواہ عمامہ خواہ قمیص خواہ قبا

بیعت طریقت صحیح و ثابت ہے
تصوف کی اجازت اور خلافت کا علم

۴

وردا و ازار ہرچہ میسر شود بستہ وجہ یکے **خرقہ اجازت** چون خواہند کہ محبے را از محبان خود اجازت طریقہ دہند واورا نائب خود سازند در تلقین وصحبت باطالبان واخذ بیعت واعطاء خرقہ اورا خرقہ دہند وشرط آن قبولیت این معنیست دیگر **خرقہ ارادت** چون عزیزے در زمرۂ صوفیان داخل شد واعمال ایشان بجد تمام پیش گرفت اورا خرقہ عطا می کنند تا علامت دخول او باشد در طریقۂ صوفیہ وشرط او رویت جد وجہد است وتفرس استقامت او درین باب۔ سویم **خرقہ تبرک** چون برکسے مہربان شوند۔ کہ برکات عزیزان شامل حال او باشد۔ اورا خرقہ دہند بغیر ملاحظۂ شرطے پادشاہ باشد یا امیر یا تاجر وہمچنین اخذ بیعت بچند طریق باشد بیعت توبہ از معاصی وآن عام است ہر مسلمان را وبیعت تبرک بدخول در سلسلہ صالحین وآن نیز عام است وبیعت تحکیم کہ شیخ را در سلوک طریقہ مجاہدہ برخود حکم سازد وبجد تمام این راہ راسلوک نماید وآن مخصوص باصحاب ارادت است ودر ہیئت بیعت اختلاف است جمہور صوفیہ دیار عرب ہیئت بیعت ایشان است کہ شیخ کف دست راست خود را برکف دست راست

خواہ چادر خواہ ازار جو کچھ میسر ہو۔ اور اُسکے تین طریقے ہیں۔ ایک تو **خرقہ اجازت** کہ جب چاہتے ہیں کہ اپنے کسی دوست کو طریقت کی اجازت دیں۔ اور اُسکو اپنا نائب کریں تلقین ہیں اور صحبت ہیں کہ طالبوں سے بیعت لے اور خرقہ عطا کرے تو اُسکو خرقہ دیتے ہیں۔ سو اُسکی شرط ان امور کا قبول کرنا ہے۔ دوسری صورت **خرقہ ارادت** ہے۔ کہ جب کوئی عزیز صوفیوں کے زمرہ میں داخل ہوتا ہے۔ اور اُنکے سے عمل جد وجہد کے کرنے لگتا ہے۔ اُسکو خرقہ عطا کرتے ہیں کہ اُسکی صوفیوں میں داخل ہونیکی علامت ہو۔ اور اسکی شرط ان امور میں دیکھ لینا ہے۔ کہ وہ جد وکوشش کرتا ہے۔ ان امور میں اور استقامت رکھتا ہے۔ تیسرا **خرقہ تبرک** ہے کہ جب کسی پر مہربان ہوتے ہیں کہ صوفیوں کی برکات اُسکے شامل حال ہوں۔ اُسکو خرقہ دیتے ہیں۔ اسمیں کچھ شرط نہیں بادشاہ ہو یا امیر یا سوداگر کوئی ہو۔ اور اسیطرح بیعت بھی کئی قسم کی ہے ایک بیعت توبہ ہے کہ گناہوں سے توبہ کرے سو وہ عام ہے ہر مسلمان کیواسطے یعنی جس سے چاہے بیعت کرے اور جو چاہے بیعت لیوے اور ایک بیعت تبرک ہے کہ صالحین کے سلسلہ میں داخل ہو سو وہ بھی عام ہے اور ایک بیعت تحکیم ہے کہ شیخ کو سلوک طریقہ مجاہدہ میں اپنے پر حاکم کرے اور خوب کوشش سے اس رستے چلے سو یہ خاص ہے۔ ارباب ارادت کیساتھ بیعت کے طور میں اختلاف ہے۔ ملک عرب کے کل صوفیہ کی بیعت کی تو یہ صورت ہے۔ کہ شیخ اپنا داہنا ہاتھ مرید کے داہنے ہاتھ پر

عرب حضرات کی بیعت
تصوف

۵

طالب نہد و ہر یکے با بہام و اصابع کف دیگر را قبض کند و بعد قرأة سورۂ فاتحہ و آیات از قرآن عظیم طالب گوید اللهم انی اشهدك و اشهد ملائكتك و انبياءك و اولياءك انی قبلته شيخا فی الله و مرشدا و داعيا و شیخ گوید اللهم انی اشهدك و اشهد ملائكتك و انبياءك و اولياءك انی قبلته ولدا فی الله بعد ازاں دعا کند و بانچہ ضروری داند وصیت کند و بہمیں ہیئت اشارہ واقع شدہ است در آیۃ ید الله فوق ایدیهم و آنچہ والد ایں فقیر را از رؤیا رآنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و ایں فقیر نیز از رؤیا رآنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم معلوم کردہ است ہیئت آں مصافحہ است دو دست طالب در میان دو دست شیخ باشد و کلمات مبارکہ ماثورہ کہ در حدیث صحیح آمدہ است بگویند و در آخر بگویند اختورت الطريقة الافلاتنية و ایں بحث در رسالہ القول الجمیل فی سواء السبیل مذکور کردیم و هذا اوان الشروع فی المقصود

رکھتا ہے اور انگوٹھے اور انگلیوں سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہے۔ اور بعد سورۂ فاتحہ پڑھنے اور قرآن شریف کی آیتیں پڑھنے کے مرید کہتا ہے۔ اللهم انی اشهدك و اشهد ملائكتك و انبياءك و اولياءك انی قبلته شيخا فی الله و مرشدا و داعيا اور شیخ کہتا ہے۔ اللهم انی اشهدك و اشهد ملائكتك و انبياءك انی قبلته ولدا فی الله۔ اسکے بعد دعا کرے اور ضروری باتوں کی وصیت کرے اور اسی آیت کا اشارہ ہے آیہ کریمہ ید الله فوق ایدیهم میں اور جو طریقہ بیعت اس فقیر کے والد کو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کا معلوم ہوا ہے۔ اور اس فقیر کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب میں معلوم ہوا ہے۔ اسکی صورت مصافحہ کی یہ ہے کہ دو ہاتھ مرید کے شیخ کے دونوں ہاتھوں میں ہوتے ہیں اور کلمات مبارک جو صحیح حدیث شریف میں وارد ہیں کہتے ہیں۔ اور بعد اسکے کہتے ہیں اختورت الطريقة الافلاتنية اور اسکا سب ذکر ہمنے کتاب قول الجمیل فی سواء السبیل میں مذکور کر دیا ہے۔ اور اب مقصد کے شروع کا وقت ہے۔

فصل

در عالم باطن ارتباط ایں فقیر از جہت بیعت و صحبت و خرقہ و فیض توجہ و تلقین بجناب عالیحضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم است تفصیل ایں اجمال آنکہ

فصل

اس فقیر کو ارتباط بیعت صحبت و خرقہ و فیض توجہ و تلقین عالم باطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مثالیہ

بیان صورت مثالیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

این فقیر در واقعہ دید کہ بخدمت آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم رسیدہ است و مقابل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشستہ نخست
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صورت
مثالیہ افاضہ فرمودند یکے جسمے کہ جانب
اعلی و اسفل او ہر دو پیراہن دارد و اعلی
آن عریض تر است از اسفل و در میان
اعلی تا اسفل تدریجیست چنانکہ در جسم مخروطی
می باشد و آن مثال نسبت خاصہ
آنحضرت است صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
دیگر جسمی مدور مثل طبق مستقر در زمین و در
وسط آن عودی مرکوز است و آن تمثال
نسبت سالکان است کہ از جذب چندان
بہرہ نیافتہ اند سوم جسمی شبیہ ثانی الا
آنکہ عود بر زمین قائم است و آن طبق بر وے
معتمد و آن تمثال نسبت مجذوبان است
کہ از مراتب سلوک چندان بہرہ ندارند
و در ضمن نمودن این صور تہائے سہگانہ
القا فرمودند کہ نسبت خاصہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آنست کہ طبقات
مجردہ روحانیہ و مراتب سفلانیہ جسمانیہ
ہمہ بکمالات مناسبہ خود متصف باشند
و مراتب روحانیہ قوی تر بود و ہیچ
چیز از مراتب روحانیہ نباشد الا کہ او
را در عالم نسمیہ خلیفہ و نموذجی ہست

اس فقیر نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی حضور میں حاضر ہوا ہے اور روبرو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا ہے پہلے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مثالیہ
دیکھی۔ اوّل تو ایک ایسا جسم کہ اُس کا
اعلیٰ اور اسفل پیرہن رکھتا ہے۔ اور اعلیٰ
اسفل سے زیادہ چوڑا ہے۔ اور درمیان
اعلیٰ اور اسفل کے تدریج ہے۔ جیسے جسم مخروطی
میں ہوتی ہے۔ اور وہ تمثال (صورت) ہے۔
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص نسبت
کی۔ پھر ایسا معلوم ہوا ایک جسم مدوّر جیسے ایک
طباق زمین پر رکھا ہوا ہے۔ اور اُس میں ایک لکڑی
گڑی ہوئی ہو۔ وہ تمثال سالکوں کی نسبت کی ہے،
جنہوں نے جذب کا چنداں حصہ نہ پایا ہو۔ تیسرے ایسی
شکل جیسی دوسرے سے مشابہ لیکن وہ اس طرح کہ جیسے لکڑی
زمین میں گڑی ہوئی اور طباق اُسکے اوپر ہو۔ وہ
تمثال مجذوبوں کی نسبت کی ہے جنہوں نے سلوک کا
چنداں حصہ نہیں پایا۔ اور ان تینوں تمثالوں کے
دکھانے کے درمیان یہ بات دل میں ڈالی کہ خاص
نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ ہے
کہ طبقات مجردہ روحانیہ اور مراتب سفلانیہ جسمانیہ
سب اپنے اپنے کمالات مناسبہ کیساتھ متصف
ہوں۔ اور مراتب روحانیہ زیادہ قوی ہوں۔
اور مراتب روحانیہ سے کوئی ایسی چیز نہیں
جسکا عالم نسمیہ میں خلیفہ اور نمونہ نہیں ہے۔

۷

ند آن کہ محبت ذاتیہ را نمونہ باشد و آن
بت افعال است و انقیاد روح را خلیفہ
شد و آن سجدہ ظاہر و آنانکہ این جامعیت
را نیافتہ اند۔ دو قسم اند۔ قسمی مجذوباں اند کہ
تکمیل مراتب روحانیہ کردہ اند دون
المراتب النفسیہ و وسعت درجات ایشان
فوق است فقط و قسمی سالکان اند کہ تکمیل
مراتب سافلہ کردہ اند دون المراتب الروحانیہ
و وسعت کمال ایشان درجات تحت
است و بس چون این معرفت جلیلہ
بخاطرم جا گرفت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم تبسم کنان سر از جیب مراقبہ
بیرون آوردند و دو دست خویش
برداشتند و اشارت فرمودند بہ بیعت
و مصافحہ این فقیر برخاست و زانو بزانو
متصل ساختہ و دو دست خود درمیان دو
دست آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نہادہ و بیعت کرد و بعد فراغ از بیعت
چشم فرو بستند و این فقیر نیز در حضور
مبارک چشم بستہ متوجہ شد آنگاہ ہمان
نسبتِ خاصہ کہ سابقًا علم آن دادہ
بودند عطا فرمودند فاحطت بہا علما
و حاشا دریں واقعہ ہیچ کلمہ و کلام درمیان
ن بود۔ و افاضہ روحانیہ بود یا اشارت
و فعل و چون این فقیر بزیارت مدینہ منورہ

مثلاً محبت ذاتیہ کا نمونہ کیا ہے۔ محبت افعال اور
روح کی اطاعت کا خلیفہ کیا ہے۔ سجدہ ظاہر
اور جن لوگوں کو یہ جامعیت نہیں ملی ہے۔ وہ دو
قسم ہیں۔ ایک قسم تو مجذوب ہیں۔ کہ انہوں نے مراتب
روحانیہ کی تکمیل کی ہے۔ سوائے مراتب نفسیہ کے
اُن کی وسعت درجات فقط فوق ہے۔ اور
دوسری قسم سالک ہیں۔ کہ مراتب سافلہ کی
تکمیل کی ہے۔ سوائے مراتب روحانیہ کے اُنکی
وسعت کمالات فقط درجات تحت ہے اور بس
جب یہ معرفت جلیلہ میری خاطر میں جمے۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے سر مبارک
گریبانِ مراقبہ سے اُٹھایا۔ اور اپنے دونو مبارک
ہاتھ اُٹھائے اور اشارہ فرمایا بیعت اور مصافحہ کا۔
یہ فقیر اُٹھا اور زانو بزانو متصل بیٹھکر اپنے دونو
ہاتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونو
مُبارک ہاتھوں میں رکھے اور بیعت کی بعد فراغ
بیعت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی
مُبارک آنکھیں بند کیں۔ اور اِس فقیر نے بھی اپنی آنکھیں
اُن کے حضور مُبارک میں بند کیں۔ اُسوقت آپ نے
وہی نسبتِ خاصہ جسکا پہلے علم القا فرمایا تھا عطا
فرمائی تو میں محیط ہو گیا۔ از روئے علم کے اور حاشا
للہ کہ اِس واقعہ میں کچھ کلمہ و کلام درمیان نہ تھا فقط
روحانیہ فیض تھا۔ یا اِشارہ اور فعل تھا۔ اور جب
یہ فقیر مدینہ منورہ

الطاف القدس فارسی مع ترجمہ اردو مصطلحات تصوف ملحقہ بلدیہ کتاب ۸

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضِ روحانیہ

شاہ صاحب کو بکثرت بشارتیں

رسید و مدتے بر قبر مبارک متوجہ شد مراتب جذب و سلوک ہمہ از ابتدا تا انتہا در نظر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم طے کرد آنگاہ این فقیر را بزکی و حکیم علم ملقب ساختند و طریقہ عنایت فرمودند۔ و آنچہ در علم مشکلات داشتم پرسیدم جواب باصواب اکثر آن چیزہا در رسالہ فیوض الحرمین نوشتہ ام و بیان طریقہ در رسالہ ہمعات میسر شد و یکے از آن جوابہا کہ در فیوض الحرمین مرقوم نیست اینجا نوشتہ شد۔ این فقیر در جناب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم عرض کرد۔ بوجہے از کلام روحانی کہ آنحضرت صلعم چہ می فرمایند در فرقہ شیعہ کہ محبت اہل بیت دعویٰ می کنند و باصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم عداوت دارند۔ افاضہ فرمودند کہ مذہب این جماعت باطل است و بطلان مذہب ایشان از تامل در تعریف امام کہ ایشان مقرر کردہ اند ظاہر خواہد شد۔ انتہی بعد افاقت ازان حالت در معنے امام تامل کردہ شد معلوم گشت کہ ایشان می گویند کہ امام معصوم مفترض الطاعت می باشد و وحی باطنی کہ عبارت از القائے حکم الٰہی بر باطن است بطریق اجتہاد یا الہام یا امن از خطا در آن مسئلہ اورا اثبات می کنند و می گویند او را خدائے تعالیٰ نصب کردہ است برائے مردمان

بطلان مذہب شیعہ

پہنچا اور ایک مدت تک روضۂ انور میں متوجہ رہا۔ سب مراتب جذب و سلوک کے ابتدا سے انتہا تک طے کئے۔ اُس وقت اِس فقیر کو القاب زکی و حکیم علم سے ملقب فرمایا۔ اور ایک طریقہ عنایت فرمایا۔ اور جو جو علم میں مشکلات تھی میں نے پوچھی اور اُنکا جواب باصواب پایا۔ اُن میں سے اکثر میں نے رسالہ فیوض الحرمین میں لکھے ہیں۔ اور طریقہ کا بیان رسالہ ہمعات میں میسر ہوا اور ایک اُن جوابوں میں سے جو رسالہ فیوض الحرمین میں نہیں لکھا اسمیں لکھا ہے وہ یہ ہے۔ کہ اِس فقیر نے ایک وجہ روحانی کلام سے حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میں عرض کیا۔ کہ فرقۂ شیعہ کیواسطے کیا ارشاد ہے؟ کہ یہ اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور اصحاب رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھتے ہیں۔ تو افاضہ فرمایا کہ اِس جماعت کا مذہب باطل ہے اور اِن کے مذہب کا بطلان ظاہر ہو جائیگا جب غور کروگے لفظ امام کی تعریف میں جو انہوں نے مقرر کی ہے۔ انتہی۔ بعد اُس حالت کے افاقہ سے میں نے جو غور کی تو معلوم ہوا کہ یہ کہتے ہیں امام معصوم مفترض الطاعت ہوتا ہے۔ اور وحی باطنی کہ عبارت ہے حکم الٰہی کے القا ہونے سے باطن میں یا الہام یا امن خطا سے اُس مسئلہ میں ثابت کرتے ہیں۔ بطریق اجتہاد کے اور کہتے ہیں۔ کہ اُس کو خدا مقرر کرتا ہے لوگوں کے واسطے۔

تا ایشان را احکام الٰہی رسانند و تحقیقت معنے
نبوت ہمین خصال رجوع می کنند زیراکہ بعثتہ
اللہ للتبلیغ الاحکام حاصلش ہمین
نصب و افتراض طاعت است پس بتحقیقت
ایشان قائل بختم نبوت نیستند و آئمہ را رضی اللہ
عنہم معنی نبوت اثبات می کنند اگرچہ
نام نبوت نمی گویند وھل عقیدہ اصبح
من ذالک و در عالم ظاہر این فقیر را از جہت
بیعت و صحبت و خرقہ و اجازت و تلقین اشغال
ہمہ این امور یا بعض این امور با جمیع خانوادہائے
طریقہ کہ امروز بر روئے زمین مشہور اند یا
اکثر آنہا ارتباط واقع شدہ است والحمد للہ
از آنجملہ درین رسالہ سند خانوادہ ہائے
مشہورہ می نویسد بالجملہ طریقہ قادریہ مشہور ترین
طریق است در عرب و ہندوستان و
نقشبندیہ در ہندوستان و ماوراء النہر
شہرت تمام دارد و در حرمین نیز شائع
شدہ. و چشتیہ در ہندوستان بسیار مشہور
است و سہروردیہ در نواحی خراسان و کشمیر و
سندھ کبرویہ در توران و کشمیر و شطاریہ
در ہندوستان و شاذلیہ در مغرب و مصر و
سودان و مدینہ فی الجملہ و در مغرب و عیدروسیہ
در حضرموت سلسلہ صحبت این فقیر در طریق
تہذیب باطن تا حضرت پیغامبر صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم مستفیض متصل یقینی الوقوع است

کہ انکو احکام الٰہی پہنچاوے اور فی الحقیقت نبوت
کے معنے یہی خصلتیں ہیں۔ اسواسطے کہ نبی کی تعریف یہی
ہے کہ بعثتہ اللہ للتبلیغ الاحکام یعنی اللہ نے
اسکو بھیجا ہے واسطے احکام پہنچانے کے اسکا حاصل
یہی مقرر کرنا۔ اور افتراض طاعت ہے تو یہ لوگ
درحقیقت ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں۔ اور اماموں
رضی اللہ عنہم کے واسطے نبوت ثابت کرتے ہیں۔
اگرچہ نبوت کا نام نہ لیں اس عقیدہ سے بھی
کوئی اور بدتر عقیدہ ہے۔ اور عالم ظاہر میں
اس فقیر کو وجہ سے بیعت اور صحبت و خرقہ اور اجازت
اور تلقین اشغال کے یہ سب امور یا انہیں سے بعضے امور
اور سب خانوادوں طریقہ سے جو آج کے دن روئے زمین پر
مشہور ہیں یا انہیں سے اکثر سے ربط حاصل ہے انہیں سے
اس رسالہ میں مشہور خانوادوں کی سند لکھتا ہے۔ حاصل کلام
یہ کہ سب طریقوں سے قادریہ طریقہ عرب اور ہندوستان
میں بہت مشہور ہے۔ اور نقشبندیہ ہندوستان اور ماوراء النہر
میں بہت مشہور ہے۔ اور حرمین میں بھی شائع ہوا ہے۔ اور
چشتیہ طریقہ ہندوستان میں بہت مشہور ہے۔ اور سہروردیہ
خراسان و کشمیر و سندھ کے نواح میں۔ اور کبرویہ طریقہ
توران و کشمیر میں اور شطاریہ ہندوستان میں اور شاذلیہ
مغرب و مصر اور اس کے نواح اور مدینہ میں فی الجملہ
مغرب میں اور عیدروسیہ طریقہ حضرموت میں۔ اس
فقیر کا سلسلہ صحبت تہذیب باطن کے طریق میں
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک مستفیض
متصل یقینی الوقوع ہے۔

غلامت اور رہنمائی کی ۱۰ الوجہ

که هر یکے از رجال سلسله با شیخ خود
صحبت داشته وآداب طریق فراگرفته
بے شبه هرچند تعیین آن آداب و اشغال
یقینی نیست پس فقیر با حضرت والد بزرگوار
مدتے صحبت داشت و بیعت کرد و از
آداب طریقه طرفے عظیم آموخت و اشغال
طریق مشهوره اخذ کرد و خرقه صوفیه از دست
ایشان پوشید و در خلوت برین ضعیف توجه کردند
و اصل نسبت حضور از توجه ایشان حاصل کرد
و کرامات بسیار بچشم خود دید و واقعات
عجیبه و اتفاقات غریبه که برایشان و شیوخ
ایشان واقع شده بود یاد گرفت چنانکه
قسم اوّل از کتاب انفاس العارفین[1] بیان میکند
و در عمر آخر اجازت تلقین و بیعت و صحبت و
توجه دادند و کلمه یده کیدی
مکرر گفتند والحمد لله علی ذالك حمدا
کثیرا مبارکا فیه وهو صحب
شیوخا کثیرة منهم السید عبدالله
صحب الشیخ آدم البنوری صحب
الشیخ احمد السرهندی صحب
خواجه محمّد باقی صحب
خواجه امکنکی صحب مولنا
درویش محمّد صحب مولنا
زاهد صحب خواجه عبیدالله
الاحرار صحب شیوخا کثیرة منهم

کہ ہر ایک رجالِ سلسلہ نے اپنے شیخ کے ساتھ
صحبت رکھی ہے۔ اور آداب طریقہ حاصل کئے ہیں۔
بے شبہ ہرچند تعیین ہونا اُن آداب و اشغال کا
یقینی نہیں ہے۔ پس فقیر ایک مدت حضرت (1) والد
بزرگوار کی صحبت میں رہا ہے۔ اور بیعت کی ہے
اور آداب طریقہ سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اور طریقوں کے
اشغال اخذ کئے ہیں۔ اور خرقہ صوفیہ اُنکے ہاتھ سے پہنا
ہے اور خلوت میں اس ضعیف پر بہت توجہ فرمائی
ہے۔ اور اصل نسبت حضور کی اُنکی توجہ سے حاصل
کی ہے اور بہت کرامتیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں
اور واقعات عجیبہ اور اتفاقات غریبہ جو اُن پر اور
اُنکے مشائخ پر واقع ہوئیں ہیں یاد کئے ہیں چنانچہ
قسم اوّل کتاب انفاس العارفین[1] میں بیان کئے ہیں
اور آخر عمر میں اجازت تلقین اور بیعت و صحبت
و توجہ کی عنایت فرمائی ہے۔ اور کلمہ یدہ کیدی
مکرر فرمایا ہے۔ یعنے اُسکا ہاتھ جیسے میرا ہاتھ ہے
سو الحمد لله علی ذالك حمدا کثیرا طیبا مبارکا
فیہ اور انہوں نے صحبت رکھی ہے بہت سے شیوخ
سے ان میں سے سید عبداللہ ہیں (2)۔ کہ انہوں نے
صحبت رکھی ہے شیخ آدم بنوری (3) سے انہوں نے
شیخ احمد سرہندی (4) سے انہوں نے خواجہ (5)
محمد باقی سے انہوں نے خواجہ امکنکی (6) سے انہوں
نے مولانا درویش محمد (7) سے انہوں نے مولانا
زاہد (8) سے انہوں نے خواجہ عبیداللہ احرار (9) سے
اور وہ بہت سے شیوخ کی صحبت میں رہے ہیں

[1] انفاس العارفین فارسی، اس کتاب میں شاہ صاحب نے اپنے تمام خاندانی بزرگوں کے حالات مفصل قلمبند فرمائے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ ... کا پتہ سید عبد ... سجادہ نشین خانقاہ ... دہلی۔

بیان سلسلہ حضرات نقشبندیہ ... سلسلہ

١١

مولانا یعقوب الجرخی و خواجہ علاؤ الدین
الغجدوانی صحبا خواجہ نقشبند
بلا واسطہ و صحب الاوّل ایضا خواجہ
علاؤ الدین العطار والثانی خواجہ
محمد پارسا وہما من کبار اصحاب خواجہ
نقشبند والخواجہ نقشبند صحب شیوخا
کثیرۃ اجلہم خواجہ محمد بابا السماسی وخلیفۃ
الامیر سید کلال والخواجہ محمد صحب خواجہ
علیا الرامیتنی صحب خواجہ محمود الخیر
فغنوی صحب خواجہ عارف ریوکری
صحب خواجہ عبد الخالق الغجدوانی
صحب خواجہ یوسف الہمدانی صحب
اباعلی الفارمدی صحب شیوخا کثیرۃ
اجلہم اثنان احدہما الامام ابوالقاسم القشیری
صحب اباعلی الدقاق وصحب ابا القاسم
النصیرابادی صحب اباعلی الرودباری
وابابکر الشبلی واباب کر الواسطی صحبوا سید
الطائفۃ الجنید البغدادی والثانی
خواجہ اباالقاسم الکرکانی صحب اباعثمان
المغربی صحب اباعلی الکاتب صحب اباعلی
الرودباری صحب جنید البغدادی و
الجنید البغدادی صحب خالہ السرّی
السقطی صحب معروف الکرخی صحب
الشیوخا کثیرۃ اجلہم اثنان احدہما الامام
علی بن موسی الرضا صحب اباہ الامام

کہ اُن میں سے مولانا یعقوب چرخی ہیں اور خواجہ
علاؤ الدین غجدوانی ہیں۔ یہ دونوں صحبت میں رہے ہیں
خواجہ نقشبند کے بلا واسطہ اور مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاؤ الدین
عطار کی صحبت میں بھی رہے ہیں اور خواجہ علاؤ الدین غجدوانی
خواجہ محمد پارسا کی صحبت میں رہے ہیں۔ اور یہ دونوں صاحب
بڑے بڑے اصحاب خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے ہیں۔ کہ اُن
میں بہت بزرگ خواجہ محمد بابا سماسی ہیں اور خلیفہ امیر سید
کلال ہیں۔ اور خواجہ محمد صحبت میں رہے ہیں خواجہ علی
رامیتنی کے وہ صحبت میں رہے ہیں خواجہ محمود خیر فغنوی کے
اور خواجہ محمود صحبت میں رہے ہیں خواجہ عارف ریوکری کے خواجہ
عارف رہے ہیں صحبت میں خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے اور خواجہ
عبد الخالق صحبت میں خواجہ یوسف ہمدانی کے خواجہ یوسف
صحبت میں رہے ہیں ابو علی فارمدی کے اور ابو علی بہت سے شیوخ کی
خدمت میں رہے ہیں۔ کہ اُن میں دو بہت بزرگ ہیں ایک تو امام ابوالقاسم
قشیری کہ وہ صحبت میں رہے ہیں ابو علی دقّاق کے اور ابو علی
دقاق ابوالقاسم نصیر آبادی کے اور ابوالقاسم ابو علی رودباری کے
اور ابوبکر شبلی اور ابوبکر واسطی کے جنہوں نے صحبت پائی ہے سید الطائفہ
جنید بغدادی کی اور دوسرے خواجہ ابوالقاسم گرگانی ہیں۔ جو صحبت
میں رہے ہیں ابو عثمان مغربی کے اور ابو عثمان ابو علی کاتب کے
اور ابو علی کاتب ابو علی رودباری کے اور ابو علی رودباری
جنید بغدادی کے اور جنید بغدادی صحبت میں رہے ہیں
اپنے ماموں سری سقطی کے اور سری سقطی معروف کرخی کے
اور معروف کرخی صحبت میں رہے ہیں بہت سے شیوخ
کے کہ اُن میں دو بہت بزرگ ہیں۔ ایک تو
امام علی بن موسیٰ رضا وہ اپنے والد امام۔

موسی صحب اباه الامام جعفر الصادق صحب اباه الامام محمد باقر صحب اباه الامام زین العابدین صحب اباه الامام حسین صحب اباه امیر المومنین علی بن ابی طالب صحب سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وثانیہما داؤد الطائی صحب حبیبا العجمی صحب الحسن البصری صحب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منہم انس خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وحافظ سنتہ باید دانست کہ طریقہ کہ امروز محفوظ است منشاء آن جنید بغدادی است وخرقہ محفوظہ امروز ہمان ست کہ بواسطہ جنید است وازین سلسلہ سید عبداللہ حال بودند وبالاتر ازین شان تا خواجہ محمد باقی در ہند مقتدای صوفیہ بودند بارشاد ایشان عالمے بہ منزل مقصود رسید واز خواجہ امکنہ تا خواجہ عبدالخالق در ملک ماوراء النہر بودند ہر یکے در زمان خود مرجع صوفیہ ومقتدای طالبان وبفضل در ارشاد مشہور آنچہ در مکتوبات حضرت خواجہ محمد باقی مسطور است تابعان ایشان بر آن رفتہ اند ہمین سلسلہ است کہ نوشتہ شد ودر شجرہ بعض اہلبیت خواجہ محمد امکنہ یافتہ شد کہ خواجہ محمد امکنہ ارتباط انابت وصحبت خفیہ بخواجہ محمد درویش داشتہ اند ومولانا زاہد را نیز ملاقات کردہ اند وایشان ہر دو صحبت حضرت خواجہ عبید اللہ احرار دریافتہ اند واللہ اعلم وبالاتر از خواجہ نقشبند طریقہ خواجگان می گفتند ایشان

موسی کی اور وہ اپنے والد امام جعفر صادق کے اور وہ اپنے والد امام محمد باقر اور وہ اپنے والد امام زین العابدین کے اور وہ اپنے والد امام حسین کے اور وہ اپنے والد امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور وہ صحبت میں سید المرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور دوسرے انمین کے داؤد طائی کہ وہ صحبت میں ہے حبیب عجمی کی اور وہ حسن بصری کے اور وہ اصحابون نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ان میں سے انس خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں اور سنت رسول اللہ کے حافظ ہین۔ جاننا چاہئے کہ جو طریقہ آج کے دن محفوظ ہے۔ اسکا منشا جنید بغدادی ہیں اور خرقہ بھی محفوظ وہی ہے جو جنید بغدادی کے واسطے سے ہے۔ اور اس سلسلہ سے سید عبداللہ حال تھے اور ان سے اوپر خواجہ محمد باقی تک ہند مین مقتدا صوفیہ کے تھے۔ اور ان کے ارشاد سے ایک عالم منزل مقصود کو پہنچا۔ اور خواجہ امکنہ سے خواجہ عبدالخالق تک ماوراء النہر کے ملک میں تھے ہر ایک اپنے زمانہ میں صوفیون کے مرجع اور طالبون کے مقتدا اور فضل وارشاد میں مشہور تھے۔ وہ جو حضرت خواجہ محمد باقی کے مکتوبات میں لکھا ہے اور انکے پیرو اسپر ہیں۔ وہ یہی سلسلہ ہے جو لکھا گیا۔ اور بعض کے شجرہ میں اہلبیت خواجہ محمد امکنہ کے لکھا ہے کہ خواجہ محمد امکنہ مریدی اور صحبت خفیہ میں خواجہ محمد درویش سے رکھتے تھے۔ اور مولانا زاہد سے بھی ملے ہیں۔ اور یہ دونون صحبت میں خواجہ عبید اللہ احرار کے رہے ہیں۔ واللہ اعلم اور خواجہ نقشبند سے اوپر طریقہ خواجگان کا کہلاتا تھا۔ اور یہ مل کر

۱۳

جہر بجمعیت می کردند و این طرف از خواجہ نقشبند طریقہ نقشبندیہ میگفتند. و ایشان اکتفا کردند بخفیہ و از خواجہ یوسف ہمدانی تا جنید از راہ ابو القاسم قشیری جامع بودند در علم ظاہر و باطن و محدّث بودند و تذکیر می کردند و از راہ ابو القاسم گرگانی مخصوص بکشف وقائع مُریدان و طریق تسلیک ایشان و اختصاص ہر یکے با شیخ خود درین سلسلہ از راہِ صحبت و خرقہ و تلقین یقینی است کہ شبہ را در آن دخل نبود. باید دانست کہ آنچہ درین سلسلہ بغیر انقطاع یافتہ شد تہذیب قلب و عقل و نفس است امّا تہذیب لطائفِ خفیہ و احوالے کہ بر تہذیبِ آن متفرّع شود و از قبیلِ ثمرات و مواہب است نہ از قبیل مواریث و باید دانست کہ تنّور بفتح موحدہ و تشدید نون بلدہ ایست از توابع سہرند و سِہرند بکسر سین مہملہ و سکون ہا و فتح رای مہملہ بلدہ ایست عظیمہ مابین لاہور و دہلی و در اصل نامِ آن سہرند یعنی ببیشہ شیر ست و در زبانِ فارسی گویان سرہند مستعمل مے شود و اکمنہ نام موضعی است نزدیک شہر شیراز و آن را انکنہ نیز گویند. و چرخ بجیم فارسیہ و رای مہملہ و آخر آن خای معجمہ نام قریہ است از توابع غزنین نقشبند نسبت است بحرفہ کمخاب بافی ایشان و پدر ایشان بآن مشغول بودند کذا فی سفینۃ الاولیا

ذکر جہر کیا کرتے تھے اور اِس طرف خواجہ نقشبند سے طریقہ نقشبندیہ کہلاتا ہے. اور اُنہون نے خفیہ ذکر پر اکتفا کیا. اور خواجہ یوسف ہمدانی سے جنید تک ابو القاسم قشیری کے طریق سے سب جامع تھے علم ظاہر و علم باطن کے اور محدث تھے اور وعظ کہتے تھے. اور ابو القاسم گرگانی کے طریق سے سب کو مُریدوں کے حال کے کشف سے اور اُنکے سلوک راہ سے اور ہر ایک کو خصوصیت اپنے شیخ سے اِس سلسلہ میں ازراہِ صحبت و خرقہ و تلقین کے یقینی ہے کہ اُس میں کچھ شک و شبہ کو دخل نہیں جاننا چاہیئے کہ اِس سلسلہ میں جو بلا انقطاع پایا جاتا ہے. وہ تہذیبِ قلب و عقل و نفس ہی لیکن تہذیب لطائف خفیہ کے اور جو حال اُسکی تہذیب سے متفرّع ہوتے ہیں وہ ثمرات و مواہب کی قسم سے ہیں. اور جاننا چاہیئے کہ تنّور بفتح موحدہ و تشدید نون ایک شہر ہے توابع سہرند سے اور سِہرند بکسر سین مہملہ و سکون ہا و فتح رای مہملہ ایک شہر عظیم ہے. درمیان لاہور اور دہلی کے اصل میں اُسکا نام سہرند ہے. یعنی جنگل شیر کا اور فارسی گویوں کی زبان پر سرہند مستعمل ہوتا ہے. اور اکمنہ ایک موضع کا نام ہے شہر شیراز کے قریب اور اُسکو انکنہ بھی کہتے ہیں. اور چرخ بجیم فارسی و رای مہملہ و آخر خای معجمہ ایک گانوں کا نام ہے توابع غزنین سے نقشبند نسبت ہے کمخاب بافی کے حرفہ کی طرف کہ یہ اور ان کے والد یہ کام کرتے تھے کذا فی سفینۃ الاولیا

سلسلہ نقشبندیہ کی جامع تشخیصات

وغجدوان بغین معجمہ مکسورہ وسکون جیم نام موضعے
است از توابع بخارا ہذا ہو المشہور و کفوی
در طبقات حنفیہ گفتہ است بضم الغین المعجمہ و
سکون الجیم وضم الدال المہملہ قریتہ علے ستۃ
فراسخ من بخارا و فی اللب بفتح الدال المہملہ
واللہ اعلم الخیر۔ فغنی بفتح فا وسکون غین
معجمہ ونون دیہی است از توابع بخارا
وریوکر بکسر را مہملہ دیہی است از توابع بخارا
راستین بفتح را مہملہ وکسر میم وسکون یائے تحتیہ
وکسر مثناۃ آخر نون قصبہ ایست از توابع
بخارا سماسی بفتح سین مہملہ وکسر ثانیہ
دیہی ست از توابع شہر طوس کہ امروز آنرا
مشہد می گویند۔ ونسبت بآن دیہہ سماسی ست
بفتح سین ثانیہ و دو یا قشیری نسبت است
بہ بنی قشیر بضم قاف و فتح شین معجمہ قبیلہ از
عرب و دقاق بہ تشدید قاف اول و واسط
شہریست میان بصرہ وکوفہ و رودباری
نسبت بناحیہ کہ منشائے اصول ایشان بود
گرگانی بضم کاف اعرابی و تشدید مہملہ و
کاف عجمیہ دیہی ست از دیہائے مشہد
سری بفتح سین وکسر رائے مہملہ و تشدید یائے
تحتیہ در لغت بمعنی جوان مرد سقطی نسبت
بسقط فروشی و سقط متاع حقیر را گویند در بعض شجرہ
سری سقطی بن مغلس دیدہ شد المغلس بضم میم و
فتح غین معجمہ و تشدید لام و سین مہملہ در لغت

اور غجدوان بغین معجمہ مکسورہ وسکون جیم ایک موضع کا
نام ہے۔ توابع بخارا سے یہ یونہی مشہور ہے اور کفوی
نے طبقات حنفیہ میں کہا ہے۔ کہ بضم غین معجمہ وسکون
جیم وضم دال مہملہ ایک گانوں ہے بخارا سے چھہ فرسنگ
اور لب میں لکھا ہے بفتح دال مہملہ واللہ اعلم الخبیر
فغنی بفتح فا، وسکون غین معجمہ ونون ایک گانوں
ہے بخارا کے توابع سے اور ریوکر بکسر را مہملہ بھی
ایک گانوں ہے۔ توابع بخارا سے رامتین بفتح
رائی مہملہ وکسر میم وسکون یائی تحتیہ وکسر مثناۃ
آخر نون ایک قصبہ ہے توابع بخارا سے۔ سماسی
بفتح سین مہملہ کسر سین مہملہ ثانیہ ایک گانوں
ہے توابع شہر طوس سے کہ آجکل اسکو مشہد کہتے
ہیں۔ اس گانوں سے نسبت کرکے سماسی کہتے ہیں۔
سین مہملہ ثانیہ کی فتح اور دو یائی سے قشیری
نسبت ہے بنی قشیر سے بضم قاف وفتح شین معجمہ
عرب کا قبیلہ ہے۔ اور دقاق بتشدید قاف اول اور
واسط ایک شہر ہے درمیان بصرے اور کوفے کے اور
رودباری نسبت ہے ایک اطراف کی کہ انکے اصول کا منشا
ہے یعنی ابا واجداد کی پیدائش وہاں ہے گرگان بضم کاف
عربی و تشدید مہملہ و کاف عجمیہ ایک گانوں ہے مشہد کے
گانوں میں سے سری بفتح سین مہملہ و را مہملہ و تشدید
یائی تحتیہ لغت میں بمعنی جوانمرد ہے سقطی نسبت ہے سقط
فروشی ہے اور سقط متاع حقیر کو کہتے ہیں۔ اور بعض شجرہ
میں سری سقطی مغلس دیکھا ہے مغلس بضم میم وفتح
غین معجمہ و تشدید لام وسین مہملہ ساکن لغت میں

یعنی نماز صبح را در سیاہی شب گزارند
سلسلۂ صوفیۂ علماء سلسلہ بشارت باید نوشت
اما طریقہ قادریہ را شعب بسیار است اصح
واوثق آن نزدیک اہل حدیث شعبہ
اکبریہ است از جانب شیخ محی الدینؒ ابن
العربی اشہر آن در عوام شعبہ جیلانیہ
از جہت سادات جیلانیہ واشہر آن
در یمن شعبہ مسرعیہ است بالجملہ این فقیر را
باکثر این شعب ارتباط صحیح واقع است
پس ارتباط این فقیر از جہت بیعت
وصحبت وخرقہ وتلقین واجازت با والد
بزرگوار خود است وایشان را ارتباط
از جہت خرقہ وتلقین وصحبت واجازت
با سید عبد اللہ است عن الشیخ آدم
البنوری عن شیخ احمد السرہندی
عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن شاہ
کمال عن السید فضیل عن سید گدا
رحمن عن السید شمس الدین عارف
عن السید گدا رحمن بن سید ابی
الحسن عن شمس الدین صحرائی
عن السید عقیل عن سید بہاؤ الدین
عن سید عبد الوہاب عن سید
شرف الدین القتال عن سید
عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریقہ
ابی محمد الشیخ عبد القادر جیلانی

اُسے کہتے ہیں جو صبح کی نماز رات کی تاریکی میں پڑھے
سلسلہ صوفیہ علماء کا سلسلہ بشارت کا لکھنا چاہیے
اور طریقہ قادریہ کے شعبہ بہت ہیں اور بہت
مضبوط اہل حدیث کے نزدیک شعبہ اکبریہ ہے
شیخ محی الدینؒ ابن عربی کی جہت سے اور
بہت مشہور شعبہ جیلانیہ ہے۔ عوام میں
سادات جیلانیہ کی جہت سے اور یمن میں
بہت مشہور شعبہ مسرعیہ ہے۔ الغرض اس فقیر کو
اکثر ان شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے۔
پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور صحبت اور
خرقہ اور تلقین اور اجازت کی رو سے اپنے والد
بزرگوار سے ہے۔ اور ان کو خرقہ اور تلقین اور
صحبت واجازت کی رو سے سید عبد اللہ سے
ہے انکو شیخ آدم بنوری سے انکو شیخ احمد
سرہندی سے انکو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے
انکو شیخ کمال سے انکو سید فضیل سے ان کو
سید گدا رحمن سے ان کو سید شمس الدین
عارف سے انکو سید گدا رحمن بن سید
ابو الحسن سے ان کو شمس الدین صحرائی
سے ان کو سید عقیل سے۔ ان کو
سید بہاؤ الدین سے۔ ان کو سید
عبد الوہاب سے۔ ان کو سید
شرف الدین قتال سے۔ انکو سید
عبد الرزاق سے۔ ان کو اپنے والد امام
الطریقہ ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی سے

سلسلہ قادریہ ۱۶

وایضاً ایشان را ارتباط از جہت خرقہ
با شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی است
عن ابیہ عن جدہ عن شیخ عبد العزیز
عن السید ابراہیم الایرجی عن الشیخ
بہاؤ الدین القادری عن الحسیب النسیب
سید السادات ابی العباس احمد بن حسن
بن موسیٰ بن علی بن محمد بن حسن بن
ابی نصر بن ابی صالح بن عبد الرزاق بن
القطب ابی محمد محی الدین عبد القادر
جیلانی عن ابیہ عن جدہ وہلم جرّاً
و این فقیر را ارتباط از جہت خرقہ با شیخ
ابوطاہر محمد بن ابراہیم الکردی واقع است
وقد لبسہا من ابیہ وقد لبسہا ابوہ من
ید شیخہ الامام احمد القشاشی ولہ فی الخرقۃ
القادریۃ طرق منہا انہ لبسہا من ید شیخہ
الشیخ احمد الشناوی بلباسہ لہا من ید
ابیہ علی بن عبد القدوس بلباسہ
لہا من ید ابیہ عبد القدوس بلباسہ
لہا عن ید الشیخ عبد الوہاب الشعراوی
بلباسہ لہا من ید الحافظ جلال الدین
السیوطی فی روضۃ مصر بلباسہ لہا
من ید الشیخ کمال الدین محمد المعروف بابن
امام الکاملیۃ تجاہ الکعبۃ المشرفۃ بلباسہ
لہا من الشمس الدین محمد بن محمد الجزری
بلباسہ لہا من عمر بن الحسن بن المیلۃ المراغی

(۱۷) اور اُن کو خرقہ کی جہت سے شیخ
(۱۷) عظمت اللہ اکبر آبادی سے بھی ہے اُن کو
اپنے والد سے اور اُنکو اپنے دادا (۱۸) شیخ عبد العزیز سے اُن کو
سید ابراہیم ایرجی (۱۹) سے اُن کو شیخ بہاؤ (۲۰) الدین قادری
سے اُن کو حسیب النسیب سید السادات
(۲۱) ابو العباس احمد بن حسن بن موسےٰ
بن علی بن محمد بن حسن بن ابو نصر بن ابو صالح
بن عبد الرزاق بن قطب ابو محمد محی الدین۔
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اُن کو اپنے
(۲۲) والد سے اُن کو اُن کے دادا سے اسی طور
اوپر تک اور اس فقیر کو ارتباط خرقہ کی جہت

سے شیخ ابوطاہر (۱) محمد بن ابراہیم کردی سے
(۲) ہے۔ اور اُنہوں نے خرقہ پہنا اپنے والد
سے اور اُن کے والد نے پہنا ہاتھ سے اپنے
(۳) شیخ احمد قشاشی کے اور اُنکو خرقہ قادریہ میں کئی طریقہ
ہیں۔ ایک اُن میں سے یہ ہے کہ اُنہوں نے پہنا ہاتھ
سے (۴) شیخ احمد شناوی کیساتھ اُس لباس کے جو اُنہوں
نے اپنے والد (۵) علی بن القدوس سے پہنا تھا۔ اور علی
بن القدوس نے پہنا (۶) شیخ عبد الوہاب شعراوی سے
اُنہوں نے جلال الدین (۷) سیوطی سے اُنہوں نے روضۂ
مصر میں (۸) شیخ کمال الدین محمد عرف بامام الکاملیۃ سے
روبرو کعبہ شریف کے (۹) اُنہوں نے شمس الدین محمد
بن محمد جزری سے (۱۰) اُنہوں نے عمر بن حسن بن امیلۃ
المراغی سے۔

رسالہ فیصلہ ہفت مسئلہ وحدۃ الوجود والشہود عربی معہ ترجمہ اردو۔ انہی شاہ صاحب کی تصنیف ہے قیمت

۱۷

بلباسه لها من العز احمد بن ابراهيم الفاروقي
بلباسه لها من الامام محي الدين محمد بن
علي بن العربي قدس سره واسرارهم
اجمعين ويرحمنا بهم بلباسه لها من زين
جمال الدين يونس بن يحيي بن ابي البركات
الهاشمي العباسي بمكة المعظمة تجاه الركن
اليماني بالمسجد الحرام بلباسه لها من
شيخ الوقت عبد القادر الجيلاني ومنها انه
اعني الشيخ احمد القشاشي لبسها من يد
والده وشيخه الشيخ احمد المدني عن الشيخ
الامين بن الصديق عن الشيخ سراج الدين
عمر جبرئيل عن الشيخ عبد القادر الجنيد
المشرع عن ابيه الجنيد بن احمد عن ابيه
احمد بن موسى المشرع اليمني عن الشيخ
اسماعيل بن الصديق الجبرتي عن الشيخ
محمد المزجاجي عن الشيخ اسماعيل بن ابراهيم
الجبرتي اليمني عن الشيخ سراج الدين ابي
بكر بن محمد السلامي عن الشيخ محي الدين احمد
بن محمد بن احمد بن عبد الله بن يوسف الاسدي
عن الشيخ فخر الدين ابي بكر محمد بن علي بن نعيم
عن الشيخ ابي احمد محمد بن احمد بن عبد الله
بن يوسف الاسدي عن والده ابي محمد احمد
بن عبد الله الاسدي عن والده الشيخ
عبيد الله بن يوسف الاسدي عن شيخه
عبد الله بن قاسم بن زرية عن الشيخ

(۱۱) اُنہوں نے عزاحمد بن ابراہیم فاروقی سے
(۱۲) اُنہوں نے امام محی الدین محمد بن علی بن عربی
سے قدس سرہ اسراہم اجمعین ویرحمنا بہم اور
(۱۳) محی الدین عربی نے پہنا جمال الدین یونس بن یحییٰ
بن آبوالبرکات ہاشمی عباسی سے مکہ معظمہ میں
سامنے رکن یمانی کے مسجد الحرام میں اور اُنہوں نے
(۱۴) پہنا شیخ الوقت عبد القادر جیلانی سے اور ایک اُن
(۱۵) طریقوں میں سے یہ ہے کہ شیخ احمد قشاشی
(۱۶) نے پہنا ہاتھ سے اپنے والد اور اپنے شیخ مدنی
(۱۷) کے۔ اُنہوں نے شیخ امین بن صدیق سے
(۱۸) اُنہوں نے شیخ سراج الدین عمر جبرئیل سے
(۱۹) اُنہوں نے شیخ عبد القادر جنید مشرع سے
(۲۰) اُنہوں نے اپنے والد جنید بن احمد سے
(۲۱) اُنہوں نے اپنے والد احمد بن موسیٰ مسرع
(۲۲) یمنی سے اُنہوں نے شیخ اسمعیل بن صدیق جبرتی
(۲۳) سے اُنہوں نے شیخ محمد مزجاجی سے اُنہوں نے
(۲۴) شیخ اسمعیل بن ابراہیم جبرتی یمنی سے اُنہوں نے
(۲۵) شیخ سراج الدین ابوبکر بن محمد سلامی سے اُنہوں نے
(۲۶) شیخ محی الدین احمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ یوسف اسدی
(۲۷) سے اُنہوں نے شیخ فخر الدین ابوبکر محمد بن علی بن نعیم
(۲۸) سے اُنہوں نے شیخ ابو احمد محمد بن احمد بن عبد اللہ بن
یوسف اسدی سے اُنہوں نے اپنے والد ابو محمد احمد
(۲۹) بن عبد اللہ الاسدی سے اُنہوں نے اپنے والد شیخ
(۳۰) عبید اللہ بن یوسف اسدی سے اُنہوں نے اپنے شیخ
(۳۱) عبد اللہ بن قاسم بن زریہ سے اُنہوں نے شیخ

(۳۲)

ابی محمد عبداللہ علی الاسد الیمنی عن القطب
الغوث الفرد الجامع محی الدین ابی محمد عبدالقادر
بن ابی صالح الجیلانی قدس اللہ روحہ ثم الشیخ
ابو محمد عبدالقادر الجیلی لبسہا من ید الشیخ
ابی سعید المبارک بن علی بن الحسین بن
بندار البغدادی المخرمی بکسر المہملۃ المشددۃ
منسوب الی المخرم محلۃ ببغداد شرفہا نزلہا
بعض ولد یزید بن المخرم فنسبت الیہ ذکرہ
المنذری کما فی الطبقات الحافظ بن
رجب الحنبلی بلباسہا من ید ابی الفرج محمد بن
عبداللہ الطرطوسی بلباسہا من ید ابی الفضل
عبدالواحد بن عبدالعزیز بن الحارث التمیمی بلباسہا
من ید والدہ عبدالعزیز بن الحارث التمیمی بلباسہا من
ید استاذہ ابی بکر محمد بن دلف بن خلف بن
محمد بن جحدر الشبلی بلباسہا من ید سید
الطائفۃ الاستاذ ابی القاسم الجنید بن محمد البغدادی
قدس سرہ واسرارہم ورحمنا بہم الی آخر السند
المذکور فی سلسلۃ الصحبۃ الا ان الصوفیہ
اتفقوا علی ان الحسن البصری اخذ
عن سیدنا علی رضی اللہ عنہ وجمعی از
شجرہ نویسان درین موضع سلسلہ نسب
اثبات کنند وفیہ نظر زیرا کہ قرینہ قائم
نشدہ است بر آنکہ تربیت باطنی باین
سلسلہ بودہ باشد واللہ اعلم و آن
سلسلہ این است سیدی الشیخ ابو محمد

ابو محمد عبداللہ علی اسدی یمنی سے اُنہوں نے
(۲۴) قطب غوث الفرد الجامع محی الدین ابو محمد عبدالقادر
بن ابو صالح جیلانی قدس اللہ روحہ سے پھر شیخ
ابو محمد عبدالقادر جیلی نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ
(۲۴) ابو سعید مبارک بن علی بن حسین بن بندار بغدادی
مخرمی کے مخرم بکسر رائے مہملہ مشددہ اور یا نسبت کی
ہے۔ ایک محلہ کا نام ہے بغداد کے کہ اُسکو بزرگی
ہوئی وہاں اُتری تھی۔ بعض ولد یزید بن مخرم
کی۔ اُن سے مشہور ہوا وہ محلہ اُس نام سے۔ اُس
کو ذکر کیا ہے منذری نے ایسا ہی لکھا ہے۔ طبقات
حافظ بن رجب حنبلی میں۔ اور شیخ ابو سعید نے
(۲۵) ہاتھ سے ابو الفرج محمد بن عبداللہ طرطوسی کے اُنکو
(۲۶) پہنایا ابو الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز بن حارث تمیمی
(۲۷) نے اُنکو پہنایا اُن کے والد عبدالعزیز بن حارث تمیمی
(۲۹) اور اُن کے اُستاد ابو بکر بن محمد دلف بن حلف بن
محمد بن جحدر شبلی نے اُن کو پہنایا سید الطائفہ استاد
(۳۰) ابو القاسم جنید بن محمد بغدادی نے قدس سرہ
واسرارہم ورحمنا بہم پھر آگے وہی سند مذکور ہے
سلسلۂ صحبت کی مگر صوفیوں کا اتفاق ہے اس
امر پر کہ حسن بصری نے اخذ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے اور ایک گروہ شجرہ لکھنے والوں کے اس مقام پر
سلسلہ نسب کا ثابت کرتے ہیں اور اس میں جائے
گفتگو ہے اسواسطے کہ کوئی ایسا قرینہ نہیں پایا
جاتا کہ باطن کی تربیت اس سلسلہ میں ہوئی ہو
واللہ اعلم اور وہ سلسلہ یہ ہے کہ سیدی شیخ ابو محمد

عبد القادر الجیلانی اخذ الطریقة عن
ابیہ ابی صالح موسی جنگی دوست عن
ابیہ السید عبد اللہ عن ابیہ السید
یحیی زاهد عن ابیہ السید محمد رومی
عن ابیہ السید داؤد امیر محمد اکبر
عن ابیہ موسی ثانی عن ابیہ السید
عبد اللہ عن ابیہ السید موسی الجون
عن ابیہ السید عبد اللہ المحض عن
ابیہ السید حسن المثنی عن ابیہ الامام
حسن المجتبی عن ابیہ وامہ سیدنا علی
المرتضی وسیدتنا فاطمة الزهراء کلهما
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وکتاب غنیة الطالبین وفتوح الغیب
ومجالس ستین - کہ ملفوظ حضرت غوث
است واصل طریقہ ایشان در آنہا
مفصل است این فقیر اخذ کرد اجازت
از شیخ ابو طاهر محمد بن ابراهیم الکردی
عن ابیہ عن القشاشی عن الشناوی عن عبد الرحمن
بن عبد القادر بن عبد العزیز بن فهد
الهاشمی العلوی المکی عن عمہ جار اللہ بن
عبد العزیز بن فهد المکی عن ابی الفضل
جلال الدین سیوطی قال انبانی الشیخ
جلال الدین بن الملقن عن ابی اسحاق
التنوخی عن ابی العباس الحجار عن احمد بن
یعقوب المارستانی عن قطب الطریقة

عبد القادر جیلانی نے اخذ کیا
اپنے والد ابو صالح موسیٰ جنگی
دوست سے اُنہوں نے اپنے والد سید
عبد اللہ سے اُنہوں نے اپنے والد
سید یحییٰ زاہد سے اُنہوں نے اپنے والد
سید محمد رومی سے اُنہوں نے اپنے والد
سید داؤد سے اُنہوں نے امیر محمد اکبر سے
اُنہوں نے اپنے والد موسیٰ ثانی سے اُنہوں نے
اپنے والد سید عبد اللہ سے اُنہوں نے اپنے
والد سید موسیٰ جون سے اُنہوں نے اپنے والد
سید عبد اللہ سے اُنہوں نے اپنے والد سید حسن مثنی
سے اُنہوں نے اپنے والد امام حسن مجتبیٰ سے اُنہوں
نے اپنے والد اور والدہ سیدنا علی مرتضیٰ و سیدتنا
فاطمة الزہرا سے اور ان دونوں نے نبی صلعم سے اور کتاب
غنیة الطالبین و فتوح الغیب و مجالس ستین کے جو
ملفوظ ہیں حضرت غوث کے اور اصل طریقہ اُنکا اُنمیں مفصل
ہے اس فقیر نے اجازت حاصل کی شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم
کردی سے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے قشاشی سے
اُنہوں نے شناوی سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن عبد القادر
بن عبد العزیز بن فہد ہاشمی علوی مکی سے اُنہوں نے
اپنے چچا جار اللہ بن عبد العزیز بن فہد مکی سے اُنہوں
نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے اُنہوں نے کہا مجھ
خبر دی شیخ جلال الدین بن ملقن نے کہا مجھے خبر دی ابو اسحاق
تنوخی نے اُن کو ابو العباس حجار نے اُن کو
احمد بن یعقوب مارستانی نے اُنکو قطب الطریقہ

سلسلہ قادریہ میں ذکر کا مخصوص طریقہ

الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی
قال نبانا شیخنا ابو طاهر قال اخبرنا الشیخ
محمد سعید بن الحسن القرشی الکوکنی ثم
المدنی فی رسالۃ ایقاظ الهمم بالاوراد
والاذکار لتعرض نفحات العزیز الغفار عن
العارف بالله الشیخ ابراهیم الکردی
قال نبانا شیخنا ابو طاهر عن ابیه الشیخ
ابراهیم الکردی قال اخبرنا شیخنا الشیخ احمد
بن محمد القشاشی المدنی ان کیفیۃ ذکر الطریقۃ
العلیۃ القادریۃ ان تجلس مربعا وتضع
کفیک علی فخذیک مبسوطتین وتغمض
عینیک وتبدا بالذکر من جانبک الایسر
وتقصد ان تاخذ ما سوی الله من قلبک
وهو تحت ثدیک الایسر بقولک لا و
تمرها الی ان تطرح اله وهو المنفی
فوق کتفک الایمن وتثبت بقولک الا
من فوق کتفک الایمن الله فی قلبک
الذی القیت ما سوی الله تعالی
عنه بضرب شدید لیتاثر قلبک و
یتمکن فیه نور الذکر انتهی وعن
الشیخ ابراهیم الکردی انه قال فی ایقاظ
القوابل ینبغی لطالب الحق سبحانه ان
یسأل بعد اداء ما افترض علیه طریق
التقرب بالتزام ما یطیقه من مندوبات
الاقوال والافعال بخالص العبودیۃ

شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی نے اور خبر دی
ہم کو ہمارے شیخ ابو طاہر نے انکو شیخ محمد سعید بن
حسن قرشی کوکنی ثم المدنی نے اپنے رسالہ میں جس
نام ہے۔ ایقاظ الهمم بالاوراد والاذکار
لتعرض نفحات العزیز الغفار شیخ عارف باللہ
ابراہیم کردی سے اور خبر دی ہم کو ہمارے شیخ
ابو طاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے
کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ احمد بن محمد قشاشی
مدنی نے یہ کہ ذکر طریقہ علیہ قادریہ کا اس طور
پر ہے۔ کہ مربع بیٹھے اور دونوں ہاتھوں کو
دونوں رانوں پر رکھے کھلا ہوا اور آنکھوں کو بند
کرے اور شروع کرے ذکر کو بائیں طرف سے
اور ارادہ کرے کہ اپنے دل سے نکالتا ہے اللہ کے سوا
کو اور دل کا مقام بائیں پستان کے نیچے ہے لا سے
شروع کرے اور کھینچے اسکو یہاں تک کہ ڈالے الہ کو حالت
نفی میں اوپر داہنے مونڈھے کے اور اثبات کرے ساتھ لفظ
الا کے داہنے مونڈھے کے اوپر سے اللہ کو بیچ دل کے
جس سے ماسوائے اللہ کو نکال ڈالا تھا بہت شدت اور ضرب
کیساتھ کہ دل میں اثر ہو جائے۔ اور اس میں ذکر کا نور
قرار پکڑے انتہی۔ اور اسی سند سے ہے شیخ
ابراہیم کردی سے کہ انہوں نے کہا ہے بیچ
ایقاظ القوابل کے حق سبحانہ تعالی کے طالب کو چاہئے
بعد ادائے فرائض کے سوال کرے طریقہ اللہ کے
تقرب کا لینے پر لازم کر لینے سے اس وظیفہ کے جسکی
طاقت رکھتا ہو افعال واقوال مستحب سے خالص عبودیت کیسا

ذکر نفی اثبات کے وقت مخصوص معمول

انما تنتج المحبة الالٰهية المنتجة لما قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیما یرویہ عن ربہ تبارک وتعالیٰ وما تقرب الی عبدی بشیٔ احب الیّ مما افترضت علیہ وما یزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتی احبہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا زاد فی غیر روایۃ البخاری وفوادہ الذی یعقل بہ ولسانہ الذی یتکلم بہ فمن اراد العمل علی ذالک فعلیہ بالذکر بالغدو والاصال وان لا یکون من الغافلین فیما بین ذالک عند تقلبانہ فی الاشتغال وافضل الذکر لا الٰہ الا اللہ فان کان متجردا عن الاسباب فلینقطع بالذکر وان کان من اھل الاسباب فلیجعل منہ وردا بحسب الفراغ ومن الوسط ان یقول لا الٰہ الا اللہ الفا بعد کل من الصبح والعشاء والتہجد وعند العذر یاخذ بالمیسر والاستغفار مائۃ بعد کل من الاوقات الثلاثۃ ویعمل بمضمون حدیث من استغفر للمؤمنین والمؤمنات کل یوم سبعا وعشرین کان من الذین یستجاب لہم ویرزق بہم اھل الارض ویکون ذالک بعد الصبح ویعمل

کہ اُسکا نتیجہ محبت الٰہی ہے نتیجہ دینے والے اُس شئے کا جو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث قدسی میں یعنے نہیں نزدیکی کی طرف میرے بندہ میرے نے ساتھ کسی چیز کے جو محبوب تر ہو طرف میرے فرائض میرے سے اور ہمیشہ میرا بندہ میرا قرب چاہتا ہے ساتھ نوافل کے یہانتک کہ میرا محبوب ہوجاتا ہے۔ تو میں ہوتا ہوں اُسکے کان جنسے وہ سنتا ہے اور اُسکی آنکھیں جنسے وہ دیکھتا ہے اور اُسکے ہاتھ جنسے وہ پکڑتا ہے اور اُسکے پاؤں جنسے وہ چلتا ہے۔ اور بخاری کی اُس روایت کے سوا اور روں نے یہ بھی زیادہ روایت کیا ہے۔ کہ اُسکا دل جس سے وہ سمجھتا ہے اور اُسکی زبان جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ انتہی۔ تو جو شخص اُسپر عمل کرنا چاہے وہ صبح وشام ذکر کیا کرے اور غافلوں میں سے نہ بنے اپنے کاروبار کے شغل میں اور افضل الذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہے پس اگر مجرد ہے کسی طرح کا بکھیڑا نہیں رکھتا تو بس وہ ذکر ہی کیا کرے اور جو دنیا کے کاروبار میں گھرا ہوا ہے تو وہ اپنی فرصت کے موافق ورد ووظیفہ مقرر کرے اور اوسط کا درجہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ایک ہزار بار بعد ہر صبح اور عشا اور تہجد کی نماز کے بعد ورد کرے اور عذر کے وقت جسقدر آسان ہو اور ایک سو مرتبہ استغفار انہیں تینوں نمازوں کے بعد اور اِس حدیث شریف پر عمل کرے۔ کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے جو شخص استغفار چاہے مومنوں اور مومنات ہر روز ستائیس۲۷ دفعہ وہ ہوگا اُنمیں سے جنکی دعا قبول ہوتی ہے۔ اور جن کے سبب اہل زمین روزی پاتے ہیں۔ اور یہ بعد نماز صبح کے ہے۔

وظائف سلسلہ قادریہ

معمولات برائے سالکین سلسلہ قادری ۲۲

بمضمون حدیث من استغفر اللہ
دبر کل صلوٰۃ ثلث مرات فقال استغفر
اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب
الیہ غفرت لہ ذنوبہ وان کان قد فر من الزحف
فیقول بعد الصبح کل یوم لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء
قدیر عشر مرات وان تیسر بعد کل
فریضۃ فھو اولی ویقول بعد کل من الصبح
والعصر اللھم صل علی سیدنا محمد و
علی الہ واصحابہ عدد خلقک بدوام ملک
عشرا ویقول بعد العاشرۃ وعلی جمیع
الانبیاء والمرسلین وعلی الہم وصحبھم
والتابعین وعلی اھل طاعتک اجمعین
من اھل السموات واھل الارضین وعلینا
معھم برحمتک یا ارحم الراحمین عدد
خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک کلما ذکرک الذاکرون
وغفل عن ذکرک الغافلون وان جعل
بعد کل فریضۃ عشرا فھو ازکی ویقرا
الاخلاص بعد کل فریضۃ عشرا و
بعد رکعتی الضحی بسورتیھا والشمس
وضحھا والضحی یقول سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اور اس حدیث شریف کے مضمون پر عمل کرے یعنی
جو شخص مغفرت مانگے اللہ سے بعد ہر نماز کے تین مرتبہ اور
کہے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب
الیہ تو اسکے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ جہاد میں سے
بھاگا ہو پس کہے بعد صبح کے ہر روز لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ
الخیر وہو علی کل شیء قدیر دس مرتبہ اور جو ہر نماز
کے بعد کہے تو اولی ہے اور ہر صبح اور عصر کے بعد
دس دفعہ یہ پڑھے۔ اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی
آلہ واصحابہ عدد خلقک بدوام ملک اور دسویں دفعہ
یہ اور پڑھ لیوے وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین
وعلی الہم وصحبہم والتابعین وعلی اہل طاعتک اجمعین
من اہل السموات واہل الارضین وعلینا معہم
برحمتک یا ارحم الراحمین عدد خلقک ورضاء
نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک کلما ذکرک
الذاکرون وغفل عن ذکرک الغافلون۔ اور
جو ہر فرضوں کے بعد دس مرتبہ ورد کرے۔
تو اور بہت خوب ہے۔ اور ہر نماز فرض کے بعد
دس دفعہ سورہ اخلاص پڑھا کرے اور بعد
دو رکعتوں چاشت کے سورتین والشمس وضحہا
اور والضحی پڑھے اسکے بعد یوں کہے سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ارشاد رحیمیہ در طریقہ
حضرات نقشبندیہ معہ رسالہ متبرکہ حضرت خواجہ باقی باللہ
معہ ترجمہ اردو ذکر و اشغال توجہ و مراقبہ قیمت چار آنہ

٢٣

عدد خلق الله بدوام الله عشرا ويٰس
وتبارك كل صباح ومساء ويزيد في
المساء بعد المغرب سورة الٓمٓ السجدة
وان ضاق الوقت عن يٰس في الليل فالٓمٓ
السجدة وتبارك ويصلي ست ركعات
من الاوابين بعد المغرب ويقول بعد
ركعتي المغرب مرحبا بملائكة الليل مرحبا
بالملكين الكريمين الكاتبين اكتبا في صحيفتي
اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك
له واشهد ان محمدا عبده ورسوله واشهد
ان الجنة حق والنار حق والموت حق و
القبر حق والسؤال حق والحشر حق والحساب
حق والشفاعة حق والصراط حق والميزان
حق واشهد ان الساعة اٰتية لا ريب
فيها وان الله يبعث من في القبور اللهم
اني اودعك هذه الشهادة ليوم
حاجتي اليها اللهم احطط بها وزري واغفر بها
ذنبي وثقل بها ميزاني واوجب لي بها اماني
وتجاوز بها عني برحمتك يا ارحم الراحمين
وينوي بعد ركعتي المغرب في ركعتين
منها حفظ الايمان مع الاوابين ويقول بعد
السلام اللهم سددني بالايمان واحفظه
علي في حياتي وعند وفاتي وبعد مماتي
كما وصى به الشيخ محي الدين قدس الله سره
في باب الوصايا من الفتوحات المكية قال

عدد خلق اللہ بدوام اللہ دس مرتبہ اور یٰس اور
تبارک ہر صبح وشام پڑھے۔ اور مغرب کو بعد
نماز کے سورۂ الٓمٓ سجدہ پڑھے۔ اور جو یٰس
پڑھنے کا وقت نہ پائے رات کو تو الٓمٓ سجدہ اور
تبارک پڑھے۔ اور بعد نماز مغرب کے چھ رکعتیں
نفل اوابین اور بعد مغرب کے دو رکعتوں
کے یہ کہے مرحبا بملائکۃ اللیل مرحبا بالملکین الکریمین
الکاتبین اکتبا فی صحیفتی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
واشہد ان الجنۃ حق والنار حق والموت حق و
القبر حق والسوال حق والحشر حق والحساب حق و
الشفاعۃ حق والصراط حق والمیزان حق واشہد
ان الساعۃ اٰتیۃ لا ریب فیہا وان اللہ یبعث
من فی القبور اللہم انی اودعک ہذہ
الشہادۃ لیوم حاجتی الیہا اللہم احطط بہا
وزری واغفر بہا ذنبی وثقل بہا میزانی
واوجب لی بہا امانی وتجاوز بہا عنی
برحمتک یا ارحم الراحمین اور بعد دو
رکعت مغرب کے نیت کرے دو رکعتوں
حفظ الایمان کی اوابین کے ساتھ اور بعد سلام
کے یہ کہے اللہم سددنی بالایمان
واحفظہ علی فی حیاتی وعند وفاتی
وبعد مماتی۔ اس کی وصیت کی ہے
شیخ محی الدین قدس اللہ سرہ نے فتوحات
مکیہ کے باب الوصایا میں یوں فرمایا ہے۔

شیخ ابن عربی رحمہ اللہ کا عمل

يقرأ في كل ركعة فيها الاخلاص ستا
والمعوذتين مرة مرة ركعتين بعد ما بينه
الاوابين مع الاستخارة اي المطلقة التي
يعملها اهل الله كل يوم لاعمال الليل و
والنهار قال الشيخ محي الدين قدس سره جربنا
ذلك فوجدنا فيه كل خير ودعاء
الاستخارة هو ما سبق ويقول بعد
كل فريضة استغفر الله العظيم الذي
لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه
اللهم انت السلام ومنك السلام واليك
يرجع السلام حينا ربنا بالسلام و
ادخلنا دار السلام تباركت ربنا و
تعاليت يا ذا الجلال والاكرام ثم يقرأ
الفاتحة الى اخرها ثم والهكم اله واحد
لا اله الا هو الرحمن الرحيم ثم يقول
اللهم اني اقدم اليك بين يدي ذالك
كله الله لا اله الا هو الحي القيوم الى قوله
العلي العظيم ثم امن الرسول الى اخر السورة
ثم شهد الله انه لا اله الا هو الى قوله
ان الدين عند الله الاسلام فيقول
بعده وانا اشهد بما شهد الله
به واستودع الله هذه الشهادة
وهي لي عند الله وديعة ثم يقول قل اللهم
مالك الملك الى قوله بغير حساب ثم
يقول اللهم يا رحمن الدنيا والاخرة

کہ پڑھے اِس کی ہر رکعت میں سورۂ اخلاص
چھ چھ مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل
اعوذ برب الناس ایک ایک دفعہ اِس کے
بعد دو رکعتیں اوابین کی نیت سے ساتھ
استخارہ کے یعنے مطلق جو اولیاء اللہ پڑھا
کرتے ہیں۔ ہر روز اعمال شب و روز کیواسطے
شیخ محی الدین قدس سرہٗ فرماتے ہیں ہم نے
تجربہ کیا ہے۔ تو اسمیں سراسر بہتری پائی ہے اور
دعا استخارہ کی وہی ہے۔ جو پہلے گذری اور ہر
فرضوں کے بعد کہے استغفر اللہ العظیم الذی
لا الہ الا هو الحی القیوم واتوب الیہ اللھم
انت السلام ومنک السلام والیک یرجع
السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام
تبارکت ربنا تعالیت یا ذا الجلال والاکرام
پھر الحمد کی صورت پھر الھکم الہ واحد لا الہ
الا هو الرحمن الرحیم پھر کہے اللھم انی اقدم
الیک بین یدی اللہ ذٰلک تک اللہ لا الہ
الا هو الحی القیوم وهو العلی العظیم تک پھر
اٰمن الرسول آخر سورۃ تک پھر شہد اللہ انہ
لا الہ الا هو عند اللہ الاسلام تک پھر
کہے وانا اشہد بما شہد اللہ بہ استودع
اللہ ھذہ الشہادۃ وھی لی عند اللہ
ودیعۃ پھر کہے قل اللھم مالک الملک
سے بغیر حساب تک پھر کہے اللھم
یا رحمن الدنیا والاخرۃ

۲۵

ورحیمہما رحمانی انت ترحمنی فارحمنی برحمۃ
من عندک تغنینی بہا عن رحمۃ من سواک
ثم الاخلاص والمعوذتین ثم یقول سبحان
اللہ ثلثا وثلثین مرۃ والحمد للہ ثلثا وثلثین
مرۃ واللہ اکبر اربع وثلثین مرۃ
ثم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت بیدہ
الخیر وہو علی کل شئ قدیر اللہم
لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد
منک الجد ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم ان اللہ وملائکتہ
الایۃ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم ثم یدعو بما احب ثم یختم
سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون
الایۃ ثم لا الہ الا اللہ عشر مرات ہذا
بعد کل فریضۃ ویقول کل یوم بعد
الصبح یا اللہ یا واحد یا احد یا جواد
انفحنی منک بنفحۃ خیر انک علی کل
ما تشاء قدیر احد عشر مرۃ ویکون ابتداء
من یوم الخمیس بعد قرات الفاتحۃ بغوث
الثقلین قدس سرہ ومشائخ السلسلۃ
من السابقین واللاحقین کما شرطہ المشائخ
ویقول یا عزیز کل یوم بعد الصبح
احد واربعین مرۃ ویا الہ الا الہہ الرفیع

ورحیمہما رحمانی انت ترحمنی فارحمنی
برحمۃ من عندک تغنینی بہا عن رحمۃ
من سواک پھر سورۂ اخلاص اور قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پھر کہے سبحان اللہ تینتیس دفعہ اور الحمد للہ
تینتیس دفعہ اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ
الخیر وہو علی کل شئ قدیر اللہم
لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد
منک الجد ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی
النبی الخ آخر آیۃ تک پھر درود پڑھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر پھر دعا مانگے جو چاہے پھر
کہے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون
آخر آیۃ تک پھر لا الہ الا اللہ دس مرتبہ یہ بعد ہر
فرض نماز کے اور ہر روز بعد صبح کی نماز کے کہے۔
یا اللہ یا واحد یا احد یا جواد انفحنی منک
بنفحۃ خیر انک علی کل ما تشاء قدیر گیارہ دفعہ
اور اسکو شروع کرے پنجشنبہ سے اسطور سے کہ پہلے
حضرت غوث الثقلین قدس سرہ اور مشائخ سلسلہ
پہلے پچھلے سبکی فاتحہ دے جیسے اس کو شرط کیا ہے
مشائخ نے اور کہے یا عزیز ہر روز بعد صبح
کے اکتالیس مرتبہ اور یا الہ الا الہہ الرفیع

مشائخ متوفی کو فوت شدہ کا ایصال ثواب

خمسة عشر مرة ويا قيوم فلا يفوت شئ من علمه ولا يؤده وعشرين مرة و ان وسع الوقت قال سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم مائة مرة ويصوم ثلثة ايام من كل شهر ومن زاد زاده الله فان وجد من نفسه قوة فليصم من شوال ستا ومن ذي الحجة التسع الاول وشيخنا الامام كان يامر اصحابه باحياء هذا الليالي العشر بقراءة القران كل ليلة عشرة اجزاء بالمدارسة ففي كل ثلاث ليال ختمة وليلة العيد ختمة كاملة بالتقسيم هذا ومن الايام الفاضلة يوم عاشورة ويوم النصف من شعبان وورد في الفضائل رجب احاديث باسانيد ضعيفة لا باس بالعمل بها فان وجد من نفسه قوة فليعمل بها رجاء فضل الله تعالى فمنها صوم اول رجب كفارة ثلاث سنين والثاني كفارة سنتين والثالث كفارة سنة ثم كل يوم شهرا ومنها في رجب يوم وليلة من صام ذلك اليوم وقام تلك الليلة كان كمن صام الدهر مائة سنة۔ سواء السبیل کلیمی مع ترجمہ اردو مصنفہ جد امجد حضرت خواجہ کلیم اللہ چشتی شاہجہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر مکمل اور جامع بحث قابل دید کتاب ہے۔ ہدیہ ایک روپیہ

پندرہ دفعہ اور یا قیوم فلا یفوت شئ من علمہ ولا یؤدہ ستائیس مرتبہ اور وقت میں گنجائش ہو تو یہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم سو مرتبہ اور ہر مہینے میں تین روزہ رکھے اور جو زیادہ رکھے اللہ زیادہ کرے اسکو اور جو اپنے نفس میں قوت پائے تو رکھے چھ روزہ عید کے اور بقرعید کے نو روزے اول تاریخ سے نویں تک اور ہمارے شیخ امام اپنے اصحاب کو امر کرتے تھے کہ ان دس راتوں کو بیدار رہے۔ اور قرآن شریف پڑھے ہر رات کو دس سیپارے تو تین رات میں ختم کرے اور دسویں رات کو ایک ختم پورا کرے اس تقسیم سے اور ایام فاضلہ سے عاشورہ ہے اور پندرہویں رات شعبان کی اور رجب کے فضائل وارد ہیں حدیث ضعیف اسناد سے کہ اُن پر عمل کرنا مضائقہ نہیں اگر آدمی اپنے میں قوت دیکھے۔ اُن پر عمل کرے اللہ کے فضل کی امید پر اُن میں سے ایک روزہ پہلی رجب کا ہے جس کا ثواب تین برس کا کفارہ ہے اور دوسرے کا روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور تیسرا روزہ ایک برس کا کفارہ ہے۔ بعد اس کے پھر ہر روزہ ایک ایک مہینے کا کفارہ ہے اور ایک ان میں سے یہ ہے کہ ماہ رجب میں ایک روزہ اور ایک شب ایسی ہے کہ جو اُس دن روزہ رکھے اور اُس رات کو عبادت کرے تو ایسا ہے جیسے برابر سو برس روزہ رکھے

فهو لثلاث بقين من رجب
ومنها من صام سبعة ايام غلقت
عنه سبعة ابواب جهنم ومن
صام ثمانية ايام فتحت له ثمانية
ابواب الجنة ومن وجد قوة
من نفسه فقد ورد افضل الصيام
صوم اخي داؤد كان يصوم
يوما ويفطر يوما ولا يفر اذا
لاقى رواه الترمذي وغيره عن
ابن عمر لشيخ سعيد الكوكني و
قال الشيخ حسن العجمي المكي وعند
الاستطاعة يزيد على ما ذكر
قراءة سورة الاخلاص الف
مرة والصلوة على النبي صلى
الله عليه وآله وسلم الف مرة
ويقول في كل يوم الف مرة لا اله
الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد وهو على كل
شيء قدير وان يقول في الصبح كل يوم
الف مرة سبحان الله وبحمده انتهى
اما طريقه نقشبنديه را شعب بسيار است در ديار هندوستان
از دو جهت شائع شده است يكے جهت
خواجه محمد باقی و دیگر جهت امیر ابو العلے دور دیار
ماوراء النهر از جهت مخدوم اعظم مولانا خواجگی
شائع است و اشهر شعب آن بحسب رسائل تصوف

پس وہ واسطے تیسری رجب کے ہے
اور بعض اُن میں سے یہ ہے کہ جو سات
روزے رکھے اُس پر سات دروازے دوزخ
کے بند ہوتے ہیں ۔ اور جو آٹھ روزے رکھے
آٹھوں دروازے جنت کے اُسکے واسطے
کھل جائیں گے اور جو اپنے نفس میں قوت
پائے تو حدیث شریف میں آیا ہے افضل
روزہ میرے بھائی داؤد پیغمبر کا ہے ۔ کہ
وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک
روز افطار کرتے تھے اُسکو روایت کیا
ترمذی وغیرہ نے ابن عمر سے واسطے شیخ سعید کوکنی
کے اور کہا شیخ حسن عجمی مکی نے اور مقدور ہو
تو زیادہ کرے اسپر سورۂ اخلاص ایک ہزار
مرتبہ پڑھے اور ہزار بار درود پڑھے اور
ہر روز ہزار بار پڑھے لا اله الا الله
وحده لا شريك له له الملك وله
الحمد وهو على كل شيء قدير اور ہر روز صبح کو
پڑھے ایکہزار بار سبحان الله وبحمده ۔ انتہی
لیکن طریقہ نقشبندیہ کے بہت شعبہ ہیں ۔
ملک ہندوستان میں دو جہت سے شائع
ہیں تو خواجہ محمد باقی کی جہت سے اور
دوسرا میر ابو العلے کی جہت سے اور ملک
ماوراء النہر میں مخدوم اعظم مولانا خواجگی کی
جہت سے مشہور ہے اور اُن سب میں بہت
مشہور بموجب تصوف کے رسالوں کے

شاہ صاحب رحمہ کا ایک اور سلسلہ طریقت
۲۸

وبیان اشغال قوم شعبہ جامیہ ست و باز
جہت خواجہ محمدؒ باقی را شعب بسیار است
اشہر آنہا دو شعبہ است شعبہ شیخ محمد معصوم
و شعبہ شیخ آدم بنوری و ہر یکے ازین دو اشغال
دارد غیر اشغال متقدمان این طریقہ و این فقیر را
بہر یکے ازین شعبہا ارتباط صحیح واقع شدہ است
پس ارتباط این فقیر از جہت بیعت و صحبت
و تلقین اشغال و اجازت و خرقہ با والد
خود ہست شیخ عبد الرحیم قدس سرہ
و حضرت ایشان را با چہار کس از مشائخ
این طریق ارتباط واقع است نخست با سید عبد اللہ
دوم با میر ابو القاسم اکبر آبادی سیوم با خواجہ خورد
ولد خواجہ محمدؒ باقی چہارم با میر نور العلی خلف میر
ابو العلی۔ فالسید عبد اللہ عن الشیخ آدم
البنوری عن الشیخ احمد السرہندی عن خواجہ
محمد باقی و خواجہ خورد عن الشیخ احمد
السرہندی و عن خواجہ حسام الدین و شیخ
الہداد کلہم عن خواجہ محمد باقی بالسند
المذکور فی سلسلۃ الصحبۃ و میر ابو القاسم
الاکبر آبادی الملقب بخلیفہ عن ملا ولی
محمد الاکبر آبادی عن الامیر ابو العلی عن
عمہ الامیر عبد اللہ عن خالہ خواجہ عبد الحق
عن عمہ خواجہ یحیی عن ابیہ خواجہ عبید اللہ
الاحرار و از میر نور العلی خرقہ بایشان رسید عن والدہ الامیر
ابو العلی اکبر آبادی و این فقیر اشغال طریقہ احمدیہ را از ملا محمد دلیل گیلانی

اور اشغال قوم کے بیان کے شعبہ جامیہ ہے اور پھر
خواجہ محمد باقی کی جہت سے بہت شعبے ہیں اُن میں
دو شعبہ بہت مشہور ہیں۔ ایک شعبہ شیخ محمد معصوم
کا اور ایک شعبہ شیخ آدم بنوری کا اور اُن دونوں میں
سے شغل ہیں سوائے اشغال متقدمان طریقہ کے اور اس
فقیر کو اُن سب شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے پس
ارتباط اس فقیر کو جہت صحبت و بیعت و تلقین اشغال و
اجازت و خرقہ سے اپنے (۱) والد شیخ عبد الرحیم
قدس سرہ سے ہے۔ اور اُنکو چار مشائخ سے اِس
طریقہ سے ارتباط واقع ہے۔ (۱) پہلے سید عبد اللہ سے
(۲) دوسرے امیر ابو القاسم اکبر آبادی سے (۳) تیسرے خواجہ خورد
ولد خواجہ محمد باقی سے (۴) چوتھے میر نور العلی خلف میر
ابو العلی سے (۲) تو سید عبد اللہ کو (۳) شیخ آدم بنوری
سے اُن کو (۴) شیخ احمد سرہندی سے اُن کو خواجہ
(۵) محمد باقی سے اور خواجہ خورد کو شیخ احمد سرہندی
سے اور خواجہ حسام الدین سے اور شیخ
الہداد اور اُن سب کو خواجہ محمد باقی سے
اُسی سند سے جو مذکور ہو چکی ہے سلسلہ صحبت
میں اور میر ابو القاسم اکبر آبادی الملقب بخلیفہ کو
ملا ولی محمد اکبر آبادی سے اُنکو میر ابو العلی سے
اُن کو اپنے چچا امیر عبد اللہ سے اُن کو اپنے
ماموں خواجہ عبد الحق سے اُن کو خواجہ یحیی سے
اور اُن کو اپنے والد خواجہ عبید اللہ احرار سے اور
میر نور العلی سے اُنکو خرقہ پہنچا اُنکو اپنے والد امیر
ابو العلی اکبر آبادی سے اور اس فقیر نے اشغال طریقہ احمدیہ کو ملا محمد دلیل

گیلانی

استفاضہ طریقہ احمدیہ کا حصول

اخذکرده عن شیخ میر موسے ہٹھی کوٹی عن
الشیخ محمد معصوم عن ابیہ الشیخ احمد
السھرندی و این فقیر را خرقہ نقشبندیہ
از شیخ ابوطاہر مدنی رسیده و ایشان را از
کس والد بزرگوار ایشاں شیخ
ابراہیم کروی و شیخ احمد نخلی و شیخ
عبداللہ بصری مکی و شیخ ابراہیم را ارتباط
با شیخ احمد قشاشی است از جہت تلقین و خرقہ
عن ابی المواهب احمد الشناوی عن
الشیخ محمد بن محمد بن عبد الرحمن التهنیسی
عن مولانا محمد امین ابن اخت ملا جامی
عن مولانا غیاث الدین احمد عن مولانا
علاؤ الدین محمد عن مولانا عبد الرحمن الجامی
عن مولانا سعید الدین الکاشغری عن مولانا
نظام الدین خاموش عن خواجہ علاؤ الدین
العطار عن خواجہ بهاؤ الدین نقشبند
و شیخ احمد نخلی اشغال این طریقہ اخذ کرده از سید میر کلال البلخی
عن ملا محمد عرب البلخی عن ملا الہ الشیرغانی
عن ملا خورد عزیزان عن مخدوم الاعظم
ملا خواجگی عن مولانا محمد قاضی
عن خواجہ عبید اللہ الاحرار
والشیخ عبد اللہ البصری لبس
الخرقة عن الشیخ عبد اللہ
باقشیر المکی عن الشیخ تاج الدین
السنبھلی نزیل مکة عن خواجہ محمد

حاصل کیا اُنہوں نے اپنے شیخ میر موسیٰ ہٹی کوٹی
سے اُنہوں نے شیخ محمد معصوم سے اُنہوں نے اپنے
والد شیخ احمد سرہندی سے اور اس فقیر کو خرقہ نقشبندیہ
حاصل ہوا شیخ ابوطاہر مدنی سے اور اُنکو ہیں مشائخوں
سے اپنے والد بزرگوار شیخ ابراہیم کردی سے اور
شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبداللہ بصری مکی
سے اور شیخ ابراہیم کو ارتباط ہے شیخ احمد
قشاشی سے جہت سے تلقین و خرقہ کے ابو
المواہب شیخ احمد شناوی سے اُنکو شیخ محمد
بن محمد بن عبد الرحمن تہنیسی سے اُنکو مولانا
محمد امین ملا جامی کے بھانجے سے اُنکو مولانا
شیخ غیاث الدین احمد سے اُنکو مولانا علاؤ الدین
محمد سے اُن کو مولانا عبد الرحمن جامی سے
اُن کو مولانا سعید الدین کاشغری سے اُنکو
مولانا نظام الدین خاموش سے اُنکو خواجہ
علاؤ الدین عطار سے اُنکو خواجہ بہاؤ الدین
نقشبندیہ سے اور شیخ احمد نخلی نے اشغال
اِس طریق کے حاصل کئے سید میر کلال بلخی سے
اُنہوں نے ملا الہ شیرغانی سے اُنہوں نے
ملا خورد عزیزان سے اُنہوں نے مخدوم الاعظم
ملا خواجگی سے اُنہوں نے مولانا محمد قاضی
سے اُنہوں نے خواجہ عبید اللہ احرار سے
اور شیخ عبداللہ بصری نے خرقہ پہنا ہاتھ
سے شیخ عبداللہ باقشیر مکی کے اُنکو پہنایا
تاج الدین سنبھلی نزیل مکہ نے اُن کو خواجہ محمد

باقی بسنده المذکور ثم الخواجہ نقشبند اخذ عن روح خواجہ عبد الخالق الغجدوانی وعن خواجہ محمد بابا السماسی وعن خلیفۃ الامیر سید کلال وخواجہ محمد بابا السماسی عن خواجہ عزیزان بمثل ما ذکرنا فی سلسلۃ الصحبۃ الا ان ھٰھنا نکتۃ اخری ننبہ علیہا فالشیخ ابو علی الفارمدی اخذ ایضًا عن خواجہ ابی الحسن الخرقانی عن الشیخ ابی یزید البسطامی من طریق الباطن لا من طریق الظاھر فان وفات الشیخ ابی یزید قبل ولادۃ خواجہ ابی الحسن بمدت مدیدۃ والشیخ ابو یزید عن سیدنا الامام جعفر الصادق من طریق الباطن لا الظاھر لان ولادۃ الشیخ ابی یزید بعد وفات الامام جعفر الصادق بمدۃ مدیدۃ والامام جعفر الصادق اخذ من جہتین الاولی جہۃ ابائہ رضی اللہ عنہم وقد ذکرناہ والثانیۃ انہ اخذ الطریقۃ عن ابی امہ القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق والقاسم اخذھا عن سلمان الفارسی عن سیدنا ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلت وفی اخذ القاسم عن سلمان لا یمکن ان یکون الا

باقی نے اُسی سند مذکور سے پھر خواجہ نقشبند نے حاصل کی خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی روح سے اور خواجہ محمد بابا سماسی اور خلیفہ امیر سید کلال سے اور خواجہ محمد بابا سماسی نے خواجہ عزیزان سے جیسا ہمنے سلسلہ صحبت میں ذکر کیا ہے۔ مگر یہاں ایک اور نکتہ ہے اُس سے آگاہ ہو بس شیخ ابو علی فارمدی نے بھی حاصل کیا ہے خواجہ ابو الحسن خرقانی سے اُنہوں نے شیخ ابو یزید بسطامی سے باطن کے طور پر ظاہر کے طور پر نہیں کیونکہ ولادت شیخ ابو یزید کی خواجہ ابو الحسن کی ولادت سے بہت مدت پہلے ہوئی ہے اور شیخ ابو یزید نے سیدنا امام جعفر صادق سے باطن کے طریق سے ظاہر کے طریق سے نہیں اسواسطے کہ ولادت شیخ ابو یزید کی بہت مدت کے بعد ہوئی ہے وفات امام جعفر صادق سے اور امام جعفر صادق نے حاصل کیا دو طریق سے ایک تو اپنے آبا رضی اللہ عنہم کے طریق سے اور وہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور دوسرے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق سے اور قاسم نے حاصل کیا سلمان فارسی سے اور اُنہوں نے سیدنا ابو بکر صدیق سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے میں کہتا ہوں قاسم کا سلمان سے حاصل کرنا ممکن نہیں۔ مگر

سلسلہ نقشبندیہ کا اتصال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

من جهة الباطن يظهر ذالك من تتبع اسماء
الرجال والله اعلم والحسن البصري ينسب
الى سيدنا على رضى الله تعالى عنهم
عند اهل السلوك قاطبة وان كان اهل
الحديث لا يثبتون ذالك وقد
انتصر الشيخ احمد القشاشي لاهل
السلوك والكلام واف وشاف فى
الكتاب العقد الفريد فى سلاسل اهل
التوحيد والله اعلم ـ بايد دانست كه
گليانى بفتح كاف فارسيه اول وتشديد دوم
نسبت به قبيله از افاغنه كه ميان دوآبه پشاور
سكونت دارند و با قوم يوسف زئى بنو اعمام
مى شوند ہٹی کوٹ تبا ئين ہند يتين قريتة
من مضافات جلال آباد وجلال آباد بلدة
بين كابل وپشاور بهنبسى بفتح موحده والنون
ومهمله نسبه بهنسا بالقصر بلده بصعيد مصر
الادنى ، تلاكه . بفتح الالف و
تشديد الكاف العربية وهاء فارسيه
اين يمين تخلص مى كند ـ واورا ديوانے
است مشهور ، چبرغان بجيم فارسيه
مضمومه وباء موحده مضمومه وراء مهمله ساكنه
وغين معجمه بلده است بر دو مرحله از بلخ
شبرغان تعريف اوست ومعنى چبرغان
بلفظ تركى چيز يكه يكے بعد دیگرے در طول مانند
قطار بوده باشد عزيزان لفظ تعظيم مثل

باطن کی جہت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے اسماء الرجال
کے تتبع سے واللہ اعلم ۔ اور حسن بصری نسبت
کئے گئے ہیں ۔ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم
سے اہل سلوک کے نزدیک یقینا اگرچہ
اہل حدیث اسے ثابت نہیں کرتے اور
تحقیق بہت تائید کی ہے شیخ احمد قشاشی
نے اہل سلوک کے کلام وافی وشافی سے
اپنی کتاب عقد الفرید فی سلاسل اہل التوحید
میں واللہ اعلم ۔ جاننا چاہئے کہ گلیانی بفتح
کاف فارسیہ اول وتشدید دوم یاء نسبت
کی ہے قبیلہ افغانوں میں سے جو پشاور
کے دوآبہ میں رہتے ہیں ۔ اور قوم یوسف زئی
کے چچا زادوں میں ہیں ۔ ہٹی کوٹ دونوں تار
ہندیہ ایک گاؤں ہے توابع جلال آباد سے
اور جلال آباد ایک شہر ہے درمیان کابل
اور پشاور کے بھنسی بفتح موحدہ والنون اور
سین مہملہ بالقصر اور یاء نسبت کی ایک شہر ہے
صعید مصر ادنیٰ میں تلاکہ بفتح الف وتشدید کاف
عربی وہائی فارسی ابن یمین تخلص کرتے ہیں اور
انکا دیوان مشہور ہے چبرغان بجیم فارسی مضمومہ
اور باء موحدہ اور راء مہملہ ساکن اور غین معجمہ
ایک شہر ہے بلخ سے دو منزل شبرغان اسکی
تعریف ہے ۔ اور چبرغان لفظ ترکی میں اسے
کہتے ہیں ۔ جو چیز ایک بعد ایک کے ہو طول
میں مانند قطار کی عزیزان لفظ تعظیم ہے جیسے

میران وسیدی وغیر آن وباقشیر بالمفظ یمین
حرف نسبت است کہ اول کلمہ می آید مانند
یار نسبت کہ در آخر کلمہ می آید سنبھل بیائے
ہندیہ کہ اشمام ہا وارد بلدہ است درار
نہر جمنا وگنگا نزدیک جبال شرقی دار الخلافہ دہلی
کاتب حروف گوید کہ حضرت والد قدس سرہ
می فرمودند کہ چون حضرت خلیفہ ابو القاسم
مرا اجازت دادند فرمودند کہ در طریقہ ما مثال
نمی باشد و وصایا نمی نویسند عمدہ در طریق ما
کتاب فقرات است آنرا از مشائخ خود عنعن
اخذ کردہ ایم ومشائخ ما بحفظ وعمل بآن وصیت
می کردند شما آنرا از نسخہ من بنویسید پس
حضرت ایشان آنرا استنساخ کردند واجازت
حضرت ایشان این فقیر را شامل شد کتاب
فقرات را وبعض مواضع اشکال در آن
کتاب از حضرت ایشان استفسار نمودم
واشغال آنرا از حضرت ایشان بوجہ نیک تلقی
نمودم والحمد للہ کاتب حروف گوید کہ شیخ تاج الدین
سنبھلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی در باب اشغال
نقشبندیہ رسالہ دارند مختصر والد بزرگوار آنرا بغایت می
پسندند وآنرا بخط خود از نزدیک بعض اصحاب شیخ
تاج الدین انتساخ کردہ بودند وطالبان را بہمان
اسلوب ارشاد می فرمودند این فقیر آنرا پیش حضرت
ایشان بحثاً ودرایۃً خواندہ است۔

تفہیمات الٰہیہ حضرت شاہ صاحب کی معرکتہ الآراء تصنیف جلد اول قیمت ۶/

میران وسیدی وغیرہ کے باقشیر بالفظ یمین
میں حرف نسبت کا ہے کہ کلمہ کے اول آتا ہے
جیسے یار نسبت کی آخر میں آتی ہے سنبھل با
ہندیہ کہ ہا کے شامل ایک شہر ہے گنگا جمنا کے
اُس طرف قریب جبال شرقی دار الخلافہ دہلی کے
کاتب حروف کہتا ہے کہ جب حضرت خلیفہ
ابو القاسم نے مجھے اجازت دی۔ فرمایا کہ
ہمارے طریقہ میں فرمان نہیں ہوتا اور
وصیتیں نہیں لکھتے ہمارے طریق میں
عمدہ کتاب فقرات ہے وہ ہمنے بھی مشائخ
سے بطریق عنعن کے حاصل کی ہے اور ہمارے
مشائخ اُسکے حفظ اور عمل کرنے پر وصیت
کرتے آئے ہیں۔ تم وہ میری کتاب سے نقل
کرلو پس حضرت والد نے وہ نقل کرلی اور اُنکی
اجازت اِس فقیر کو ہوئی اور اسمیں بعض مقام
مشکل اِس فقیر نے اُن سے دریافت کئے
اور اُسکے اشغال بہت اچھی طرح سیکھ لئے۔
والحمد للہ کاتب حروف کہتا ہے کہ شیخ تاج الدین
سنبھلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی کا ایک سالہ ہے
مختصر اشغال نقشبندیہ میں والد بزرگوار اُس
کو بہت پسند فرماتے تھے۔ اور اُسے شیخ
تاج الدین کے بعض اصحاب سے لیکر
اپنے ہاتھ سے نقل کیا تھا اور اسطور طالبوں
کو ارشاد فرماتے تھے اِس فقیر نے وہ
رسالہ اُن سے بحثاً ودرایۃً پڑھا ہے۔

۳۳ مرشد کی ضرورت

خواستم کہ آنرا بعینہ نقل کنم و باللہ التوفیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اعلم وفقک اللہ تعالیٰ ان معتقد السادۃ النقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم ہو معتقد اہل السنۃ والجماعۃ وطریقتہم دوام العبودیۃ التی لا یتصور بغیر اداء العبادۃ وہی عبارۃ عن دوام مع الحق سبحانہ بلا مزاحمۃ شعور بالغیر مع الذہول عن صفۃ الحضور بوجود الحق سبحانہ ولا یحصل ہذہ السعادۃ العظیمۃ بغیر تصرف الجذبۃ الالہیۃ ولا سبب فی طریق الجذبۃ اقوی من صحبۃ الشیخ الذی سلوکہ بطریق الجذبۃ قال الشیخ ابو علی الدقاق قدس اللہ سرہ الشجرۃ التی تنبت بنفسہا لا تثمر وان کان لہا ثمر یکون بغیر لذۃ وسنۃ اللہ تعالیٰ جاریۃ علی انہ لا بد من السبب فکما ان التوالد والتناسل الصوری لا یحصل بغیر الوالد والوالدۃ کذلک التوالد المعنوی حصولہ بغیر المرشد متعذر قال فی رسالۃ المکیۃ من لا شیخ لہ فالشیطان شیخہ ہذہ الطریقۃ العلیۃ النقشبندیۃ اخذہا

میں نے چاہا اسکو بعینہ نقل کروں اور توفیق اللہ کی طرف سے ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین جان تو تجھکو توفیق عطا کرے اللہ تعالیٰ کہ عقیدہ حضرات نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم کا وہ ہی ہے جو عقیدہ اہل سنت وجماعت کا ہے اور طریقہ ہے دوام عبودیت کا جو بغیر ادائے عبادت کے متصور نہیں۔ اور وہ عبارت ہے اس سے کہ ہمیشہ مع الحق ہو سبحانہ تعالیٰ کہ شعور بالغیر اس کے مزاحم نہ ہو ساتھ فراموشی کے صفت حضور بوجود الحق کے سبحانہ تعالیٰ اور یہ سعادت عظمیٰ بغیر جذبہ الٰہی کے نہیں حاصل ہو سکتی اور طریق جذبہ میں کوئی بہت قوی سبب نہیں سوائے صحبت ایسے شخص کی جسکا سلوک بطریق جذبہ کے ہو شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے کہا ہے کہ جو درخت خود بخود اگتا ہے اسکا ثمر نہیں ہوتا اور جو اسمیں ثمر لگتا بھی تو اسمیں لذت نہیں ہوتی اور سنت الٰہی جاری ہے اسپر کہ کوئی سبب ہو تو جیسے ظاہری توالد وتناسل بے ماں اور باپ کے نہیں حاصل ہوتا اسی طرح توالد معنوی کا حاصل ہونا بغیر مرشد کے مشکل ہے رسالہ مکیہ میں لکھا ہے من لا شیخ لہ فالشیطان شیخہ یعنی جسکا کوئی مرشد نہیں اسکا شیطان پیر ہے اور طریقہ علیہ نقشبندیہ حاصل

مرشد کے بغیر طے ہونا بڑی مشکل ہے

جسکا کامرشد نہیں اسکا مرشد شیطان ہے

شاہ صاحب کا
۳۴ اکمل شجرہ طریقت

العقبۃ الفقیر فی النقصان والعاجز
فی معرفۃ الرحمن تاج الدین السنبھلی
عن مھدی الزمان الخواجہ محمد باقی
وھو اخذھا عن المولی خواجگی امکنکی
وھو اخذھا عن المولی درویش محمد
وھو عن المولی محمد زاھد وھو عن
الغوث الاعظم الخواجہ عبید اللہ
احرار وھو عن الشیخ الشیوخ یعقوب
الجرخی وھو من حضرۃ الخواجہ الکبیر الخواجہ
بھاء الحق والدین المعروف بنقشبند وھو
عن السید کلال وھو عن الخواجہ محمد بابا
السماسی وھو عن حضرت العزیزان الخواجہ
علی الرامیتنی وھو عن الخواجہ محمود الفغنوی
وھو عن الخواجہ عارف الریوکری وھو عن
الخواجہ عبد الخالق الغجدوانی وھو عن الشیخ
یوسف بن یعقوب بن ایوب الھمدانی وھو
عن ابی علی الفارمدی وھو من ابی الحسن
الخرقانی والشیخ ابو علی لہ نسبۃ الجذبۃ والصحبۃ
والاستفاضۃ بالشیخ ابی القاسم الکرگانی ایضاً
وحیث عند المحققین ان الشیوخ ثلاثۃ شیخ
الخرقۃ وشیخ الذکر وشیخ الصحبۃ وشیخ الصحبۃ
اتم واکمل فی الارتباط وھو الشیخ الحقیقی
لا جرم اوردنا نسبۃ الشیخ ابی القاسم الذی
انتھی بھا السلوک الشیخ ابی علی وبین الشیخ
ابی القاسم الی الامام علی بن موسی الرضا

کیا ہے اس فقیر نے جو نقصان میں کامل
ہے اور معرفت رحمٰن میں عاجز ہے تاج الدین
سنبھلی کہ حاصل کیا ہے مہدی زمان
خواجہ محمد باقی سے اور انہوں نے ملا خواجگی
امکنکی سے انہوں نے ملا درویش محمد سے
انہوں نے ملا محمد زاہد سے انہوں نے غوث الاعظم
خواجہ عبید اللہ احرار سے انہوں نے شیخ الشیوخ
یعقوب چرخی سے انہوں نے حضرت خواجہ
کبیر خواجہ بہاؤ الحق والدین معروف بہ نقشبند سے
انہوں نے سید کلال سے انہوں نے خواجہ
محمد بابا سماسی سے انہوں نے حضرت عزیزان
سے انہوں نے خواجہ علی رامیتنی سے انہوں نے
خواجہ محمود خیر فغنوی سے انہوں نے خواجہ عارف
ریوگری سے انہوں نے خواجہ عبد الخالق غجدوانی
سے انہوں نے شیخ یوسف بن یعقوب بن ایوب
ہمدانی سے انہوں نے ابو علی فارمدی سے انہوں نے
ابو الحسن خرقانی سے اور شیخ ابو علی کو نسبت
جذبہ و صحبت اور استفاضہ کی ہے شیخ ابو القاسم
گرگانی سے بھی اور اس سبب سے محققین کے نزدیک
شیخ تین ہوتے ہیں ایک شیخ خرقہ اور ایک
شیخ ذکر اور ایک شیخ صحبت اور شیخ صحبت ارتباط
میں اکمل اور اتم ہے اور وہی شیخ حقیقی ہے ہمنے
ذکر کیا اسی وجہ ضروری سے شیخ ابو القاسم کو
کہ وہاں جا کر سلوک تمام ہوا شیخ ابو علی کا اور
شیخ ابو القاسم سے امام علی بن موسیٰ رضا تک

اقسام مشائخ تصوف کی
اقسام مشائخ

وسائط شیخ ابو عثمان المغربی و ابو علی
الکاتب و ابو علی الرودباری و سید الطائفۃ
الجنید بغدادی والسری السقطی و معروف
الکرخی رضی اللہ تعالی عنہم وللمعروف
قدس سرہ نسبۃ اخری یتصل بہا الی
داؤد الطائی عن حبیب العجمی عن الحسن
البصری قدس اللہ اسرارہم ونسبۃ معروف
الی باب مدینۃ العلم معروف و مشہور ھہنا
الان ارجع الی راس الکلام فاعلم ان الشیخ ابا
الحسن الخرقانی اخذ عن روحانیۃ ابی یزید البسطامی
کنسبۃ اویس قدس اللہ سرہ من منبع الانوار
علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات وھکذا
نسبۃ سلطان العارفین الی روحانیۃ جعفر
الصادق والمعروف من خدمۃ وصحبۃ غیر
صحیح والامام جعفر الصادق مع وجود
انوار وراثۃ آبائہ الکرام یتصل بجدہ
لامہ القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق
رضی اللہ تعالی عنہم وھو من فقہاء السبعۃ
فی التابعین کان من الکملاء فی علم الظاہر و
الباطن وھو منسوب الی سلمان الفارسی
رضی اللہ تعالی عنہ وسلمان مع تشرفہ بصحبۃ
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخذ الطریقۃ
عن الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ
وھو عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
والطریق الاخری الامام جعفر ابا عن جد

درمیان میں واسطے ہیں شیخ ابو عثمان مغربی
اور ابو علی کاتب اور ابو علی رودباری اور سید
الطائفہ جنید بغدادی اور سری سقطی و معروف کرخی
رضی اللہ تعالی عنہم اور معروف کرخی قدس اللہ سرہ کو
ایک اور نسبت ہے جو ابو داؤد طائی کو جا ملتی
ہے حبیب عجمی سے انکو حسن بصری سے قدس
اللہ اسرارہم اور معروف کرخی کی نسبت حضرت باب مدینہ
علم یعنی علی تک معروف اور مشہور ہے اور اب میں
رجوع ہوتا ہوں آغاز کلام سے پس
جاننا چاہئے کہ شیخ ابو الحسن خرقانی نے
حاصل کیا ابو یزید بسطامی کی روح سے جیسے حضرت
اویس قدس اللہ سرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اور اسیطرح سلطان العارفین کی
نسبت ہے روحانیت امام جعفر صادق سے اور وہ جو
مشہور خدمت و صحبت ہے، وہ صحیح نہیں ہے اور امام جعفر
صادق نے باوجود اپنے آبا کی وراثت کے انوار
اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہم سے حاصل کیا اور ساتوں فقہا سے ہیں۔
تابعین میں علم ظاہر اور علم باطن دونوں میں کامل
اور انکو نسبت ہے سلمان فارسی سے رضی اللہ تعالی
عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ کو باوجود شرف صحبت
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسبت طریقہ ہے
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اور انکو نبی صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اور دوسرا طریقہ امام جعفر کو باپ دادا
سے وہ مشہور ہے در دروازہ شہر علم یعنی حضرت

فیض حاصل ہونے کے دیگر ذر
٣٦

الی باب مدینۃ العلم معروفۃ علی رضی اللہ تعالے عنہ تک

فصل

طریق الوصول الی اللہ تعالے علی طریق السادۃ النقشبندیۃ اما الطریق الاول الذکر بمحض الصحبۃ او بالذکر او با المراقبۃ وطریق ذکر ھذہ السلسلۃ ان تذکر الکلمۃ الطیبۃ اعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بحبس النفس و تراعی العدد الوتر واذا جاء فی العدد احد عشرین مرۃ ولم یظھر للذکر اثر فھذا دلیل علی عدم قبول فتشرع فی ابتداء الذکر من اصل واثر الذکر ھو انک فی زمان النفی منتفی عنک وجود البشریۃ وفی الاثبات یظھر فیک اثر من آثار تصرفات الجذبات الالھیۃ والاثر متفاوت بحسب الاستعداد فبعضھم اول ما یحصل الغیبۃ عما سوی الحق وبعضھم اول ما تحصل لہ السکر والغیبۃ وبعد ذلک یتحقق لہ وجود العدم وبعدہ یتشرف بالفناء کما قال الشیخ عبد اللہ الانصاری فی تفسیر ھذہ الآیۃ واذکر ربک اذا نسیت غیرہ ثم نسیت ذکرک ثم نسیت فی ذکر الحق ایاک اکمل ذکرک

فصل

طریق وصول الی اللہ بطور حضرات نقشبندیہ کے یا فقط صحبت سے ہے یا ذکر سے یا مراقبہ سے اور طریق ذکر اس سلسلہ کا یوں ہے کہ ذکر کرے کلمہ طیبہ کا یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حبس نفس سے۔ اور گنتی میں طاق عدد کی رعایت رکھے اور جب ذکر اکیس[۲۱] مرتبے گذر جاوے اور اسکا کچھ اثر ظاہر نہو تو یہ دلیل ہے اس کے قبول نہ ہونے کی۔ پھر نئے سرے سے ذکر شروع کرے اور ذکر کا اثر یہ ہے کہ جب کہے لا الہ تو وجود بشریہ کی نفی ہو جاوے اور جب کہے الا اللہ تو ظاہر ہوں آثار تصرفات جذبات الہیہ کے اور اثر اپنی اپنی استعداد کے موافق ظاہر ہوتا ہے بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ انکو پہلے غیبت ماسوائے حق سے حاصل ہوتی ہے اور بعضے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ انکو پہلے سکر اور غیبت اور اس کے بعد عدم کا وجود ثابت ہوتا ہے اور اس کے بعد فنا جیسے شیخ عبد اللہ انصاری نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ واذکر ربک اذا نسیت کہ جب بھول جاوے تو ماسوائے حق کے پھر بھول جاوے تو اپنے ذکر کو پھر بھول جاوے تو حق کے ذکر میں اپنے تئیں تو تیرا ذکر کامل ہو گیا

اول طریقہ حضرات نقشبندیہ

۲ اقرب نقشبندیہ وصول الی اللہ کا ذکر لہ

ذکر نفی اثبات کا مخصوص طریقہ

۳۷

واعلى الدرجات واتمها الفناء اعنى لا يبقى
للسالك خبر عما سوى الله وكيفية الذكر ان
تجعل اللسان ملتصقا بسقف الفم وتلصق
الشفة بالشفة والاسنان بالاسنان و
تحبس النفس وتشرع كلمة لا مبتدئا بها
من السرة وتصعد بها الى جانب الدماغ
فاذا وصلت الى الدماغ ملت بالٓه الى
جانب الكتف اليمين الا الله الى جانب
اليسار فرميت بها على القلب الصنوبرى
بقوة بحيث يظهر اثرها وحرارتها فى سائر
الجسد وتميل محمد رسول الله من
اليسار الى جانب اليمين اى تاتى بها
بينهما وتقول بعد ذلك بالقلب ايضا
الهى انت مقصودى ورضاك مطلوبى
يعنى من هذا الذكر مع توجه القلب على
وجه يظهر اثره فى القلب ويتاثر منه و
يكون ذلك كله بحيث لا يظهر على ظاهره
حركة ولا يشعر به من كان بقربه وتحبس
نفسه بذكر مرة او ثلاثا مراعيا
للوتر وقال حضرة الخواجه قدس سره
فى معنى الكلمة الطيبة ان لا اله معناه
نفى الالهة الطبيعية والا الله
اثبات المعبود محمد رسول الله
معناه انك ادخلت نفسك
فى مقام فاتبعونى بالحق

اور اعلیٰ اور اتم درجہ ذکر کا فنا ہے یعنی تیری
زبان کو خبر نہ رہے ماسوا اللہ کے اور کیفیت
ذکر کی یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگائے اور
لب کو لب سے اور دانتوں کو دانتوں سے
اور حبس دم کرے اور شروع کرے کلمہ لفظ
لا کو ناف سے دماغ کی طرف لے جائے اور
جب دماغ کو پہونچے تو کہے آلہ کو داہنے مونڈھے
کی طرف الا اللہ کو بائیں مونڈھے کی طرف پھر اُسے
قلب صنوبری پر مارے ایسے زور سے کہ اُس کا
اثر اور حرارت سارے جسم میں معلوم ہو۔
اور لفظ محمد رسول اللہ کو بائیں طرف سے داہنی
طرف کو یعنی اُن کے درمیان اور اُس کے
بعد دل سے یوں کہے الٰہی انت مقصودی
ورضاک مطلوبی یعنے اس ذکر سے تو ہی میرا
مقصود ہے اور تیری ہی رضا مجھے مطلوب ہے قلب
کی توجہ سے ایسی طرح کہ دل میں اثر معلوم ہو
اور دل اُس سے متاثر ہو اور یہ سب اس طرح سے
ہو کہ ظاہر میں حرکت نہ معلوم ہو جو کوئی پاس
بیٹھا ہو وہ بھی نہ جانے اور حبس نفس کرے
ایک بار ذکر کرے یا تین بار طاق عدد کی رعایت
کرے اور حضرت خواجہ قدس سرہ نے کلمہ طیبہ کے
معنے یوں فرمائے ہیں لا الٰہ نفی ہے
الٰہوں کی طبیعت سے اور الا اللہ اثبات ہے
معبود کی محمد رسول اللہ اسکے معنے یہ ہیں
کہ تو نے اپنے تئیں داخل کیا مقام فاتبعونی بالحق میں

ذکر نفی اثبات کے وقت ضرب میں مارنا

۳۸ مبتدی سالکین کا تصور

وبعض اکابر هذه السلسلة قال فی
معنی الکلمة الطیبة ان المبتدی یتصور
فی لا اله لا معبود والمتوسط یلاحظ
لا مقصود والمنتهی لا موجود الا الله
تکون ملاحظة وقال الاکابر ملم ینته
السیر الی الله ویضع القدم فی السیر فی الله
تکون ملاحظة لا موجود الا الله کفرا و
قیل معناها لا متصرف فی الملک والملکوت
الا الله وینبغی الاجتهاد فی مداومة الذکر
لا تترک فی حال ولا وقت لا فی قیامک
ولا قعودک ولا فی حدیثک ولا
فی نومک وان حصل لک فی الذکر او
فی مجالسة الشیخ کیفیة فافرضها کالخط
المستقیم فان تخیل هذا المعنی وشغل
الخیال بامر واحد محمد للجمعیة وقال
بعض الاکابر اذا تغیرت متغیرة
من بدنک بواسطة الخیال وتاثیره
ینبغی لک ان تتبع تلک العشرة حتی
یحصل لک التعطیل کما قال بعض
الاکابر الشغل هو عدم الشغل وعدم
الشغل هو الشغل وقال المولی سعد الدین
الکاشغری رحمة الله علیه ان الشیخ عبد الکبیر
الیمنی سألنی وقال ما الذکر فقلت له
لا اله الا الله فقال ما هذا ذکر هذا عبارة

اور اس سلسلہ کے بعضے بزرگوں نے کہا ہے کہ
معنے کلمہ طیبہ کے یہ ہیں کہ مبتدی تصور کرے
لا الٰہ یعنی لا معبود اور جو متوسط ہوں خیال
کرے لا مقصود اور منتہی سمجھے کہ لا موجود الا اللہ
کا ملاحظہ ہووے اور بزرگوں نے کہا ہے کہ جب
منتہی ہو جاتے سیر الی اللہ اور قدم رکھے بیچ سیر
فی اللہ کے اور ملاحظہ کرے لا موجود الا اللہ کا
تو یہ کفر ہے اور بعضوں نے اسکے معنی کہے ہیں لا متصرف
فی الملک والملکوت الا اللہ اور ضرور مناسب ہے
کوشش کرنی ذکر کی مداومت کی کسی حال اور
کسی وقت نہ ترک کرے ۔ کھڑے نہ بیٹھے نہ
باتیں کرتے نہ سوتے ۔ اور جو ذکر میں یا شیخ
کی مجلس میں کچھ کیفیت حاصل ہو تو اسکو فرضی
کرے جیسے ایک خط مستقیم ۔ اور جب یہ معنی خیال
میں بندہ جاویں اور خیال انکی ایک امر میں مشغول
ہو جاوے تو یہ جمعیت کے واسطے بہت مددگار ہے
اور بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ جب ایک بال
بھی بدن سے متغیر ہو جائے خیال کیواسطے اور
اثر معلوم ہو تو چاہئے کہ اسکو چھوڑے نہیں یہاں تک
کہ حاصل ہو جائے تعطیل جیسے بعض بزرگوں
نے کہا ہے کہ الشغل ہو عدم الشغل و عدم
الشغل ہو الشغل اور ملا سعد الدین
کاشغری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ شیخ
عبد الکبیر یمنی نے مجھسے پوچھا کہ ذکر کیا ہے
میں نے کہا لا الہ الا اللہ کہا یہ تو عبارت ہے ذکر

محبوب عجیب گنج ملفوظات خواجگان چشت رحمۃ اللہ علیہم اردو ۔ قیمت تین روپے

ذکر کیا ہے؟

٣٩

فقلت له ا فدانت فقال الذكر ان
تعلم انك لا تقدر على وجدانه و
قال السيد الطائفة الجنيد التصوف
هو ان تجلس ساعة متعطلة من ملاحظة
كل شئ وقال شيخ الاسلام في ملاحظة
ذلك يحصل الوجدان بغير تفتيش و
رؤية بغير نظر ومقصود الطائفة
العلية الصوفية حصول مشاهدة
الحق كانك تراه وتلك الحضور يسمونها
مشاهدة تكون بالقلب واما الرؤية
فيكون بعين الراس والفرق بين
الرؤية والمشاهدة انك في الرؤية
لا تقدر ان تبعدها عن نفسك
وفي المشاهدة انت بالخيار ؏
الطريقة الثانية للسادة النقشبندية
في سبب الوصول وحصول المعرفة وهي
اسهل الطرق واقربها التوجه والمراقبة
وهو ان ذلك المعنى المقدس الذي بغير
كيف ولا مثال المفهوم من الاسم المبارك
اعني الله بغير واسطة عبارة عربية
او عبرية او فارسية او غيرها تلاحظه
وتحفظه في خيالك وتتوجه بجميع قواك
ومداركك الى القلب الصنوبري وتداوم
على هذا الامر وتتكلف في ملازمة

کشکول کلیمی فارسی معہ ترجمہ اردو مصنفہ خواجہ شیخ کلیم اللہ صاحب جہان آبادی قیمت ۸

نہیں ہے۔ پھر میں نے کہا آپ فرمائیے تو کہا ذکر یہ
ہے کہ تم جانو یہ کہ تم اُسکے وجدان پر قادر نہیں
ہو اور سید الطائفہ جنید نے فرمایا ہے کہ تصوف
یہ ہے کہ ایک ساعت معطل بیٹھے کل شئی کے ملاحظہ
سے اور شیخ الاسلام نے کہا ہے اسکے ملاحظہ
میں حاصل ہوتا ہے۔ وصال بغیر جستجو کے اور
دیدار بے نظر کے اور مقصود صوفیہ کے طریقہ علیہ کا
حصول ہے مشاہدہ حق کا کانک تراہ اور اس
حضور کا نام اُنہوں نے مشاہدہ بالقلب
رکھا ہے۔ اور دیکھنا جو ہوتا ہے وہ سر کی
آنکھوں سے ہوتا ہے اور فرق رویت اور
مشاہدہ میں یہ ہے کہ رویت میں قادر
نہیں ہوتا کہ اُسے اپنے سے دُور کرے۔
اور مشاہدہ میں اختیار ہے۔
دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا
وصول کے سبب اور معرفت کے حصول میں
اور وہ بہت آسان اور بہت قریب ہے
سو وہ کیا ہے توجہ اور مراقبہ ہے اور وہ یہ
ہے کہ وہ معنی مقدس جو بغیر کیف اور اُن کی
مثال نہیں مفہوم ہے۔ اللہ کے نام مبارک کا
بے واسطہ عبارت عربیہ یا عبریہ یا فارسیہ
وغیرہ اُسکا لحاظ اور اُسکی حفاظت کرے
اپنے خیال میں اور متوجہ ہو تمام قوتوں اور مدرکوں
سے قلب صنوبری کی طرف اور اس پر مداومت
کرے اور تکلف کرے اُسکے لازم کرلینے کو

تصوف کیا ہے؟

حتی تذھب الکلفة من البین ویصیر
ھذا الامر کلہ ملکۃ لك وقال بعض
الاکابر من النقشبندیۃ ان المعنی
المقصود ان تغشی علیك فتخیلہ بصورة
نور بسیط محیط بجمیع الموجودات العلمیة
والغیبیة واجعل فی مقابلۃ البصیرة
ومع حفظ ذالك تتوجہ الی القلب
الصنوبری بجمیع القوی وتدارك الی
ان تقوی البصیرة وتذھب الصورة
ویترتب علی ذلك ظھور المعنی المقصود
قال حضرة الخواجہ عبید اللہ الاحرار
ان المراقبة من المفاعلة فلابد من
التراقب من الجانبین مع ھذا لابد
المراقب ان یکون مراقبا لاطلاع علی
اطلاع الحق سبحانہ علی احوالہ ویداوم
علی ذلك او یکون مراقبا
لاطلاعہ علی موجدہ بلا فتور
وتشتت خاطرہ
والطریق الاخر ان یکون مراقبا بقلب
الصنوبری ولا یترك الخواطر تحل
فیہ حتی تیسر لہ الربط بقلبہ الحقیقی
من غیر ملاحظۃ معنی المفاعلۃ وطریق
المراقبۃ اعلی من طریق النفی والاثبات

در الثمین عربی مع ترجمہ اردو حضرت شاہ صاحب کی چالیس حدیثیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوضات برکات کی تشریح میں قیمت ۱مر

یہانتک کہ کلفت درمیان سے جاتی رہے اور
اِس امر کا ملکہ ہو جائے اور بعض بزرگوں
نے نقشبندیہ کے کہا ہے کہ معنے مقصود کے
یہ ہیں کہ بیخودی ہو جائے پھر خیال کرے اُسکو
ایک نور بسیط کی صورت میں جو احاطہ کئے
ہوئے ہے سب موجودات علمیہ وغیبیہ کو اور
اُسکو بصیرت کے مقابلہ کرے اور باوجود
اسکی حفاظت کے قلب صنوبری کی طرف متوجہ
ہو اپنے تمام قوی سے اور تدارک کرے اِس
امر کا کہ بصیرت قوی ہو جائے اور صورت
جاتی رہے اور مترتب اِس امر پر ظہور معنی
مقصود کا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار نے
فرمایا ہے کہ مراقبہ باب مفاعلہ ہے تو
ضرور ہے تراقب دونوں طرف سے تو بس
مراقبہ کرنیوالے کو ضرور چاہئیے یہ کہ ہو مراقب
اپنی اطلاع کا حق سبحانہ کے مطلع ہونیسے
اُسکے حال پر اور اسکی مداومت کرے اور
یا مراقب ہو اپنی اطلاع کا اپنے موجد پر بلا فتور
اور پریشان خاطری کے اور ایک اور
یہ طریق ہے کہ اپنے قلب صنوبری کا
مراقب ہو اور اسمیں کوئی خطرہ نہ آنے دے
یہانتک کہ اُسکو اپنے قلب حقیقی سے ربط
آسان ہو جائے بدون ملاحظہ معنی مفاعلہ
کے اور مراقبہ کا طریق بہت اعلیٰ ہے
نفی اثبات کے طریق سے اور بہت

مراقبہ کا طریقہ

۴۱

اقرب الی الجذبة الالهية من غيرها
ومن طريق المراقبة يمكن الوصول الى الوزارة
والتصرف في الملك والملكوت ويمكن بها
الاشراف على الخواطر والنظر الى الغير
بنظر الموهبة وتنوير باطنه ومن
ملكة المراقبة يحصل دوام الجمعية و
دوام قبول القلوب وهذا المعنى يسمى
جمعا وقبولا الطريق الثالثة طريق
الرابطة بالشيخ الذي وصل الى
مقام المشاهدة وتحقق بالتجليات
الذاتية فان رؤيته بمقتضى هم
الذين اذا رأوا ذكر الله تفيد فائدة
الذكر وصحبته بموجب هم جلساء الله
تنتج صحبة المذكور واذا تيسر صحبة
مثل هذا العزيز ورأيت اثره في نفسك
فينبغي لك ان تحفظ ذلك الاثر الذي
تشاهده فيك بقدر الامكان وان
حصل شيء في ذلك المعنى فتور راجع مصاحبته
حتى يرجع لك ببركته ذلك الاثر و
هكذا تفعل مرة بعد اخرى حتى تصير
تلك الكيفية ملكة لك وان لم
تظهر من صحبة ذلك العزيز اثر
ولكن حصلت به محبة وانجذاب

تفہیمات الٰہیہ جزاول جدا مجد حضرت مولانا شاہ ولی اللہ
صاحب قدس سرہ کی معرکۃ الآرا تصنیف قیمت چھ آنہ ۶/

قریب ہے جذبہ الٰہیہ سے اور مراقبہ کے طریق
سے ممکن ہے وصول وزارت کا اور ملک و
ملکوت میں تصرف کا اور ممکن ہے معلوم
کرلینا لوگوں کی دلکی باتوں کا اور دوسرے
کیطرف بخشش کی نظر کرنیکا اور اسکے باطن کو
منور کرنیکا اور مراقبہ کے ملکہ سے جمعیت دائمی
حاصل ہوتی ہے اور لوگوں کے دلکا ہمیشہ مقبول ہوتا
ہے اور اسی بات کو کہتے جمع و قبول۔ اور تیسرا طریق
رابطہ ہے اس شیخ سے جو مشاہدہ کے مقام کو
پہنچا ہوا ہے اور تجلیات ذاتیہ سے متحقق ہوا ہے
اس واسطے کہ اس کی رویت بموجب
اسکے کہ اذا رأوا ذکر اللہ ذکر کا فائدہ
دیتی ہے اور اس کی صحبت بموجب اسکے
کہ هم جلساء اللہ اس صحبت مذکور کا
فائدہ دیتی ہے اور جب ایسے عزیز کی صحبت
میسر ہو جائے اور اپنے نفس میں اس کا
اثر معلوم ہو تو چاہیے کہ اسکی حفاظت کرے
جو اثر مشاہدہ کیا ہے جہانتک تجھسے ممکن ہو
اور جو اس میں فتور آجائے تو اس شیخ کی
مصاحبت کیطرف رجوع ہو کہ پھر تجکو حاصل
ہو اسکی برکت سے وہ اثر اور اسیطور
کیا کرتا کہ وہ کیفیت ملکہ ہو جائے اور جو اس
عزیز کی صحبت سے یہ اثر ظاہر نہو لیکن اس
سے محبت اور انجذاب حاصل ہو۔

ترانہ کلیمی حصہ اول و دوم فارسی و قوالی غزلوں کا مجموعہ قیمت ۱/

مراقبہ کا فائدہ
رابطہ شیخ کی ضرورت

فینبغی ان تحفظ صورتہ فی الخیال وتتوجہ القلب الصنوبری حتی تحصل الغیبۃ والفناء عن النفس وان وقفت عن الترقی فینبغی ان تجعل صورۃ الشیخ علی کتفک الایمن وتعتبر من کتفک الایمن قلبک وامرا ممتدا وتاتی بالشیخ علی ذلک الامر الممتد وتجعلہ فی قلبک فانہ یرجی لک بذالک حضور الغیبۃ والفناء۔

تو چاہئے کہ اُسکی صورت خیال میں رکھے اور قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو۔ تا کہ حاصل ہو غیبت اور فنا نفس سے اور اگر وقفہ ہو جائے ترقی میں تو چاہئے کہ صورت شیخ کی اپنے داہنے مونڈھے کیطرف خیال کرے اور اپنے قلب کو ایک امر ممتد اعتبار کرے داہنے مونڈھے تک اور شیخ کو اس امر ممتد کیساتھ اپنے قلب میں لائے اور امید ہے اس سے حضور غیبت اور فنا کی۔

فصل ۳

فی الکلمات القدسیۃ الماثورۃ عن حضرۃ الخواجہ عبد الخالق غجدوانی وھی احد عشر کلمۃ بنی طریق السادۃ النقشبندیۃ علیھا وھی ھذہ

۱ یادکرد ۲ بازگشت ۳ نگاھداشت ۴ یادداشت ۵ ھوش دردم ۶ سفر دروطن ۷ نظر برقدم ۸ خلوت درانجمن ۹ وقوف زمانی ۱۰ وقوف عددی ۱۱ وقوف قلبی وحیث کان حضرۃ الخواجہ عبد الخالق رأس حلقۃ ھذہ الطائفۃ لزم بیان الفاظ المصطلح علیھا فلنشرحھا مقتصدین بین الاجمال والتفصیل وھذا انا اشرع فی ذلک

یادکرد وھو عبارۃ عن ذکر اللسان او القلب یعنی کن دائما فی تکرار الذکر

فصل ۳

حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے کلمات قدسیہ ماثورہ کے بیان میں۔ اور وہ گیارہ کلمے ہیں جن پر نقشبندیہ کے طریقہ کی بنا ہے۔ سو وہ یہ ہیں یادکرد۔ بازگشت۔ نگاہداشت۔ یادداشت۔ ہوش دردم۔ سفر در وطن۔ نظر بر قدم۔ خلوت در انجمن۔ وقوف زمانی۔ وقوف عددی۔ وقوف قلبی۔ اور چونکہ خواجہ عبد الخالق اس طریقہ کے سر حلقہ ہیں تو انکے الفاظ مصطلح کا بیان ضرور ہے ہم اُنکی شرح کرتے ہیں اجمال و تفصیل کے درمیان وہ یہ ہے۔

یادکرد اسے کہتے ہیں۔ ذکر زبان یا ذکر قلب کو یعنی ہمیشہ وہ ذکر کیا کرے۔

درالثمین عربی معہ ترجمہ اردو ہدیہ ڈیڑھ آنہ ۱؎

یادکرد ۔ اصطلاحات نقشبندیہ

الذی استفد تہ من الشیخ الی ان
یحصل لک حضور الحق وطریقۃ
تعلیم الذکر ان الشیخ یذکر اولا
بقلبہ الکلمۃ الطیبۃ والمرید یحضر قلبہ
فی مقابلۃ قلب الشیخ ویفتح عینیہ
ویطبق فمہ کما مر بیانہ قال حضرۃ
الخواجہ بہاء الدین قدس سرہ
ان المقصود من الذکر ان یکون
القلب دائما حاضرا مع الحق بوصف
المحبۃ والتعظیم لان الذکر
طرد الغفلۃ ؛
(۲) بازگشت یعنی ان الذاکر کلما ذکر
بقلبہ الکلمۃ الطیبۃ قال عقیبها بذلک
اللسان الٰہی انت مقصودی
ورضاک مطلوبی یعنی من ھذا
الذکر لان ھذہ الکلمۃ تفید نفی
کل خاطر عن ملیح وقبیح حتی یخلص الذکر
ویتفرغ السر عما سوی الخلق واذا لم
یجد الذاکر لہ اخلاصا فی ھذا الکلام
قال علی سبیل التقلید من المرشد
فانہ یحصل لہ ببرکۃ ذلک الاخلاص
ان شاء اللہ تعالیٰ ؛
(۳) نگاہداشت ۔ وھو عبارۃ عن
مراقبۃ الخواطر یعنی اذا کرر الکلمۃ
فی نفسہ یراعی ان لا یخطر ببالہ

جو شیخ نے بتایا ہے تاکہ حضور حق حاصل
ہو ۔ اور طریقہ تعلیم ذکر کا یہ ہے کہ پہلے شیخ
آپ کلمہ طیبہ کا ذکر کرے اور مرید اپنے
قلب کو شیخ کے قلب کے مقابل کرے اور
کھلی رکھے دونوں آنکھیں اپنی اور منہ بند
کرے جیسے ہم پہلے بتا چکے ہیں حضرت خواجہ
بہاؤ الدین قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ مقصد
ذکر سے یہ ہے کہ ہمیشہ قلب حاضر مع الحق ہو ۔
محبت اور تعظیم کیساتھ ۔ اسلئے کہ غفلت کو
دفع کرتا ہے ۔
(۲) بازگشت یعنی ذاکر جب قلب سے ذکر کرے
کلمہ طیبہ کا اسکے بعد زبان سے کہے الٰہی
انت مقصودی ورضاک مطلوبی یعنی
اس ذکر سے الٰہی تو ہی میرا مقصود ہے اور
تیری ہی رضا مطلوب ہے ۔ اسواسطے
کہ یہ کلمہ فائدہ دیتا ہے ہر خطرہ اچھے اور
برے کی نفی کا تاکہ ذکر خالص ہو جائے
اور سر فارغ ہو جائے ماسوائے حق سے
اور جو ذاکر اخلاص نہ پائے اس کلام
میں تو مرشد کی تقلید کی رو سے کہے
تو اس کی برکت سے اخلاص ہو جائے گا
انشاء اللہ تعالیٰ
(۳) نگاہداشت اور یہ عبارت ہے خطروں کے
مراقبہ کا یعنی جب دل میں کلمہ کی تکرار کرے تو
اسکی رعایت کرے کہ کوئی خطرہ دل میں نہ آئے

خاطر ويجتهد ان لا يخطر له خاطر
الغير في ساعة او ساعتين فان
ذلك مهم عند الاكابر وبعض كمل
الاولياء احيانا يتم لهم هذا المعنى
ياد داشت هو عبارة عن دوام
الحضور مع الحق سبحانه على
سبيل الذوق وبعض الاكابر قال
في شرح هذه الكلمات الاربع هكذا
ياد كرد يعني تكلف في الذكر باز گشت
يعني رجع الى الحق سبحانه على وجه
الانكسار نگاهداشت يعني حافظ على
هذا رجوع ياد داشت يعني رسخ سره
هوش در دم يعني ان بناء الامر هذا الطريق
على النفس فينبغي ان يجتهد على حفظها بين
المنفسين في الطبيعة حتى لا يدخل بغفلة
ولا يخرج بغفلة **سفر در وطن** يعني ان سفر
السالك يكون في الطبيعة البشرية يعني
ينتقل من الصفات الذميمة الى الصفات
الحميدة كما قال بعض الاكابر ان
الشخص اذا انتقل الى اي محل لا
تفارقه الصفات الخبيثة ما لم ينتقل
عنه وقيل روية الغيب في الشهادة
نظر بر قدم يعني ان السالك ينبغي
ان يكون نظره على قدمه في مشيه
في البلد والصحراء حتى لا يتفرق

اور اس میں کوشش کرے کہ اس کے
دل میں کوئی خطرہ نہ آئے غیر کا ایک ساعت
یا دو ساعت کیونکہ یہ امر بہت ضروری ہے
بزرگوں کے نزدیک اور بعض کامل اولیاء
کبھی کبھی یہ بات حاصل ہوتی ہے **یاد داشت**
دوام حضور مع الحق کو بطریق ذوق کے اور
بعض بزرگوں نے ان چار کلموں کی یوں شرح
کی ہے۔ یاد کرد یعنی ذکر میں تکلف
باز گشت یعنی اللہ سے رجوع ازراہ عجز کے
نگاہداشت یعنی اس رجوع کی حفاظت
یاد داشت یعنی سر کو راسخ کرے
ہوش در دم یعنی اس طریقہ کی بنا
اس امر پر ہے۔ اس کی حفاظت کرے
درمیان دونوں نفسوں کے نہ غفلت سے
داخل ہو کوئی نفس نہ نکلے غفلت سے
کوئی سانس **سفر در وطن** یعنی سالک کا
سفر طبیعت بشریہ میں ہے یعنی بری صفتوں کو
چھوڑ کر اچھی اختیار کرے جیسا کہ کہا ہے۔
بعضے بزرگوں نے یعنی آدمی کسی مکان
کو جائے اسکی صفتیں بری اس کے ساتھ
ہوتی ہیں جب تک انسے نہ نقل کرے اور
بعضوں نے کہا ہے کہ غیب کو دیکھے شہادت میں
نظر بر قدم یعنی سالک کو چاہیے کہ اسکی
نظر قدم پر ہو شہر میں چلے پھرے یا جنگل میں
اسلئے کہ اسکی نظر متفرق نہ ہو جائے اور جسے نہ دیکھنا چاہیے

نظرہ ویبصر مالا ینبغی فیتفرق علیہ
قلبہ ویمکن ان یکون المراد بالنظر الی
قدم ان یکون نظر السالک فی الاول
وہلۃ الی نہایۃ السلوک یعنی الی
حضرت الذات فقط کما قال فارس
بن عیسی البغدادی سألت الحلاج
فقلت لہ من المرید فقال ہو الرامی
باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علی
شئ حتی یصل ویحتمل ان یکون ہذا
المعنی ہو الذی قال الشیخ رویم ادب
المسافر ان لا یجاوز ہمتہ قدمہ
خلوت در انجمن یعنی ینبغی للسالک ان
یکون ظاہرہ مع الخلق وباطنہ مع الحق
الیہ بالشغل والقلب بالحق وما احسن
ما قیل فی ذالک شعر فمن داخل کن صاحبا
غیر غافل ومن خارج خالط کبعض الاجانب
قال اکابر الطریق ان فی ہذہ الطریقۃ
الجمعیۃ فی الملاء والتفرقۃ فی الخلوۃ
وقوف زمانی یعنی یحاسب
اوقات نفسک ہل مرۃ باعمال الخیر
فتشکر اذ باعمال الشر فتستغفر علی
حسب مراتبہم فان حسنات الابرار
سیئات المقربین وقوف عددی
ہو عبارۃ عن

حیات ولی اردو حضرت شاہ صاحب اور انکے آبا اجداد اور انکے خاندان کے معزز افراد کی سوانح عمری قیمت ۱۲

اُسے نہ دیکھے اور اُس کا قلب متفرق ہو جاوے
اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ سالک کی نظر
اول ہی مرتبہ سلوک کے نہایت پر ہو
یعنی فقط حضرت ذات کی طرف جیسا فارس
بن عیسی بغدادی کا قول ہے کہ میں نے
حلاج سے سوال کیا تو میں نے کہا
مرید کون ہے اُنہوں نے کہا ھو الرامی
باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علی شئ
حتی یصل۔ اور احتمال ہے کہ ہو مراد اس سے وہ
معنے جو شیخ رویم نے فرمایا ہے ادب المسافر
ان لا یجاوز ہمتہ قدمہ یعنی مسافر کا ادب
یہ ہے کہ اُسکی ہمت کا قدم پیچھے نہ پڑے۔
(۸) خلوت در انجمن یعنی سالک کو چاہئیے کہ بظاہر خلقت
کیساتھ ہو اور باطن میں خالق کیساتھ ہاتھ کام میں اور
دل حق سے رجوع اور کیا خوب کہا اس معنی میں یہ شعر
فمن داخل کن صاحبا غیر غافل ٭ ومن
خارج خالط کبعض الاجانب بعض بزرگوں نے
کہا ہے کہ اس طریقہ میں جمعیت ہے اور تفرقہ ہی خلوت میں
(۹) وقوف زمانی کہ اپنے اوقات کا حساب رکھے
اگر اعمال خیر میں گذرے اسکا شکر کرے اور جو اعمال
بد میں گذرے استغفار کرے اپنے اپنے مرتبے
موافق کیونکہ ان حسنات الابرار سیئات
المقربین یعنی نیکیاں ابرار کے مقربین کی برائیاں ہیں
(۱۰) وقوف عددی یعنی رعایت عدد کے

مجموعہ اعمال مجربہ خزانہ عزیزیہ عملیات میں بے مثل کتاب قیمت ۸/

رعایۃ العدد فی الذکر القلبی بجمع الخواطر المتفرقۃ

وقوف قلبی ہو عبارۃ من الیقظۃ وحضور القلب مع جناب الحق سبحانہ علی وجہ لا یکون للقلب غرض غیر الحق وقالوا ایضاً فی معناہ ان الذاکر ینبغی ان یکون واقفاً علی قلبہ یعنی فی اثناء الذکر یتوجہ الی القلب الصنوبری الذی یقال لہ قلب مجازاً وہو فی الجانب الایسر محاذیاً بالثدی ویجعلہ مشغولاً بالذکر ولا یترکہ یغفل عن الذکر ولا مفہومہ وحضرت الخواجہ نقشبند لم یجعل حبس النفس ولا رعایۃ العدد لازمانی الذکر واما وقوف القلبی فہو لازم عندہ فی اثناء الذکر او الرابطۃ او غیرہما والمقصود من الذکر الوقوف القلبی وما احسن ما قیل فی ذلک شعر

علی بیض قلبک کن کانک طائر
ممن ذالک الاحوال فیک تولد

ذکر قلبی میں جمعیت کیساتھ کہ متفرق خطرے نہ آئیں۔

وقوف قلبی۔ یعنی ہوشیاری اور حضور قلب کا اللہ جلشانہ کیساتھ ایسی وجہ سے کہ قلب کو غیر حق سے کچھ غرض نہ ہو اور یوں بھی کہا ہے کہ ذاکر اپنے قلب سے واقف ہو یعنی ذکر کے درمیان قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو جسکو مجازاً قلب کہتے ہیں۔ وہ بائیں طرف ہے پستان کے مقابل اسکو ذکر میں مشغول کرے۔ ذکر سے غافل نہ ہونے دے اور اسکے معنے سے اور حضرت خواجہ نقشبند نے حبس دم نہیں لازم کیا اور نہ رعایت عدد کے ذکر میں لیکن وقوف قلبی انکے نزدیک لازم ہے ذکر میں یا رابطہ وغیرہما میں اور مقصود ذکر سے وقوف قلبی ہے اور کیا اچھا کہا کسی نے یہ شعر اس معنی میں۔

شعر

عَلٰی بَیْضِ قَلْبِكَ كُنْ كَاَنَّكَ طَائِرٌ
فَمِنْ ذَالِكَ الْاَحْوَالِ فِیْكَ تَوَلَّدُ

یعنی اپنے دل کے بیضہ پر رہ ایسا جیسا پرند اس امر سے تجھ میں حال پیدا ہوں گے

فصل

اذا وقع لك فی اثناء الذکر والاشغال تفرق او وسوسۃ او قبض فینبغی

فصل

جب ذکر اور اشغال کے درمیان تفرقہ یا وسواس یا قبض معلوم ہو تو چاہئے۔

فصل چوتھی بیان دفع وسوسہ

ذکر اللہ دافع وساوس

ان تغتسل بالماء البارد وان لم یقدر
علی ذلک لعدم مساعدة المزاج فبالحار
وبعد ذلک تدخل الخلوة وتصلی
الرکعتین ومع التضرع والاستکانة
تستغفر وتتوجه لحالک ووقتک
وان لم تجد وقتک واستمرت
التفرقة معک وفاحضر فی خیالک صورة
شیخک المربی لک فانه یرجی ببرکته تبدل
التفرقة بالجمعیة وان بقیت التفرقة
ایضا فقل یا فعال بالشد وان لم
یرتفع التفرقة بذلک فقل ان هذه
التفرقة منه تعالی وافق فی ذلک
الفرق فیه فتصیر فی عین الجمع جنید
قل ان یبقی التفرقة مع هذه الملاحظة
وحیث کانت الخطرة متعلقة
بالاعمال کمثل المیل الی شری فرس ونحوة
مما هو مباح شرعا فلیبادر لفعله
او یخرجها من قلبه حتی یکون تلک
الخطرة له کعدو ویبذل جهده
فی دفعه ونفی ثلثه خواطر لازمه علی
المرید الخطرة النفسیة والشیطانیة
والملکیه وتثبت الخاطر الحقانی و
معرفة الخواطر وتمیزها عسیر و
لنبیها بعض بیان فان حصول خاطر
النفس من ارض القلب یعنی من تحت القلب

کہ سرد پانی سے غسل کر ڈالے اور جو ٹھنڈے
پانی پر قدرت نہ رکھے اپنے مزاج کے سبب تو
گرم پانی سے نہا ڈالے اسکے بعد خلوت میں
داخل ہو اور دو رکعتیں پڑھے اور بہت گریہ و
زاری و عاجزی سے استغفار کرے اور اپنے
حال اور وقت کی طرف متوجہ ہو۔ اور جو اپنا
وقت نپائے اور وہی تفرقہ رہے تو تصور باندہ
اپنے شیخ کا اپنے خیال میں جو تیرا مربی ہے کیونکہ
اُمید ہے کہ اُس کی برکت سے تفرقہ جاتا رہے
اور جمعیت حاصل ہو۔ اور جو اسپر بھی تفرقہ نجائے
تو کہے یا فعّال تشدید کیساتھ اور جو اس سے بھی
تفرقہ نجائے تو کہے کہ یہ تفرقہ خدا کی طرف سے ہے
اُس سے موافقت کرے تو آپ عین جمعیت میں ہوجائیگے
اور ایسا بہت کم ہے کہ تفرقہ اِس لحاظ سے بھی
رہے اور جو ایسا خطرہ آئے کہ متعلق اعمال
سے ہے جیسے رغبت گھوڑے خریدنے کی
یا اور کچھ جو شرع میں مباح ہے تو وہ کام
کرے یا اُسے اپنے قلب سے نکال ڈالے
یہانتک کہ اُس خطرہ کو دشمن جان لے۔ اور
کوشش کرے اُسکے دفع کی اور تین خطرونکی نفی
کرنی مرید کو لازم ہے خطرہ نفسانیہ و خطرہ
شیطانیہ و خطرہ ملکیہ اور خطرہ حقانی کو قائم
رکھے اور خطرونکو پہچاننا اور تمیز کرنا بہت مشکل ہے
اور بعض بیان کرتے ہیں کہ خطرہ نفسی ارض
قلب سے پیدا ہوتا ہے یعنی قلب کے نیچے سے

تین خطروں کی نفی کرنا مرید کو لازم ہے